

ہوا المستعان

حصہ اول ۹۲۲ لم۔

تفسیر بشارات حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم مترجمہ عن عربی و جدید

ابن
صرف تورات شریف کی بشارات کی تفسیر ہے
موسوم ب تفسیر

نتیجۃ العتدین

مؤلف

جناب مولوی سید محمد محی الدین خان صاحب جسٹس ہائی کورٹ سرکار نظام

خدا اللہ ملکہ

الذکر مطبع عینام کاشمیر مقام علی خان طبع
درجہ میفیدہ

۱۹۰۱ء

ہوا المستعان

حصہ اول

تفسیر لشارات حضرت خاتم الانبیاء علی اللہ علیہ وسلم تدریجہ بتدریق و جدید

جس میں
صرف تدریت شریف کی لشارات کی تفسیر ہے

موسوم بقدر

فتیحا العتین

مؤلف

جناب مولوی سید محمد علی الدین خان صاحب جٹس بانی کورٹ سہ کار نظام

خلد اللہ ملکہ

لیکھ مطبع میسوریم کستھام چقا علی خاصہ و فی طبع

۱۹۰۱ء

فہرست مقدمہ منتخبات المہدین

نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون
۱۵	اور جی ابراہیمی سب کا تذکرہ ہے۔	۱۵	توریت کا مفہوم
۲۸	عہد جدید کی کتابوں کا جہلی ہونا ثبوت	۱۸	توریت کی تفصیل جس میں کتب منقودہ شدہ اور
۳۲	طلب ہے جس کا مطلقاً مسیحیوں کے	۲۰	موجودہ کا تذکرہ اور ثبوت ہے
۳۳	پاس کوئی ثبوت نہیں ہے اور تحریف کا	۲۱	توریت میں تحریف کے حالات کا تذکرہ اور اس کا
۳۴	مسیحیوں کو اقبال ہے۔	۲۳	ثبوت
۳۵	اصل عبری انجیل کا ہونا ہے اہل اسلام	۲۴	موجودہ مجموعہ عہد عتیق کے متغیر ہونیکے
۳۶	کا اُسے دیکھنا ثابت ہے	۲۵	والا ل۔
۳۷	مجموعہ عہد جدید سے اشارات منقودہ	۲۶	بشارت توریت منظرہ کعب الاحبار . .
۳۸	ہونے کا ثبوت	۲۷	بشارت عہد عتیق منظرہ دہب بن منیہ . .
۳۹	حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک راہب کا	۲۸	بشارت توریت جو کعب الاحبار نے حضرت
۴۰	عہد جدید کی بشارت بیان کرنا۔	۲۹	عمرہ سے بیان کئے
۴۱	ابودوب سے ایک راہب کا عہد جدید	۳۰	بشارت توریت منظرہ ابوماک اسرائیلی
۴۲	کی اشارات بیان کرنا۔	۳۱	انجیل کا مفہوم
۴۳	محمد بن یحییٰ کی روایت عہد جدید کی بشارت	۳۲	انجیل کی تفصیل جس میں کتب موجودہ اور غیر موجودہ

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون
۵۲	حالات قاضیوں	۳۵۰	سے متعلق
ایضاً	حالات عثمانی ایل	۳۶	عبداللہ بن عباس کی روایت محمد جدید کی بشارات سے متعلق
ایضاً	حالات یہود	ایضاً	ہر قبل کی روایت محمد جدید کی بشارت سے متعلق
ایضاً	حالات شجر		ہو وہ کی روایت محمد جدید کی بشارت سے
۵۳	حالات دو بورہ نمبر	۳۸	متعلق
ایضاً	حالات جدعون علیہ السلام		باوجود تمام خرابیوں کے موجودہ محمد جدید
ایضاً	حالات ابی ملک پادشاہ		مین (۱۴۸۱) ابواب ایست اب تک موجود
۵۴	حالات تولع		ہین جن مین حضرت خاتم الانبیاء سے متعلق
ایضاً	حالات جلعادی بار	۳۹	صحیحی بشارات ہیں
ایضاً	ایضاً افتتاح		فہرست آیات و ابواب بشارات متعلقہ
ایضاً	ایضاً الصبیان بیت الحمی	۴۱	حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام
ایضاً	ایضاً زبولونی المون		حضرت آدم علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام تک
ایضاً	ایضاً عبیدون	۴۲	نبی آدم تک کو نین ولادت اور ان کی عمرین
ایضاً	ایضاً شمسون		حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں انبیا
۵۵	ایضاً ابی ملک	۴۸	علیہ السلام کے نکلنے کا ذکر
ایضاً	ایضاً بوغر		حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادوں
ایضاً	ایضاً عابد		کی نسل میں بعض انبیا علیہم السلام کا نکلنے کا
ایضاً	ایضاً لسی	۴۹	تذکرہ
ایضاً	ایضاً حضرت شموئیل	۵۰	حضرت یوشع بن نون کے حالات

نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون
۴۳	حالات عمری	۵۶	حالات طالوت
ایضاً	ایضاً اخیاہ	۵۷	حالات حضرت داؤد
ایضاً	ایضاً الیہ یعنی الیاس علیہ السلام		حالات داؤد علیہ السلام کا سلسلہ نسب
۴۸	یہوشفط	۶۲	اور ولادت و وفات
۴۹	اخزریہ	ایضاً	حالات حضرت سلیمان علیہ السلام
۸۰	یہورام پادشاہ یہوداہ		فہرست سلاطین یہوداہ بقید مدت
ایضاً	یہورام پادشاہ بنی اسرائیل	۶۵	سلطنت سنین آغاز و اختتام
۸۱	الیسع		فہرست سلاطین بنی اسرائیل بقید مدت سلطنت
۸۲	یہوہاز	۶۷	سنین آغاز و اختتام
ایضاً	یہوہو	۶۸	فہرست بعض انبیاء بنی اسحاق
۸۳	یواس	۶۹	حالات رجب عام
۸۴	فکریاہ	۷۰	ایضاً یاربعام
ایضاً	امصیہ	۷۱	ایضاً ابیہ
ایضاً	یہوہاز	۷۲	ایضاً آسا
ایضاً	یہوہاس	ایضاً	ایضاً ناب
۸۵	غزریہ	ایضاً	ایضاً بعشا
ایضاً	یوتام	ایضاً	ایضاً یاہو
ایضاً	یارب عام ثانی	ایضاً	ایضاً الیہ
ایضاً	سلوم	ایضاً	ایضاً زمری

نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون
۹۵	بابل پر کینف کی چڑھائی	۸۶	حالات مناجم
۹۶	فتح بابل	ایضاً	حالات فقیہانہ
	خسر و فلاح بابل کو انیس سے تعلق	ایضاً	فتح بن رلیاہ
	پیشین گوئی ان دکھانا اور بنی اسرائیل	ایضاً	ہوسیع بن الیہ
	کی قید سے رہائی اور تیسرے بیت المقدس	ایضاً	لونا م بن نزیہ
ایضاً	کا حکم	ایضاً	آخر
	خسر و کابیت المقدس کا اسباب اور	۸۷	عود و نبی
۹۷	قیدیوں کا شیش بضر کو دینا	ایضاً	ہوسیع
۹۸	بیت المقدس کی دوبارہ بنیاد کا دلائل	ایضاً	انفانیہ کی نبی اسرائیل میں متعلق حاشیہ
ایضاً	بیت المقدس کی تعمیر بنی التوا	۸۸	حالات حرقیہ
	اور کابیت المقدس کی تیاری کا حکم	۹۰	منسی
۹۹	اور تیاری بیت المقدس	۹۱	امون
	قید بابل کی رہائی سے ولادت مسیح	۹۲	یوسیہ بن آمون
ایضاً	تکلیف حالات	۹۳	یہوآخز
ایضاً	حضرت سکندر کا فارس فتح کرنا	ایضاً	ایا نسیم
	سکندر کا یروشلیم پر قبضہ اور بنی اسرائیل	ایضاً	یہوکیہ
۱۰۰	کے ساتھ بڑاؤ	۹۴	صدقیہ
ایضاً	حضرت سکندر کے حالات	ایضاً	تباہی اول بیت المقدس
	سلطنت اسکندر کی تقسیم اور یروشلیم پر	۹۵	حالات بابل

نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون
۱۰۱	مصائب اور یروشلم پہ ظالمی کا قبضہ . . .	۱۰۵	یوتان کا شمشون کا قیام مقام ہوا۔
	انگلس کا یروشلم پر قبضہ اور یودیون کے	۱۰۶	شمسون کے بعد ہیرکانس جانشین ہوا
	مصائب		ارسطو یولیس جانشین ہیرکانس نے
	بادشاہ صر کا ملک یہود اور تسلط اور یہودیوں کی		بنی اسرائیل میں سلطنت قائم کی
	آسایش اور علم یونانی کا حاصل کرنا اور اسکے		ہیرکانس رومی کی شرارت اور توہین بیت المقدس
	اثرات		اور جنگ اور یروشلم کی تباہی
	بنی اسرائیل کی کتابوں کا ہنگامہ بادشاہ صر		پامپس کے زمانہ سے انگونس کو یروشلم
	یونانی میں ترجمہ ہونا اور نئے دین کے		پر قابض ہونے اور اسکے ختم حکومت
	سروا کا انتظار	۱۰۲	ملک کے حالات
	یہود قاتل کے بادشاہ سے باغی ہو کر		حضرت عیسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی
	سربا کی بادشاہ کی طاعت کرنا اور اس کا طریق عمل		الادت اور ایک کی شہادت دوسرے کا
	سلوک اور انڈیا کس کا یہود کے ساتھ		رفع سماء
	برطانیہ میں	۱۰۳	حضرت عیسیٰ کی شہادت اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام
	انڈیا کس کے بنی اسرائیل پر مظالم . . .	۱۰۳	کے رفع سماء کے بعد سے طبطیس رومی
	انڈیا کس کے ظلم سے بچانیک نے یہود		کی سلطنت کے اختتام تک کی حالات
	کا ظہور اور یہود کی کامیابی	۱۰۴	خردوس کا یروشلم چلا اور قتل اہل یروشلم
	یہود کی شہادت کے بعد یوتان پر اور	۱۰۵	کے حالات
	یہود امام رہی ہوا اور حاکم رہی لیکن فریجا		ملک شام پر رومیوں اور یونانیوں کا تسلط
	قتل کیا گیا	۱۰۵	ابطیطوس رومی کا یہود پر ظلم

خلاصہ مضمون	تاریخ	خلاصہ مضمون	تاریخ
بیت المقدس کا حضرت عمرؓ کے زمانہ تک	۱۱۰	سورس رومی کا ظلم	۱۲۳
دیران رہنا اور اوس کے متعلق حالات	۱۱۰	سکندریہ میں نیر و بادشاہ رومی کے	۱۲۴
دوسری دفعہ مسیحیت المقدس کا طیطس رومی	۱۱۱	وقت کا مسیحیوں کا مشہور قتل	۱۲۴
کا منہ مہ کرنا اور اہل یہود کو قتل	۱۱۱	دو مشین رومی کرنا کا مسیحیوں کا مشہور قتل	۱۲۵
طیطس رومی کے بعد سے قسطنطینس رومی	۱۱۵	ترجیان بادشاہ کے زمانہ کا مسیحیوں کا قتل	۱۲۵
کے وقت تک کے حالات	۱۱۵	فرقس ایلوئیس کے زمانہ کا مسیحیوں کا	۱۲۵
اور یان رومی کی سلطنت اور بیت المقدس	۱۱۶	مشہور قتل	۱۲۶
کا تبدیل نام	۱۱۶	کلیسمن بادشاہ کے زمانہ کا مسیحیوں کا	۱۲۶
اہل یہود کا برکوب کو مسیح مان لینا اور	۱۱۶	مشہور قتل	۱۲۶
رومیوں سے بغاوت	۱۱۶	ولشیس کی سلطنت میں مسیحیوں کا	۱۲۶
انٹونیس رومی کی سلطنت اور کلیسیا کا	۱۱۶	قتل عام	۱۲۶
قتل اور ظلم عظیم	۱۱۶	ولریان بادشاہ کے زمانہ میں مسیحیوں کا	۱۲۶
پولی کارب کے ظلم قتل کے جانیے	۱۱۶	قتل عام	۱۲۶
واقعات	۱۱۶	اریلین بادشاہ کے وقت میں مسیحیوں کا	۱۲۸
شہر ملیونس اور روم میں عیسائیوں	۱۱۹	دیوکلٹیان اوکلیوس بادشاہ کے زمانہ میں	۱۲۸
ظلم عظیم	۱۱۹	مسیحیوں کا قتل اور جلاوطنی کا اندام اور کتب کا	۱۲۸
مدرس رومی کی سلطنت	۱۲۱	کا جلا یا جانا	۱۲۸
منقس عیسائی نے قسطنطین ہونے کا	۱۲۱	قسطنطینس کی سلطنت اور مسیحیوں کی	۱۲۹
دعوئی کیا	۱۲۱	آفات میں کمی	۱۲۹

فہرست منتخبات العمدین حصہ اول

تفسیر منتخبات تورات

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار
۱۰	کتاب پیدائش باب ۱۲-۱۱ آیات ۱۱	(۷)	کتاب پیدائش باب (۲۹) آیات	
۱۱	کتاب ترمیم پنجاب بابائیل	(۸)	کتاب ترمیم بائیل سویتی	
۱۲	سو سائیٹی	۱۳۳	جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت	
(۲)	اصل عبرانی آیت دوازوہم اور اسکے		خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت	
	ترجمہ پر بحث	۱۳۴	سے متعلق ہیں	۱۳۹
(۳)	اصل عبرانی آیت بستم اور اسکے	(۹)	آیت دہم اصل عبرانی اور اسکے	
	ترجمہ پر بحث	۱۳۵	مختلف ترجمہ اور بائیل سویتی کے	
(۴)	حضرت اسمعیل کا اسمعیل نام		ترجمہ کے غلط ہونے کا ثبوت	۱۴۱
	رکنے بنانے کے وجوہ	(۱۰)	آیت یازوہم اصل عبرانی اور اسکے	
(۵)	آیت دوازوہم کا صحیح ترجمہ اور اس کی		ترجمہ پر بحث	ایضاً
	تفسیر اور اس امر کا بیان کہ آیت حضرت	(۱۱)	آیت دوازوہم اصل عبرانی اور اسکے	
	خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی		ترجمہ پر بحث	۱۴۲
	بشارت سے متعلق ہے	۱۴۶	آیات مذکورہ سے متعلق مفسر کی	
(۶)	آیت بستم کی تفسیر	۱۴۸	راے	۱۴۵

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۱۵۸	آیات حمد ہم کی تفسیر . . .	(۲۱)	بہ لحاظ پنجاب بائبل سوسیٹی کی موجودہ
۱۵۹	آیت نور و ہم کی تفسیر . . .	(۲۲)	ترجمہ آیت دہم کے مفہوم پر بحث . .
	کتاب استناباب (۳۲) آیت	(۲۳)	بہ لحاظ صحیح ترجمہ کے آیت دہم کے
۱۶۸	ترجمہ بائبل سوسیٹی . . .	(۲۱)	مفہوم پر بحث
	اس ترجمہ کے صحیح باقی رہنے کے	(۲۲)	آیت یازدہم کے موجودہ ترجمہ پر بحث . .
ایضاً	وجہ	۱۵۱	آیت یازدہم کے صحیح ترجمہ پر بحث
ایضاً	آیت مذکورہ کی تفسیر . . .	(۲۵)	آیت دوازدهم پر بحث
	کتاب استناباب (۳۳) آیت	(۲۴)	کتاب استناباب (۱۸) آیت ۱۵
۱۶۲	ترجمہ بائبل سوسیٹی . .	(۲۳)	تا ۱۹ کا ترجمہ بائبل سوسیٹی جو حضرت
ایضاً	آیات دویم و سویم اصل میں	(۲۴)	خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت
۱۶۳	آیات مذکورہ کے ترجمہ پر بحث . .	(۲۸)	سے متعلق ہیں
	مفسرین بائبل کی رائے جو	(۲۹)	آیات پانزدہم و سجدہم و نوزدہم اصل
	انہوں نے آیات مذکورہ کی تفسیر		عبرانی۔ آیات مذکورہ کے ترجمہ پر بحث
۱۶۳	میں ظاہر کی ہیں۔	ایضاً	آیت پانزدہم کی تفسیر
۱۶۴	آیات مذکورہ کی مفصل تفسیر	(۳۰)	آیت شانزدہم و ہفدہم کا مفہوم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

مجموعہ عمدین کی اصل کتابیں عبرانی میں جن کا عبرانی سے یونانی میں ترجمہ ہوا یونانی سے اردو زبانوں میں ترجمہ ہوا چونکہ یہ آسمانی کتابیں ہیں جسے زیادہ فصیح اور بلیغ کلام نہیں ہو سکتا اظنواع و اقسام کے ضلال پر مشتمل ہیں اور بیشہ تر نہایت مشکل مضامین سے بہری ہوئی ہیں اسوجہ سے فی الواقع ان کتابوں کو مضامین کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کوئی سہل ام نہیں ہے جب تک مترجم دو دونوں زبانوں میں نہایت اعلیٰ درجہ کی لیاقت نہ رکھتا ہو اور مضامین کو بخوبی سمجھتا ہو اگر دوسری زبان میں کسی مضمون کا ترجمہ نہیں کر سکتا اور بالخصوص جن وسیع معانی کے الفاظ ایک زبان میں ہوں دوسری زبان میں ایسی کسی مساوی الفاظ کا ملنا مشکل ہے ایک زبان میں جو تہ سور جن الفاظ کے ذریعہ سے ادا کیا گیا ہو اسی تصور کو دوسری زبان میں اسطرح ادا کرنا مشکل ہے پس ان وقتوں کی وجہ سے آسمانی کتابوں کا ترجمہ دوسری زبان میں جس قدر خطرناک ہے ظاہر ہے بیشہ تر ان وجہ سے بھی یونانی ترجمہ بہت سی خرابیوں کا سبب ہوا اور نیز ذاتی اغراض سے بھی ایسی طرح یونانی سے دوسری زبانوں میں ترجمہ میں خرابیاں بڑھیں چونکہ تعصبات اور ذاتی اغراض اور بڑا ضیاع اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ عمیق کی (اس) کتابیں جن کا وجود موجودہ مجموعہ عمدتین سے ثابت ہے تلف ہو گئیں اب ان کا کچھ بچ نہ گئیں ہے اور نیز عمدتین میں تصرفات اور تحریفات بھی معقول و لائق ہو بخوبی ثابت ہیں تب ظاہر ہے کہ ایسے غیر محتاط لوگوں نے کیا کچھ نہ کیا ہوگا علیٰ ہذا مجموعہ عمدتین

جس میں سے (۸۴) کتابوں پر توجہ ملی ہوئے گا الزام لگا کر مجموعہ سے خارج کر دیا گیا ہے اور جو کچھ
 اصلی مانا گیا ہے اُس میں مفسرین نے ایک لاکھ پچاس ہزار اختلاف عبارات اور سو کاتب و غیرہ
 اغلاط اور (۶۰) مقامات میں تحریف تسلیم کی ہے جو حالات موجودہ مجموعہ عمیدین کو بمقابلہ اصلی مجموعہ
 عمیدین بہت مشتبہ قرار دیتے ہیں اور اس میں ذرا شک نہیں کہ مجموعہ عمیدین میں بہت کثرت کے ساتھ
 تصرفات ہوئے اور تحریفات کی گئیں۔ اکثر وہ کتابیں تلف کی گئیں جن میں بشارات آئین
 اور اکثر ایسی آیات نکال ڈالی گئیں یا اون میں ترمیمات عمل میں آئیں لیکن چونکہ یہ آسمانی
 کتابیں ہیں اور اکثر مضامین اس قدر مشکل اور توضیح اور ثبوت پر طلب ہیں جنہیں معمولی معلوما
 سمجھی سمجھ کے لوگ نہیں سمجھ سکتے اس وجہ سے یا انتہیہ موجودہ مجموعہ میں بکثرت بشارات تصرف
 خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق باقی موجود ہیں جن میں سے اکثر مضامین کی پیروی کی
 اور حالات کی ناواقفیت کی وجہ سے باقی رہ گئی ہیں اور بعض غلط فہمی۔ طالب کی وجہ سے
 ممکن ہے بعض تاویلات کی گنجائش کی وجہ سے مختلف اغراض سے باقی رکھی گئی ہوں
 بہر حال باوجود تصرفات و تحریفات کثرت کے یہی بشارات معدوم نہیں ہوئیں۔
 لیکن یہودیوں اور مسیحیوں کی تفاسیر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بشارات سے متعلق تاویلات
 تاریخی حالات کے معالطوں پر مبنی ہیں اور اکثر بشارات کا اصلی مفہوم معلوم کرنے کے لئے
 تاریخی حالات سے واقفیت ضرور ہے اس لئے کہ یہود اور نصاریٰ حضرت خاتم الانبیا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق بشارات کو دیگر انبیا علیہم السلام یا سلاطین سے متعلق ثابت
 کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں اور اکثر تاریخی معالطوں سے کام لیتے ہیں
 جس زمانہ میں میں نے تشخیص المقال عربی کا اردو میں ترجمہ کیا جو بنام ثبات الحق شائع ہوا
 اسکے تہذیب کے مندرجہ بشارات کو میں نے مزید توضیح کا محتاج پایا اور نیز میرے خیال
 میں بشارات کا مضمون تشخیص المقال کے مضامین میں سب سے زیادہ اہم تھا اور ضرور

کہ تذبذب مذکورہ میں اور ضروری اور زیادہ قریب القہم بشارات اضافہ کیا گئیں لیکن جس خیال سے مصنف صاحب مرحوم نے نہ اور زیادہ بشارات درج فرمائیں نہ موجودہ بشارات کی توضیح فرمائی وہی خیال مجھ پر بھی بالغ ہوا اس لئے کہ فی الحقیقت تشخیص المقال بشارات ہی سے متعلق نہیں ہے بلکہ مختلف مضامین پر جاری ہے اس میں زیادہ بشارات کا جمع کرنا باعث طوالت کتاب تھا اسی وجہ سے مصنف صاحب نے موجودہ بشارات اور موجودہ توضیح پر اکتفا فرمایا چونکہ بشارات اس قدر تشریح ہیں کہ اگر انہیں سو زیادہ واضح بشارات ہی منتخب کر کے اُنکی توضیح کیا جائے تو ایک مستقل کتاب تشخیص المقال سے کئی چند بڑی ہوگی لہذا بجائے اسکے کہ میں اسکی تذبذب پر حاشیہ لکھتا میں نے یہ مناسب سمجھا کہ علیحدہ ایک مستقل کتاب لکھوں جو بجائے تذبذب کتاب مذکورہ کام میں آئے اور کل صریحی بشارات مجموعہ عہدین مع ضروری توضیحات کے ایک جامل سکین پس میں نے منجملہ اون بھی الف اور ابواب کے جن میں بشارات تھیں ایسی بشارات جو زیادہ صریحی اور قریب القہم تھیں حسب ذیل منتخب کیں

مجموعہ عتیق	مجموعہ عتیق	مجموعہ جدید
نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
(۱) تورات خرافہ (۵)	(۵) کتاب عموس علیہ السلام (۶)	(۱) انجیل متی (۱۰)
(۲) زبور (۲۰)	(۱۰) کتاب عبدیاد ع (۱)	(۲) انجیل یوحنا (۶)
(۳) کتاب یسعیاہ علیہ السلام (۳۴)	(۱۱) کتاب یریکاہ علیہ السلام (۴)	(۳) مکاشفات (۱۴)
(۴) کتاب یرمیاہ علیہ السلام (۵)	(۱۲) کتاب حبقوق ع (۲)	(۱۵) یوحنا (۱۴)
(۵) کتاب حزقی ایل ع (۷)	(۱۳) کتاب صفنیا ع (۱)	
(۶) کتاب دانیال ع (۶)	(۱۴) کتاب ججی ع (۲)	
(۷) کتاب ہوشیع ع (۶)	(۱۵) کتاب ذکریا ع (۱۱)	
(۸) کتاب یوایل ع (۳)	(۱۶) کتاب ملاکی ع (۱)	

اور سب سے اخیر ترجمہ جو پنجاب بائبل سوسٹی نے ۱۸۹۵ء میں مجموعہ عہدین کا شائع کیا تھا اسی سے
بشارات مذکورہ سے متعلق آیات کا ترجمہ نقل کیا گیا۔ اصل عبری مجموعہ کے مقابلہ میں ترجمہ حبیبی عمدہ تھا۔
وہیسا تسلیم کرنا مشکل ہے لیکن میں نے بغیر سخت ضرورت کے ترجمہ پر زیادہ مکتہ چینی نہیں کی البتہ
جہاں ترجمہ عمدہ غلط کیا گیا تھا یا ترجمہ محض غلط تھا یا ان اصل عبری آیات نقل کر کے مختلف ترجموں کا
تذکرہ کر نیکے بعد بائبل سوسٹی کے ترجمہ کو نہایت بہتری دلائل سے غلط ثابت کیا ہے۔

اور مفسرین سچی نے اپنی تفاسیر میں جو کہ ان آیات کی تفسیر تحریر فرمائی تھی اور جو کچھ معانی ان آیات کے قرار دیے
تھے اسکا تذکرہ کر نیکے بعد میں نے اپنی اسے لکھی ہے اور بے ضرورت ان مفسروں کی راہ سے بھی اختلاف
نہیں کیا اور جہاں ان مفسروں کی رائے اتفاق کے قابل نہیں تھی ان کی راہ سے موجود دلائل
کے ساتھ اختلاف کیا ہے اور معقول دلائل کے ساتھ واقعی معانی اور واقعی مفہوم ثابت کیا ہے
اور اس امر کا پورا لحاظ رکھا ہے کہ منافقہ کی حد سے تجاوز نہ ہونے پائے۔ چونکہ ان بشارات کا سمجھنا
زیادہ تاریخی حالات کے علم پر موقوف تھا اسلئے جب قدر معتبر ذرائع سے تاریخی حالات ہم پر ہو چکے اور جب قدر
مجموعہ عہدین میں تصرفات اور کنکریات سے متعلق واقعات دریافت ہوئے انہیں مقدمہ کتاب میں
جمع کر دیا ہے اور ہر ایک بشارت کی تفسیر میں بھی جس قدر اسکی توضیح کے لئے ضرورت تھی تاریخی حالات
لکھ دیے ہیں تاکہ مقدمہ سرسری طور پر تاریخی حالات ذہن نشین ہو جائیں اور ہر بشارت کی تفسیر
سمجھنے میں کوئی وقت واقع نہ ہو چونکہ یہ کتاب منتخبات عہدین کی تفسیر ہے لہذا اس کا نام (تفسیر
منتخبات العہدین) رکھ دیا گیا ہے جسکے چار حصے ہیں پہلے حصے میں مقدمہ اور بشارات توریت
کی تفسیر ہے اور دوسرے حصے میں زبور اور کتاب یسعیاہ علیہ السلام کی تفسیر ہے تیسری حصہ میں
(۱۳) صحائف انبیاء علیہم السلام کی تفسیر ہے چوتھے حصے میں مجموعہ عہد جدید کی تفسیر
اور خاتمہ کتاب ہے۔



توریت کا مفہوم (۱) علمائے مسیحی "توریت" کا مفہوم وہ ہے جو ان کے خیال میں جو انبیاء و نبی (اسرائیل) نازل ہوا ہے۔ دراصل وہ "توریت" ایک عبرانی لفظ ہے جس کے معنی تعلیم کے ہیں اور موجود مجموعہ کے چار حصے ہیں پہلے حصہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پانچ کتابیں ہیں وہی "توریت" کہلاتی ہیں یعنی صرف انہیں پانچ کتابوں پر لفظ "توریت" کا اطلاق ہوتا ہے۔ دوسرے حصہ میں دیگر انبیاء علیہم السلام کی ۱۱ کتابیں ہیں اور تیسرے حصہ میں زبور ہے جس کی (۱۵۰) سورتیں ہیں اور ہر سورت زبور کہلاتی ہے۔ چوتھے حصہ میں پھر اور انبیاء علیہم السلام کے (۲۰) صحیفے ہیں اور اس مجموعہ کو مجموعہ عند ملت کہتے ہیں اور اکثر اس کل مجموعہ کو بھی "توریت" سے تعبیر کرتے ہیں۔

توریت کی تفصیل (۲) مجموعہ عمده عقیدتین (۶۹) کتابیں شامل تھیں جن میں سے اب (۳۹)

بست و یک کتاب شمار (۲) کتاب الیاء شرمحولہ درس نیر و ہم باب ہم کتاب لیشوع اور درس بست و ششم
 باب اول کتاب دوم صموئیل (۳۱) کتاب یاسو پنجمین جتنی محولہ درس سی و چہارم باب ہم اخبار الایام
 (۴) کتاب سمعیاجی محولہ درس پانزدہم باب دوازدهم کتاب دوم اخبار الایام (۵) کتاب عبدو
 غیب محولہ درس پانزدہم باب دوازدهم کتاب دوم اخبار الایام (۶) کتاب ناتمین نبی (۷) کتاب
 اخیاه نبی (۸) مشاہدات عید و غیب جوتینون محولہ درس انیس باب ہم کتاب دوم اخبار الایام
 (۹) کتاب اعمال سلیمان محولہ درس چہل و یکم باب یازدهم کتاب اول سلاطین (۱۰) کتاب اشعیاء
 حبسین حال عزرا پادشاہ یسوداہ کا سن اول الی آخرہ درج سے محولہ درس بست و دوم باب ششم
 کتاب دوم اخبار الایام (۱۱) کتاب مشاہدات اشعیاجی محولہ درس سی و دوم باب سی و دوم
 کتاب دوم اخبار الایام (۱۲) کتاب تاریخ تصنیف صموئیل محولہ درس ہم باب بست و ہم کتاب
 اول اخبار الایام (۱۳) ایکترار پانچ گیت سلیمان علیہ السلام کہ (۱۴) کتاب سلیمان خواص نباتات
 اور حیوات کے بیان میں (۱۵) تین ہزار امثال سلیمان کی جن میں سے کہ اب سی عمدتین میں جو
 ہیں چنانچہ تعداد گیت اور وجود کتاب خواص اور تعداد امثال درس سی و دوم ہی و دوم باب ہم
 کتاب سلاطین سے ظاہر ہے (۱۶) مرتبہ زیہاہ جو علامہ توصیف زیہاہ نبی ہے محولہ درس
 سی و پنجم باب سی و پنجم کتاب دوم اخبار الایام (۱۷) کتاب لیوئیل محولہ درس اول باب سی و یکم کتاب امثال
 (۱۸) کتاب اجرین محولہ درس اول باب ہم امثال (۱۹) مہی علیہ السلام کی چہ کتابوں کا مجموعہ یعنی
 (۱) کتاب مشاہدات (۲) کتاب پیدائش خرد (۳) کتاب عراق (۴) کتاب الاسرار (۵) کتاب
 طمٹ (۶) کتاب الاقرار جو یہ چہنون علیہ علیہ شہار ہوگی۔ اس طور پر توکل جو اس کتاب میں
 ہوتی ہیں یہ کتابین باتفاق علما کے سیمی صحیح اور المامی تہین اور اسوا ان کتابوں کے حسب ذیل
 چہ کتابین چہچہ میں مختلف فیہ تہین تہین بعض علما کے سیمی المامی اور صحیح خیال کرتے تھے اور
 بعض غیر متعین تہین تہین اور صحیح خیال کرتے تھے (۱) کتاب دوم عزرا (۲) کتاب پامار عزرا (۳)

کتاب معراج اشعیا (۳۴) کتاب مشاهدات اشعیا (۵) ملفوظات محقق (۶) زیور سلیمان موجود
عبدعزیز بن جو (۳۹) کتابین بین ده حسب ذیل ہیں۔

نام کتاب	تعداد ابواب	نام کتاب	تعداد ابواب
پیدایش	۵۰	ایوب	۴۲
خروج	۴۴	زیور	۱۵۰
احبار	۲۷	امثال	۳۱
مکنتی	۳۶	واعظ	۱۲
استثنا	۳۴	غزل الغزلات	۸
لیثوع	۲۴	لیسعیار	۴۴
قانیون	۲۱	یرشاه	۵۲
روت	۴	یرشاه کا توحہ	۵
اسموئیل	۳۱	خرقی ایل	۴۸
سیموئیل	۲۴	دانی ایل	۱۲
ارسلطین	۲۲	ہوسع	۴
۲۔ سلطین	۲۵	یوا ایل	۲
۱۔ تواریخ	۱۵	عموس	۹
۲۔ تواریخ	۳۶	عبدیا	۱
عزرا	۱۰	یونہ	۴
نحمیاہ	۱۳	میکاہ	۷
آستر	۱۰	نحیم	۳

نام کتاب	تعداد ابواب	نام کتاب	تعداد ابواب
حقوق	۳	حجی	۲
صفیہ	۳	ذکریہ	۱۴
ملک	۳		

توریت میں تحریف (۳) منصف بن بیل و دیگر علمائے مسیحی مقررین کہ یہود نے کتب متذکرہ دفعہ (۲) پھیلا دیں اور جلاوین کرنا شروع کیا خیال ہے کہ دریں سبب و سوم باب دوم متنی کے بموجب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب ناصری نہ ملنا ہی اسی کی دلیل ہے مفسر و اپنی کتاب سوالات السوال مطبوعہ لندن مشہور ۱۸۳۳ء میں سوال دوم کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ کتابین مولا دریں سبب و سوم باب دوم متنی نیست و نابود ہو گئی ہیں اس لئے کہ جو کتابین انبیا کی اب موجود ہیں کسی میں عیسیٰ ناصری درج نہیں ہے اور کرنا شروع کیا ہوئی یعنی تفسیر نوین متنی میں تحریر فرمائے ہیں کہ سبب سے یہ غیر ہون کی کتابین نیست و نابود ہو گئی ہیں اس لئے کہ یہود نے غفلت بکایے دینی سے بعض کتابین کو دین بعض کتابین پیارا لے لیں بعض کتابین جلاوین اور یہ امر کہ یہود نے قصداً کتابین پھیلانے اور جلاوین مرتجع ہے اس لئے کہ جواری مسائل دین عیسوی کی تائید میں ان کتابوں کو مستقر قرار دیتے تھے اس لغض سے وہ کتابین نابود کیں جس میں فرمایا کہ یہود نے بہت سی کتابین تہمتیں میں سے اس لئے نکال لیں کہ یہ خیال کیا جائے کہ یہ جدید تہمتیں کے مطابق ہیں اور یہ جو تہمتہ ای علمائے مسیحی ہیں یہ تحریر فرماتے ہیں کہ شہادت مسیح علیہ السلام پر سبقت نہ ہو تا کہ مسیح علیہ السلام زمانہ میں یہ کتابین وجود میں آئے شہادت سے کتابوں کی تعداد اور ہر جہلہ ہر ایک لفظ کی تصدیق نہیں ہوئی پس اگر مسیح علیہ السلام کی تصدیق کو تہمتہ کہ کتب و آیات سے مطابق کیا جا تو لازم ہوگا کہ یا متنی جواری کو جھوٹا تسلیم کیا جائے اس لئے کہ یہ کتب کا وجود نہیں ہے اور انکا حوالہ دیا ہے یا معاذ اللہ مسیح علیہ السلام کی تصدیق کو ناپذیر مانا جائے علمائے مسیحی یہ متنی جواری

و حادۃ اللہ مسیح علیہ السلام پر کذب جائز رکھیں گے پس ہر طرح تسلیم کیا جائیگا کہ یہود نے کتب مذکورہ بالا
جلادین اور معدوم کر دیں یا جن درسون میں ان کتب کا حوالہ ہے انھیں الحاقی سمجھا جائے جو ہر حال
اس میں خدہ شک نہیں ہے کہ تشریف ہوئی۔ ہنری واسکاٹ کی تفسیر سے بخوبی ظاہر ہے
کہ یہود نے قبل از تشریف فرمائی مسیح علیہ السلام ان کے بعد اکثر کتب عمدتاً خالص لکھیں۔

یوہنی نس موع کتاب چہارم تاریخ کے باب ہیچیمین لکھتا ہے کہ جسٹین شہید نے
بمقابلہ طرق یہود کے چند پیشین گوئیوں میں ذکر کر کے کہا کہ یہود نے انہیں کتب مقدسہ سے
نکال ڈالا ہے اور انش نے اپنی کتاب کی جلد سوم میں لکھا ہے کہ مجھے شک نہیں کہ
جسٹین نے بوقت مباحثہ طرق یہود کے اخراج عبارت کا الزام یہود کو دیا اگرچہ بالفصل وہ
عبارتیں نسخہ و سبطا و جنت میں موجود نہیں ہیں مگر جسٹین کے عہد میں اور انیسوس کے زمانہ میں
دونوں نسخوں میں موجود اور جز کتاب تین بالخصوص وہ عبارت جو کتاب یرمیاہ میں نہی اور گریٹ
حاشیہ کتاب اور انیسوس میں اور سنبلیر صیس حاشیہ کتاب جسٹین میں یہ گمان ظاہر کرتے ہیں کہ
جناب پطرس حواری کو بوقت تحریر و رسم ششم باب چہارم نامہ اول میں اس پیشین گوئی کا لحاظ
تھا۔ اور مارون صاحب مفسر بائبل جلد چہارم تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جسٹین نے بمقابلہ طرق یہود و دعویٰ
کرنا تاکہ زمانے کو ٹوٹا کر کہتا تھا کہ تمام عید فیض ہمارے مسیحی خداوند کا طعام ہے اگر خداوند کو اس
طعام سے بہتہ جائو گے اور اس پر ایمان لاؤ گے تو یہی زمین کا مہینہ ہوگی اور جو اس پر ایمان لائے گا
اور اس کا وہ غلہ سنو گے تو پھر یوہنین استراکین کی اور راولی ٹیکر لکھتے ہیں کہ یہ نعرہ غالباً باب ششم
مز میں چوتھا اور لکھیواں ہوگا اور اکثر اسے کلارک و صاحب جسٹین کے قول کی تفسیر کرتے ہیں
ان اقوال سے جیسا کہ حریف کتب عمدتاً ثابت ہوتی ہے اسی طرح نسخہ بخوبی اور جیوہینا و جنت
کی بے اعتباری ثابت ہوتی ہے جو دو سو برس قبل از تولد مسیح بہتر خبرائے یونانی زبان میں
ترجمہ کیا تھا پس اب علماء مسیحی کو اس کی صحت پر زور نہ دینا چاہیے ہنری واسکاٹ مفسر بائبل

جلداول تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ گٹھان نے یہودیہ الزام لگایا کہ اونہوں نے انبیاء علیہ السلام کی عروہ میں تحریر کی اس لئے کہ آدم کی عمر سترہ سہری میں ایک سو تین صدی پہلے اور یونانی ترجمین دو سو تیس لکھی گئی ہے علیٰ ہذا القیاس اور ولی عہد گٹھان نے یہودیہ پر یہ بھی الزام لگایا ہے کہ اونہوں نے نسخہ عبری میں بھی تحریر کی ہے اور کل قدیم نسخوں کی بھی یہی رائے تھی اور کہتے تھے کہ یہ تحریر اسی عین وقوع میں آئی۔

موجودہ مجموعہ عمدہ متبع کے (۳) دراصل وہی علیہ السلام کی اصل تورات معدوم ہونے کے علماء متغیر ہو چکے بعض اناجیہ و اور رضا راقائل بین اور اونین اس سے اتفاق ہے کہ معدوم ہو چکے بعد عزرائیلی علیہ السلام نے تورات کہ پر جمع کیا تاہم بنی ہارون میں صحیح تورت کا وجود تصدیق ہوتا ہے جیسا کہ روایات ذیل کو بخوبی ظہور موجودہ عمدہ متبع کے مقابلہ سے بخوبی دیکھا جاسکتا ہے کہ موجودہ عمدہ متبع کس قدر متغیر ہے۔

بشارت تورت مظہر (۱) کعب الاخبار سے روایت ہے کہ اونہوں نے بیان کیا کہ میرے باپ کعب الاخبار پاس ایک سفر تورت کا تھا جسکو وہ صندوق میں بند کرتے تھے اور اوپر نم لگاتے تھے پس جب میرے باپ مر گئے میں نے اس کو کھولا تو کیا دیکھا کہ اس میں لکھا کہ کہ آخر زمانہ میں ایک نبی کا ظہور ہوگا جو سب نبیوں سے بہتر ہیں اور ان کی امت سب امتوں سے بہتر ہے وہ لوگ گواہی دیں گے کہ کوئی پروردگار سوا اسے اللہ کے نہیں ہے اور ہر لنگر پر اللہ بیکار کے اوٹلی بزرگی کا اظہار کریں گے اور نہ ان میں صفین ایسی طرح باندھیں گے جس طرح ان کی صفین جنگ میں ہونگی اون کے دل اون کے مصحف ہوں گے اور قیامت میں وہ پچھلیان آئیں گے نام اون نبی کا احمد ہے اور ان کی امت تواریف کرنے والی ہے جو ہر ایک سختی اور غمی میں خدا کی تعریف بجا لائیں گے جاسے ولادت اون نبی کا کہ ہے اور مقام ہجرت ظاہری یہی لوگ جب کسی دشمن کا مقابلہ کریں گے ان کے آگے نوشتے ہاتھوں میں نیزے ہوں گے اللہ ان کے اوپر ایسا

لہ یہ روایات شخص الغال علی بن نفص کو لکھے ہیں جنکا اردو ترجمہ اشاعت الحق مطبوعہ مطبعہ نول کشوری ہے۔

مہربان ہوگا جیسے پرندے اپنے بچوں پر مہربان ہوتے ہیں نہ لوگ جنت میں اسطرح داخل ہونگے کہ ایک تہائی اُن میں سے بے حساب و کتاب داخل جنت ہونگے اور ایک تہائی اُن میں ہی گناہ اور خطائیں لے کے آئیں گے جہنم میں اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور ایک تہائی اُن میں سے بڑے گناہ اور بڑی خطائیں لے کے آئیں گے اور انکی نسبت اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ اُن کو لے جاؤ اور اُن کو وزن کرو اور اُن کے اعمال کو دیکھو پس وہ انکو تولیں گے اور کہیں گے کہ اسے پروردگار ہم سے دریافت کیا کہ او نہوں نے اپنے انفسوں پر زیادتی کی ہے اور دریافت کیا کہ گناہ کے عمل اور کئے مانند یہاں اُن کے ہیں مگر یہ بات ہے کہ گواہی دیتے تھے کہ کوئی پروردگار نہ اسے اللہ کے نمین ہے پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھے قسم ہے اسے عزت و جلال کی کہ میں اُس شخص کو جس نے میری خالص گواہی دی ہے مثل اُس شخص کے نہ کروں گا جیسے کہ فرمایا۔

جس سے ظاہر ہے کہ اصل انجیل اور ترجمہ صحیح تورات کا بے شکور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھا مگر محفی جو ستہ تھا غہ میں ہو کر طبی احتیادات رکھا جاتا تھا اور اس کا اہلکار نامناسب خیال کیا جاتا تھا یا تو وہ تلف ہو گئے ہونگے یا اسی طرح اب بھی بعض مقامات پر بخود مہر افضل خفی ہو گئے اور وراثتاً ایک سے دوسرے تک پہنچتے چلے آتے ہوں گے۔

بشارت عہد متیق مطلعہ (۲) وہاب بن منیہ سے روایت ہے کہ او نہوں نے یہ فرمایا کہ نبی اسرائیل کے ایک بنی پر خدا نے جو کتاب نازل کی تھی اُس میں میں نے یہہ پڑھا کہ اپنی قوم میں کچھ اہواور کہہ کہ اسے آسمان سن اور اسے زمین چپ کان لگا اس واسطے کہ حق سبحانہ تعالیٰ بنی اسرائیل کی شان کا قصبہ بیان فرما چاہتا ہے میں نے اپنی نعمت سے اُن کو بلا اور اپنی کرامت سے انکو گزیدہ کیا اور اپنے لئے انکو جہانٹ لیا اور میں نے بنی اسرائیل کو ایسی ہیلاگی ہوئی بیٹروان کے مانند یا جن کا کوئی چرواہا نہ ہو پس جو ان میں سے

بہاگ لگی تھیں ناگو میں پھیر لیا اور جوان میں سے بٹنگ لگی تھیں اونگو میں نے جمع کیا اور جوان میں
 سے سیار تین اونکی دوا کی اور جن کا ان میں سے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گیا تھا اون کا معالجہ کیا اور جو
 ان میں سے موٹی تازی تھیں اونکی حفاظت کی جب میں نے یہ کیا تو وہ خوش ہوئیں اون میں
 جو میٹہ ہے تھا وہ انہوں نے ایک دوسرے کو سینک مارے اور ایک کو دوسرے نے
 قتل کر ڈالا پس افسوس ہے ان کنگار آمتوں پر اور افسوس ہے اس ظالم قوم پر میں نے جس دن
 زمین اور آسمان پیدا کئے تھے اسی دن میں نے ایک جتنی امر تفر کر دیا تھا اور اس لئے ایک مدت
 معین کر دی جو ضروری ہے پس اگر ان لوگوں کو علم غیب ہو تو جہنم کو خبر دیں گے کہ میں نے وہ
 تعین کب کیا ہے اور کس زمانے میں ظہور ہوگا اس واسطے کہ میں اس کو سب دینوں پر ضرور غالب
 کروں گا۔ پس اگر وہ جانتے ہیں تو جہنم کو خبر دینے کو کب ظہور ہوگا اور کون مہتمم ہوگا اور اس کے مددگار
 کون ہونگے اوس کے ساتھ میں ایک پیغمبر کو بے پڑے لکھے اُمیوں میں سے ضرور مبعوث
 کروں گا جو توحید و شہادت ہوگا نہ سخت ہوگا نہ بازاروں میں چہچہتا والا ہوگا نہ پریشان اور نہ سودہ گفتار
 ہوگا میں ہر خوبی او سے دوں گا اور ہر ایک اپنی خصالت اُسے عنایت کروں گا اور میں سنجیدگی
 اوسکی زبان پر اور ہر ہنگامی اوس کے دل میں اور دانی اوسکی گفتار میں اور سبہ و وفاداری اوسکی
 طبیعت میں اور درگزر اور نیکی اوسکی عادت میں اور خلق اوسکی شریعت میں اور عدل اوسکی سیرت
 رکھوں گا۔ اور اسلام کو اوسکا مذہب کروں گا اور اوسکی وجہ سے کمینگی کو دور کروں گا اور اوسکی وجہ سے
 افلاس کو دفع کروں گا اور اوسکی جہ سے گمراہوں کو راہ پر لاؤں گا اور اوسکی وجہ سے قلوب تفرقہ و مختلف
 خواہشوں میں تالیف کروں گا اور اوسکی امت کو ایکان میں توہید میں اور تصدیق رسول میں بہترین
 امت کروں گا اور اوسکے دل میں ڈالوں گا کہ چلتے ٹہرتے نماز میں سجدہ میں میری تسبیح اور تہنید
 کیا کر میں میری رضا جوئی کے لئے وہ اپنا گہرا جیوڑ کر نکلیں گے میری راہ میں وہ عقہیں جھاکر
 لڑیں گے اور تیرے لئے قیام و کعبہ و جو نماز میں کرینگے ہر کنگار پر میرے لئے ٹہریں گے

رات کو راہب اور دن کو شیر ہونگے یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں اور میں حساب
فضل ہوں یہ کہ کتاب حرقیل عنیدہ السلام کی ہے یہ وہ نے مقام بشارت میں تحریر کیا۔

بشارت تورات جو کعب الاحبار نے (۳) روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی

آخر الزمان کھڑے ہونے میں ہوں گے۔ اور تمہیں جناب مہدی کا زمانہ ملا کر تم دن کے ہاتھ پر ایمان
نہ لائے بعد از ان تم نے زمانہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا پایا جو مجاہد سے بہتر تھے مگر تم ایمان نہ لائے
اور میرے زمانہ میں تم ایمان لائے پس کعب نے کہا اے امیر المؤمنین میرے بارے میں
جلدی نہ کیجئے اس لئے کہ میں تحقیق کرتا ہوں کہ وہ حقیقت کیا صحیح ہے تا آنکہ میں نے وہ پایا جو
جو تورات میں مذکور ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تورات میں کس طرح مذکور ہے کعب الاحبار
نے کہا کہ میں نے تورات میں دیکھا ہے کہ سرور خلق اور برگزیدہ اولاد آدم علیہ السلام کو ہمارے
فاران میں ظاہر ہوگا وادی مقدس میں وہ توحید اور حق کو ظاہر کرے گا پھر وہ طیبہ کو ہواے گا
اور وہاں اوسکی جنگ وجدال ہوگی یہیں اوسکی روح قبض ہوگی اور یہیں وہ دفن ہوگا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا اس کے بعد کعب احبار نے کہا بعد اسکے شیخ صالح والی ہوگا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر کیا ہے
کعب نے کہا پھر وہ حیا وے گا ورنہ حالیکہ لوگ اوسکی پیروی کرتے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے
پوچھا پھر کیا کعب نے پھر زمانہ آہن آویگا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ہے بد بویہ کیا ہے کعب نے
کہا پھر وہ شہید ہوگا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر کیا ہوگا کعب نے کہا پھر صاحب شرم و بخشش والی
ہوگا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر کیا ہوگا کعب نے کہا پھر وہ غلوم و ارجا وے گا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر کیا ہے
کعب نے کہا پھر سفید سر والا پورا انصاف کرنے والا پوری شرافت والا پورے علم والا والی
ہوگا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ابو الحسن علی بن کعب نے کہا پھر وہ شہید ہوگا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر
کیا ہے کعب نے کہا پھر یہ حکومت شام کی طرف منتقل ہوگی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کعب بس۔ اسی روا

کی مانند اس پادری سے ستقول ہے جس سے عمر رضی نے خلفا کے باب میں سوال کیا تھا اس حدیث میں لفظ قدس بہ دال مملکت یعنی بدلو ہے اور لوہا بدلو ہوتا ہے۔ اور عمر رضی نے صرف براہِ فرقتی اسے ہے بدلو کہا تھا اور لوہے سے کعب کی مراد صفات حمیدہ اور شدت باس ہے اکثر ابواب کتاب اشعیاء میں یہ مضمون درج ہے لیکن اخیر بشارت میں تحریف کی گئی ہے۔

بشارت توراتیہ ^(۴۲) واقعہ جہۃ اللہ علیہ نے ثعلبہ بن ابی مالک چشتی سے روایت کی ہے ابو مالک اسلمی

کہ عمر رضی نے ابو مالک سے پوچھا جو ابو ثعلبہ سے تھے اور جو احبار یہود میں سے تھے۔ آپ نے کہا مجھ کو بتائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا صفت تورات میں مذکور ہے ابو مالک نے جواب دیا کہ جو صفت اونسکے نبی ہارون کی تورات میں متغیر و متبدل نہیں ہوئی ہے یہ ہے کہ احمد علی اللہ علیہ وسلم اسمیل بن ابراہیم کی اولاد سے ہونگے وہ اخیر نبی ہیں اور عربی نبی ہیں وہ ابراہیم کا دین حنیف جاری کریں گے کبرا چاہا۔ باندہین گے اور ہاتھ پاؤں دھوئیں گے اذن کی آنگہوں میں سرخی ہوگی اور انکے دونوں شانوں کے بیچ میں مٹھرنوٹ ہوگی وہ نہ ٹٹنگے ہونگے نہ طویل القامت نہ میانہ بینگے اور چہرہ پاک نہا کرینگے اور گدھے پر سوار ہونگے اور بازاروں میں پیادہ یہیں گے اور انکے کندھے پر تار اوڑھوگی اور جو کوئی اونسے ملے آپ اوسکے ساتھ نماز پڑھیں گے اگر یہ قوم نوح میں ہوتے تو وہ ہرگز طوفان سے ہلاک نہ ہوتی اور اگر قوم عاد میں ہوتے تو وہ ہوا سے سخت سے نہ ہلاک ہوتی اور اگر قوم ثمود میں ہوتے تو وہ آواز سے ہلاک نہ ہوتی۔ جب اسے پیدائش آپ کی مکہ سے اور یہیں آپ کا نشوونما اور آپ کی نبوت کی ابتدا ہوگی اور تمام حجرت آپ کا شرب ہوگا جو ایسی زمین پر واقع ہے جہاں سیاہ سنگستان اور شورہ راز زمین ہے اور آپ محض اُمی ہونگے نہ لکھیں گے نہ لکھا ہوا پڑھیں گے آپ حماد یعنی طبری تھم کر نواسے ہونگے ہر شہر میں اور نرمی میں اللہ کی حمد کرینگے آپ کا غلبہ حکومت شام میں ہوگا اور آپ کے مصاحب جبریل علیہ السلام

ہونگے۔ اپنی قوم سے آپ سخت اذیت اٹھائینگے پھر ان پر آپ کامیاب ہونگے۔ آپ سے
 لڑائیاں خیر بین اس طور پر ہوگی اگر کسی میں آپ کو فتح اور کسی میں آپ کو شکست ہوگی
 لیکن اخیر میں آپ ہی فتحیاب رہیں گے آپ کے ساتھ ایک قوم ہوگی موت کی طرف اس پانی
 سے زیادہ دھڑین گے جو بھیاڑ کی چوٹی سے نیچے کی جانب دوڑتا ہے اس قوم کے سینہ
 اونکی انجیل میں ہوگی اور قربانیان اونکی کا خون ہوگا وہ دن کے شیر اور رات کے رابب ہونگے
 ایک مہینہ کی راہ سے آپ کا دشمن آپ سے معوب ہو جائیگا آپ خود اپنی ذات سے لڑائی
 میں شریک ہونگے تا آنکہ زخمی ہونگے آپ ایسی حالت میں گفتگو کریں گے کہ آپ کے ساتھ
 کوئی پیرے والا ہوگا نہ کوئی نگہبان اللہ تعالیٰ خود اونکی حفاظت کرے گا۔ اسی طرح کی اعبار
 سے اور بہت سی روایات ہیں جنہوں نے بعد اسلام کے صاف اقرار کیا ہے کہ نبی آخر الزما
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیمہ الشریف و جمیع صفات الکاملہ توریت میں بشارتیں ہیں۔

انجیل کا مفہوم (۵) لفظ ”انجیل“ بھی عبرانی ہے جسکے معنی خوشخبری اور بشارت اور تعلیم کے
 ہیں۔ جو لفظ انجیلوں سے معرب ہے لیکن ”انجیل“ سے مراد اب کتاب بتی حواری اور
 مرقس تابعی و لوقا تابعی و یوحنا حواری ہے جن میں سے ہر ایک کی نسبت علماء مسیحی کا
 یہ بیان ہے کہ حواریین و تابعین نے یہ اعانت روح القدس بذریعہ العما میں کتابوں کے
 تدوین کی ہے لیکن عام مفہوم اس سے بھی سیکھ سکتے ہیں کہ موجودہ مجموعہ میں علماء کتب
 مذکورہ کے رسائل اعمال الرسل اور مکاشفات یوحنا اور پولوس اور تیرس اور یعقوب اور یسوعہ کے
 خطوط ہیں و ہر ایک مجموعہ مراد ہے یہ مجموعہ عمدہ جدید بھی کہلاتا ہے۔ اور ”انجیل“ سے
 یہی تعبیر کیا جاتا ہے۔

انجیل کی تفصیل (۶) موجودہ مجموعہ عمدہ جدید میں بتی اور مرقس اور لوقا اور یوحنا کی انجیلیں اور
 مکاشفات یوحنا اور اعمال الرسل چھ کتابیں اور (۱۳) خطوط ہیں جن میں سے (۱۴) خطوط

پولوس کے اور (۳) خطوط یوحنا کے اور (۴) خطوط پطرس کے اور ایک خط یعقوب اور یہوداہ کا ہے اور حسب ذیل (۴) کتابیں علمائے مسیحی میں مختلف قید میں بعض علما انہیں صحیح اور الہامی مانتے ہیں اور بعض انہیں جعلی اور غیر صحیح اور غیر الہامی خیال کرتے ہیں۔

(۱) سات کتابیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہیں۔ نامہ بنام الیکسندر بادشاہ آڈولیس نامہ بنام پطرس و پولوس۔ کتاب تثنیات و وعظ دہم گپت جو مرید دن کو خفیہ تعلیم کرتے تھے کتاب شنبہ بازی و سحر۔ کتاب مسقط الراس مسیح علیہ السلام و مریم و ایہ مریم۔ نامہ بنام لیوپاس پادری شہر ایس کے چھٹی صدی میں آسمان سے اور سلیمین گرا تھا۔

(۲) آٹھ کتابیں جو حضرت مریم علیہا السلام سے منسوب ہیں۔ نامہ بنام اگنا شمس۔ نامہ بنام سی سلیمان۔ کتاب مسقط الراس۔ کتاب مریم و ایہ مریم تاریخ و حدیث مریم۔ کتاب علاج مسیح علیہ السلام۔ کتاب حوالات خرد و بزرگ مریم۔ کتاب نسل مریم و انگشتی سلیمان۔

(۳) نو کتابیں جو یوحنا حواری سے منسوب ہیں۔ اعمال یوحنا۔ انجیل دوم یوحنا۔ حدیث یوحنا۔ کتاب خانہ بدوشی یوحنا۔ نامہ بنام اٹیلرویک۔ وفات نامہ مریم۔ تذکرہ مسیح علیہ السلام و نزول انجیل از صلیب و مشاہدات دوم یوحنا۔ آداب نماز یوحنا۔

(۴) گیارہ کتابیں جو پطرس حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل پطرس۔ اعمال پطرس و مشاہدات پطرس۔ ایضا مشاہدات پطرس۔ نامہ بنام کلینس مباحثہ پطرس وانی بین تعلیم پطرس و وعظ پطرس۔ آداب نماز پطرس۔ کتاب خانہ بدوشی پطرس۔ کتاب قیاس پطرس۔

(۵) دو کتابیں جو اندریاہ حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل اندریاہ۔ اعمال اندریاہ۔

(۶) دو کتابیں جو متی حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل طفولیت۔ آداب نماز متی۔

(۷) دو کتابیں جو فیلیپ حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل فیلیپ۔ اعمال فیلیپ۔

(۸) پانچ کتابیں جو توما حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل توما۔ اعمال توما۔ انجیل طوفانیت مسیح علیہ السلام۔ مشاہدات توما۔ کتاب خانہ بدوشی توما۔

(۹) ایک کتاب جو برتولا حواری سے منسوب ہے۔ انجیل برتولا۔

(۱۰) تین کتابیں جو یعقوب حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل یعقوب۔ آداب نماز یعقوب۔ وفات نامہ مریم۔

(۱۱) تین کتابیں جو اس بیتاہ سے منسوب ہیں جو بعد عروج مسیح علیہ السلام عوفس میو دا عذار داخل زمرہ حواریین ہوا۔ انجیل بیتاہ۔ حدیث بیتاہ اعمال بیتاہ۔

(۱۲) تین کتابیں جو مرقس انجیلی سے منسوب ہیں۔ انجیل مرقس۔ آداب نماز مرقس۔ کتاب بنی شن برنباہ۔

(۱۳) دو کتابیں جو برنباہ سے منسوب ہیں انجیل برنباہ۔ نامہ برنباہ۔

(۱۴) ایک کتاب جو یوحنا پلوس سے منسوب ہے۔ انجیل تھیوڈوس۔

(۱۵) پندرہ کتابیں جو پولوس مقدس سے منسوب ہیں جو عروج مسیح علیہ السلام کے دو سال بعد ایمان لاکر زمرہ حواریین میں داخل ہوئے۔ اعمال پولوس۔ اعمال تھمکلا۔ نامہ بنام لادوکیان۔

نامہ سوم بنام تھلینکیان۔ نامہ سوم بنام تھمکیان۔ نامہ گریٹینکیان و جواب آن از پولوس مقدس۔ نامہ بنام سفیک و جواب آن۔ ورثن پولوس۔ شہادت پولوس۔ ایضاً شہادت پولوس۔ انابی و کشن پولوس۔ انجیل پولوس۔ دعا پولوس۔ کتاب افسون مار۔ بریتیت بطرس۔ پولوس۔

ماسوا کتب مذکورہ اور چھ کتابیں مفصلہ ذیل جعلی تصور کی جاتی ہیں (۱) آئین عقائد حواریین

(۲) نامہ پولی کارپ (۳) انجیل ولادت مریم (۴) انجیل مقودیم (۵) شہادت تھمکلا (۶) تاریخ دوازدہ حواری تصنیف آید یاس اور علاوہ ان سب کے انجیل فی ٹی وی آف میز میجولہ

کتاب اکبر جو بھی مختلف فیہ ہے پس جس حالت میں کہ مجلس ساری اس قدر بڑھی ہوئی ہو کہ جس قدر کتب عمدہ جدیدہ مجموعہ مروجہ حال میں موجود ہیں اس سے چہا چند جعلی کتابیں بنائی گئی ہوں تب وہ چار باب تو ہر ایک کتاب میں ملا دینا اون لوگوں کے لئے کوئی وقت طلب امر نہ تھا کی آیات کا بڑھانا۔

عمدہ جدیدہ کا جعلی ہونا ثبوت طلب ہے۔ (۷) کتب متذکرہ دفعہ (۵) کو کتب موجودہ مجموعہ عمدہ جدیدہ کے ساتھ ملا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کتابیں تقریباً مساعی ہیں نہ اون (۱۳۷) کتابوں پر کسی قسم کا شبہ پیدا ہو سکتا ہے نہ موجودہ کتب مجموعہ عمدہ جدیدہ کی وقعت کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے البتہ مضامین کے لحاظ سے موجودہ کتب مجموعہ عمدہ جدیدہ مشتبہ معلوم ہوتی ہیں اس لئے کہ اون کے بعض مضامین محض خلاف عقل اور نامکن معلوم ہوتے ہیں اور دیگر کتب جو جعلی میان کی جاتی ہیں اون کے مضامین ایسے نہیں ہیں نہ الٰہیہ نہ مسیح علیہ السلام انہیں ثابت کی گئی ہے نہ مسیح علیہ السلام کا مصلوب ہونا بیان کیا گیا ہے نہ مسلمانوں کا فساد اٹھانے میں ہے جو سب کچھ جو ٹیڈ سائون کا اختراع ہے اسی وجہ سے تقریباً سب کتابیں جعلی اور جعلی اصل پر مبنی ہیں کئی ہیں بحال اس امر کا ثبوت کہ دوسری انجیل متی معنون انجیل طقولیت اور دوسری انجیل مرقس شہور انجیل صحران اور دوسری انجیل یوحنا جعلی ہیں اور چاروں انجیلیاں موجودہ مجموعہ کتب عمدہ جدیدہ میں نہ حال صحیح اور اصلی ہیں اور بناءً کیا تھی کتب مذکورہ بالا بی اصل اور غیر الہامی ہیں یہ سچوں پر ہے جس کا مطلقاً کوئی ثبوت اون کے پاس نہیں ہے نہ کہیں آج تک اونہوں نے اپنے اس دعویٰ کا ثبوت پیش کیا پس تا وقتیکہ وہ امور نہ رد نہ قبول قابل طعن و لال سے نہ ثابت کر دیں اون کا یہ بیان کہ کتب مذکورہ جعلی ہیں تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

(۱) یہ کہ ہر ایک جعلی کتاب کے مجلس ساری کا کیا نام ہے۔

(۲) یہ کہ کس بادشاہ کے عہد میں اور کس سن میں مجلس ساری نے جعلی کتاب بنائی۔

(۳) یہ کس ملک اور کس مقام میں یہ مجلس ساری کی اور خفیہ کی اعلانیہ۔

(۴) یہ کس غرض سے یہ جعل بنایا اور اس مجلس ساری کا کیا اثر پایا۔

(۵) یہ کہ جعلی کتاب میں سے کیا کیا مضامین غلط اور کیا کیا مضامین صحیح ہیں اور ان کا تعین کیا جائے۔

(۶) یہ کہ جعل ساز نے تنہا یہ مجلس ساری کی یا اور لوگ بھی اسکے ساتھ شریک تھے اگر تھے تو ان کے کیا نام تھے۔

(۷) یہ کہ کس سب سے پہلے اس جعل ساری پر کون شخص مطلع ہوا اور کس زمانے میں کس جگہ اور کس وجہ سے۔

(۸) مطلع ہونے والوں نے مجلس ساری کی اطلاع پا کر کیا تدارک کیا اور کیا تدبیر عمل میں لائے۔

(۹) یہ کہ جعل سازوں کے مرنے کے بعد انکی جعل ساری کی اطلاع ہوئی یا اور ان کی زندگی میں۔

(۱۰) یہ کہ اگر مجلس ساری کی زندگی میں اس کا جعل کچھ اگیا تو وہ لازم قرار پایا اور اس نے جعل سے اقبال کیا یا نہیں۔

تیسری دسویں امور کو کیا کسی کتب میں سے ہر ایک کتاب کی نسبت ثابت ہوئے ہیں یا نہیں ساتھ ہی اسکے یہ امر بھی دریافت طلب ہے کہ قبل از تالیف کتب عند جدید یہ جعل ہوا یا بعد از قبول از تالیف جعل ہوا تو اس کا جعلی کتنا چھپا ہوا جدید تالیف میں اس لئے کہ جعل کا احتمال با بعد میں ہو سکتا ہے نہ قبل از قبول از تالیف کی نسبت کو جعل سے تعبیر کیا جائے تو اس سے اصل کتنا جعلی نہیں ہو سکتی اس لئے کہ اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ اس کتاب کو فلان شخص کی تالیف کہنا غلط ہے اور اگر بلا قید نسبت تالیف جعلی کہا جائے تو بلا شبہ صحیح ہوگا جیت کہ کہا جائے کہ یہ

یہ منسوب الیہ کے ملفوظات ہیں اس مابست سے نسبت کی گئی اور اگر بعد تا ایف
کتب عمدہ جدیدیں مل جائیں تو مفائدہ ہے اس لئے کہ جذباب یا لکھی درس الحاق کرنے سے
بھی جلسہ ساز کا مقصود حاصل ہو سکتا تھا اور جلسہ ساز کا ذی عقل اور ذی علم ہونا ضرور ہے
اور کوئی ناقص ایسا بیہودہ ام کا اقدام نہیں کر سکتا پس دونوں صورتوں میں کمال ثابت نہیں
ہوگا تیسرا یہام غور کے قابل ہے کہ چارون انجیلوں کے اختلاف کثیر کی حقدار علمائے
اہل اسلام نے تشریح کی ہے جو کتاب استفسار میں بھی تفصیلاً موجود ہے۔ اُسے جبکہ
علمائے مسیحی نے لکھتی کر کے قبول کر لیا اور الہامی مانا پس فصلہ بالا انجیلوں کو کس دلیل سے
علمائے مسیحی نے مقبول فرمائے ہیں اس سے زیادہ کیا ہو سکتا تھا کہ اُن انجیلوں میں بعض
مقامات غیر الہامی یا الحاقی یا محرف قرار دیتے جیسا کہ چارون انجیلوں میں قرار دیا ہے بالیکہ
توجیہات سے علمائے مسیحی اپنی تفسیر اوقات کرتے اور تطبیق کے درپے رہتے جیسا کہ اسطیلین
نے کیا ہے یہ وہ عدد کہ متروکہ انجیلوں کے مؤلف صاحب الہام نہ تھے اور ان انجیلوں
کی نسبت منسوب الیہم کی طرف صحیح نہیں ہے اس وقت تک قابل سماعت نہیں ہیں جب تک
کہ چارون انجیلوں کے مؤلفوں کا صاحب الہام ہونا ثابت نہ کیا جائے اور ان چارون
انجیلوں کی منسوب الیہم سے نسبت کی صحت و ثبات کی جگہ البتہ یہ عدد قبول کیا جاسکتا
ہے کہ متروکہ انجیلین بالتصریح تثلیث کا انبطل کرتی ہیں اور نیز ان سے الوہیت مسیح اور
کفارہ اور مصلوب ہونا بالکل باطل ہوتا ہے اور ان انجیلوں میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
کی اشارات بتصریح اہم مبارک و موجود ہیں اور یہ انجیلین اکثر قرآن شریف کے مطابق ہیں
اس وجہ سے وہ ناقبول قرار پائی ہیں چنانچہ قریب تراسی کے بلکہ یہی علمائے مسیحی کے
کلام سے مستنبط ہوتا ہے۔ ولیم یور صاحب نے دفعہ سیم ثبوت صفحہ ۹ پر جو حاشیہ
تحریر فرمایا ہے اور دفعہ سی پنجم مندرجہ صفحہ (۸۲) پر جو حاشیہ لکھا ہے وہ اشارتاً اسی امر پر

وال ہے حاشیہ اول الذکر میں متروکہ انجیلوں کی نسبت وہ لکھتے ہیں کہ وہ اکثر قصوں اور
 بے اصل کہانیوں سے بھری ہوئی ہیں جن میں سے کتنی باتیں قرآن میں مندرج ہیں مثل
 عیسیٰ علیہ السلام کے ہنڈولے میں بات کرنی اور گیلی مٹی سے چڑیاں بنا کر جلاسنے کی حاشیہ
 آخر الذکر کا یہ مضمون ہے کہ انبیوں کی بعثت کی خبر نبی آخر الزمان کو پہنچی اور سے غلط سمجھ کر
 یہ نئی بات ایجاد کی کہ مسیح کے مشابہ کو یہود نے رصلوب کیا یعنی یہ امر بعثت اس لئے
 قرار پایا کہ اس سے کفار کج کا ابطال ہوتا ہے اور عدم مصلوبی اور عروج میں یہ قول قرآن ^{بہ} ^{بہ}
 کے مطابق ہے باوجود اس تعصب اور تحریف سے انکار کے علماء مسیحی کے اقوال فی الحقیقت
 تحریف کتب عمدہ جدیدہ کا اقبال ہیں ہارن صاحب وغیرہ مفسرین میں نے درج ہفتم
 و ہشتم باب پنجم لایو خا کو محرف لکھا ہے اور آٹھ مقامات میں تحریف قبول کی ہے لیکن
 اگر بعض دیگر مفسرین کے مختلف اقوال سب جمع کئے جاویں تو اس کے رد سے قریب سا
 مقام کے تحریف ثابت ہو سکتی ہے اور اختلاف عبارات اور کاتبوں کے سہو وغیرہ امور
 بعض مفسرین نے تو ایک لاکھ پچاس ہزار اور بعض نے چالیس ہزار اور بعض نے تیس ہزار
 قرار دیے ہیں اور عمدہ جدیدہ کی ہر ایک کتاب میں ان اختلافات کی تقسیم اور تعیین بخوبی کی گئی ہے
 مثلاً انجیل متی میں تین سو ستر مقامات قرار دیتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس اور انجیلوں میں اور دیگر
 رسائل عمدہ جدیدہ میں اور ہر ایک تبدیل شدہ درس اور ہر ایک کلمہ اور حرف محرف اور تغیر پر محل لکھا
 گیا ہے اور بعض مقامات پر یہ بھی ایسا کیا گیا ہے کہ دراصل یہ لفظ بتایا یہ لفظ معلوم ہوتا ہے
 اور اسی طرح امور مختلف فیہ کو تحریر فرمایا ہے بلکہ بعض کتابیں علماء مسیحی نے اس التزام سے
 طبع کیں ہیں کہ جہاں اختلافات اس کے حاشیہ پر مندی ہیں گو یہ اختلافات بھی تحریف کا ایک جز ہیں
 لیکن اس وقت کے بعض باوردی صاحب اسے تحریف کہتے ہوئے شرم لے رہے ہیں اور
 سہو کا تب قرار دیتے ہیں جو ان کی دانائی کے خلاف ہے اس لئے کہ اصل الہامی نسخہ

مقابلہ کر کے اس اختلاف کو کیوں رفع نہیں کیا۔ اور سو کا تب کی کیوں تصحیح نہیں کی کیوں تصحیح کے بعکس علمائے مسیحی نے مصلحتاً اختلاف اور زیادہ ہونے والے اور سو کا تب پر دستور باقی رکھتے گئے یہاں تک کہ ڈیڑھ لاکھ تک نوبت پہنچی اور اچھی کیا ہے جس قدر زمانہ زیادہ گزرتا جائے گا اختلافات اور سو بھی زیادہ بڑھتے جائیں گے۔ صاحب تفسیر المقاتل عربی و اثبات الحق اردو نے تدریب کی باب سویم صفحہ (۷۰) سے اوان تحریفات کو بیان کیا ہے جو علمائے مسیحی بہن ناظرین کو بعض تحریفات کتاب مذکورہ سے بالیقین معلوم ہو سکتی ہیں اور اکثر کتابوں سے اکثر تحریفات مل سکتی ہیں۔ تحریفات عمدہ جدید الہی نہیں بہن جنکی بھرم سی بہن خراسی و شواہی ہو۔ ناظرین کتب متعلقین ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اس مختصر میں تفصیلات کی گنجائش نہیں ہے۔

اصل عبری انجیل کا وجود (۸) اصل عبری انجیل جو کلام الہی ہے اگرچہ وہ اس زمانے میں غنقا کی مانند نایاب ہے لیکن بعض علماء اہل اسلام نے اسے دیکھا ہے اور بعض علماء اہل اسلام نے نقل کیا ہے چنانچہ صاحب تفسیر المقاتل عربی یا کتاب اثبات الحق اردو میں مع تبر روایت درج ہے کہ نبی اللہ کے ایک ولی تھے جن کا نام شیخ محمود شاشی تھا جو نبی اللہ کے احرام کے اجراء میں تھے یہ صاحب بہت عبادت کیا کرتے تھے ایک سال حج کو جاتے تھے اور ایک سال کافرون پر جہاد کرتے تھے اتفاقاً یہ ہوا کہ جب بیچ کو جاتے تو بغداد میں وارد ہو کر اور خلیفہ بغداد کو پاس پادشاہ روم کا خط عبرانی زبان میں آیا اور خداوند تعالیٰ نے اپنے کرم سے محمود کو دنیا کی باتوں میں سے ستر زبانیں اللہ فرمائی تھیں خلیفہ خط پڑھنے والے کی جستجو میں تھا لوگوں نے اس کو خبر دی کہ آپ کے شہر میں ایک شخص وارد ہوا ہے جو عبرانی خوب جانتا ہے خلیفہ نے اسے مدین طلب کیا اور انہوں نے خط کو سفیر کے سامنے پڑھا اور جواب اس کا یہ کہ اسے فصاحت لکھ دیا سفیر اپنے پادشاہ کے پاس واپس گیا اور اس نے یہ سب حالات بیان کیے

اور شیخ محمودؒ کو چلے گئے جب حج سے واپس آئے اور موافق اپنی عادت کے چند سال کے بعد جہاد کو روم کی طرف گئے۔ تو یہ اتفاق ہوا کہ مسلمانوں کو شکست ہوئی اور شیخ محمودؒ گرفتار ہو گئے۔ اور لوگ پکڑ کر انکو بادشاہ کے سامنے لائے اسوقت سفیر نے کو یہی حاضر تھا اور انکو سفیر نے پہچانا اور بادشاہ سے کہا کہ شیخ غبار فی خوب جانتا ہے پس بادشاہ نے شیخ محمودؒ سے کہا کہ میں تم کو ایک کتاب دیتا ہوں جو ہمارے آباؤ اجداد سے ہمارے پاس امانت چلی آتی ہے اور اوپر اونکی مہرین ہیں تم اسکا ہماری زبان میں ترجمہ کرو۔ شیخ محمودؒ نے اسے منظور کیا اور ترجمہ شروع کیا۔ جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ انجیل ہے جو آسمان سے اتری تھی اور یہ مشہور چار انجیلین خدا کا کلام نہیں ہیں بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے حالات ہیں جن کو چار آدمیوں نے جمع کیا ہے شیخ محمودؒ کہتے ہیں کہ انجیل مذکور میں میں نے دیکھا کہ ہمارے نبی کا احوال نصف کتاب سے زیادہ میں مذکور ہے ان کے اوصاف و حالات بتقریب مختلف لکھے ہوئے ہیں جس طرح ہمارے قرآن میں عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر مختلف مقاموں پر بتقریب مختلف ہے پس شیخ محمودؒ نے ترجمہ تمام کر کے بادشاہ کو دیا لیکن بعض مقامات کا ترجمہ اپنے لئے کر کے اپنے پاس رکھا جب ترجمہ تمام ہوا۔ بادشاہ نے اسے لیا اور اپنے خدام کو حکم دیا کہ جو مال اور اسباب اور کاغذات خفیہ طور پر شیخ محمودؒ کے پاس ہوں لے لی جائیں خدام نے اس کے حکم کے بموجب عمل کیا اور جو کچھ اس کے پاس تھا لے کر انہیں چھوڑ دیا۔

(۹) اہل کتاب قبل از ولادت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ بمحور محمد جدید سے بشارت کا مفقود ہونا و سلم تبصریح اسم مبارک اور جملہ علامات کے تورات اور دیگر کتب انبیاء کی آپ کے مبعوث ہونے کی خبر دیتے تھے اور مواقع اور مواضع بشارت کے تعیین کرتے تھے لیکن بعد ظہور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم حسب طرح اہل یہود نے بعض اصل کتابیں تلف کیں اور بعض میں جہاں تک وہ سمجھ سکے آیات بشارت کو انہوں نے نکال ڈالا اور حقیقت

ممکن ہوا تحریف کی اسی طرح سیحون نے بھی بعض اصلی کتابوں کو تلف کیا بیشتر کتابوں کو ملا جیم
موجہ جعلی قرار دیا اور اکثر آیات متعلق بشارات خارج کر دیں اور جس قدر ہو سکا تحریف کی جیسا کردیا
مندرجہ ذیل کے مجموعہ عمد جدید کے مقابلہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

حضرت علی رضی سے ایک راہب کا (۱) روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی رضی سیلچ میں ایک دیر کے
عمد جدید کی بشارت بیان کرنا۔ پہلو میں اترے جب دیر کا متولی حاضر ہوا اور اسے کہا کہ

امیر المؤمنین میں نے اپنے آباؤ اجداد سے ایک پرانی کتاب پائی ہے جس کو مسیح کے اصحاب
نے لکھا تھا اگر تمہاری مرضی ہو تو میں تمہارے سامنے اس کو پیش کروں علی رضی نے کہا اچھا
کتاب لاؤ وہ کتاب لایا تو اس میں تھا تعریف اسی خدا کے لئے ہے جس کے حکم سے
ایک یہ حکم ہے اور جس کے نوشتوں میں سے ایک یہ نوشتہ ہے کہ وہ ناخواندوں
میں سے ایک رسول مبعوث کر لے گا جو ان کو کتاب اور حکمت سکھا دے گا اور جنت کی راہ بتا دے گا
وہ نہ درخت خونہ سخت ہوگا اور نہ بازاروں میں چہینے والا ہوگا اور ہر لائی کا بدلہ بڑا کرے گا بلکہ معاف
اور درگزر کرے گا اس کی امت ہر تشییب و فراز و بلندی پر بڑی حمد کرے گی اور نیکی اور تکیہ
ان کی زبان میں خالی نہ ہوگی اور سکا دین اور پر جو اس سے دشمنی رکھیں گے غالب ہوگا۔

ابو وہب سے ایک راہب کا (۲) روایت ہے کہ ابو وہب نے کہا میں سیاحت کرتے
عمد جدید کی بشارت بیان کرنا کرتے ایک دیر میں پہونچا میں نے اس راہب سے جو وہاں مقیم تھا
کہا کہ تجھ سے کچھ فائدہ ہی ہوگا اور اس نے کہا کہ ہاں اے عرب تجھ کو فائدہ ہوگا میں نے کہا
کہ تو بتا پس وہ ایک ورق نکال کر میرے پاس لایا جس میں چار سطریں تھیں اور اس نے بیان
کیا کہ یہ بیخدا کتب منزہ ہے پہلی سطر میں تھا کہ جناب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اللہ
ہوں کوئی پروردگار نہ اسے میرے نہیں ہے الیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں ہے۔

اور دوسری سطر میں تھا کہ محمد قناریہ ابندہ اور میرا رسول ہے۔

اور تیسری سطر میں تھا کہ اوسکے پیر و بڑے حمکر لے واسے لہین اوسکے پیر و بڑے حمکر نیا لے
ہین اوسکے پیر و بڑے حمکر لے واسے لہین۔
اور چوتھی سطر میں تھا کہ آفتاب اون کا ننگ ہے آفتاب اون کا ننگ ہے آفتاب اون کا
ننگ ہے۔

عہد جدید کی بشارت سے (۳) محمد بن دیان نے بعض انصاریوں سے روایت کی ہے کہ اوس
متعلق محمد بن دیان کی روایت
میرا کاسن اور میرا حکم مان اسے پاک بارہ بتول کے بیٹے اسواسطے کہ میں نے محمد کو بغیر مرد
کی مباشرت کے پیدا کیا اور میں نے مجھ کو دنیا میں ایک نشانی قرار دیا پس میری ہی اوپر ترش کر
اور مجھ پر پھر دسار کہہ اور بقوت کتاب کو سنہ سال اور شوریا کے باشندوں کے سامنے اوس کی تفسیر
اور جو لوگ تیرے سامنے ہین اونکو خیر دے اور اونکو آگاہ کر کہ میں ہی خدا ہوں آخریندہ جاوید
ہمیشہ اس طرح رہنے والا کہ کبھی زوال ممکن نہیں۔ اس ناخواندہ نبی کی تصدیق کر دو جسکو
میں اخیر زمانہ میں بھیجوں گا جو صاحب شتر ہو گا صاحب زنان ہو گا بہت سی جو رہن والا توری
اولاد والا ہو گا اوسکی نسل ایک ایسی برکت والی سی ہوگی جو تیری مان کے ساتھ بہشت میں
ہوگی اوسکو آفتاب ایک بیٹی پیدا ہوگی جسکے دو بچے شہید ہونگے دین اُسکا راستی ہے اور قبلہ
اُسکا عائنہ ہے اور وہ دنیا کے لئے رحمت ہے اُسکے لئے ایک جوض ہے جو مکہ سے
مشرق تک سے زیادہ بڑا ہے اوس پر ظروف مثل تارون کے دھرے ہوئے ہین آوین
بہشت کی سب شراوین کا رنگ ہے اور بہشت کے سب میون کا فرہ ہے جو اسین
سے ایک بار پڑے گا کہ کبھی پھر سے پیاس نہ لگیگی اُسکے قدم اللہ کے لئے اس طرح صف
باندھین گے جس طرح فرشتے صف باندھتے ہین اُس کے لئے اسکے دل میں خشوع ہو گا اوسکے
سین میں نور ہو گا حق اوسکی زبان پر ہو گا آئینہ اوسکی سوین کی لیکن دل نہ سوئیگا اُسی کے لئے

شہادت اٹھا کی جاو گی اور اسی کے پیرو پر قیامت آئے گی۔

عہد جدید کی بشارت سے متعلق (۴) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خط عبد اللہ بن عباس کی روایت آنحضرت کا قیصر بادشاہ روم کو پہنچا تو اس نے اپنے پادریوں کو اور اپنے دین کے بڑے بڑے عالموں کو جمع کیا اور کہا کہ اسلام قبول کر واس پرادہنوں نے سخت انکار کیا۔ پس ان سے قیصر نے کہا کہ میرا صرف تمہاری آزمائش کا قصہ تھا تاکہ معلوم ہو جا کہ اپنے دین کی حفاظت کا تم کو خیال ہے یا نہیں پس ایک راہب جب کامرتیہ اون میں بڑا ہٹا ہوا ٹھکڑا ہوا اور اس نے بیان کیا کہ اے بادشاہ تو خوب جانتا ہے کہ یہ عربی جنس وہی ہے جسکی خوشخبری عیسیٰؑ نے دی تھی ہی اونٹ کا سوار ہونیوالا ہے جو بجاگد ہے پر سوار ہونیوالے کے آدیا گیا جیسے ولادت اوسکی مکہ ہے اور جیسے ہجرت طایہ ہے اور بادشاہی اوسکی شام میں ہے اور پیر واد کے بڑے حمد کرنے والے ہیں اوس نے ایک طولانی تقریر بیان کی۔

عہد جدید کی بشارت سے متعلق (۵) واقعی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ ہر قل شہنشاہ ہر قل کی روایت روم (شما سون کو نجاشی کے پاس بھیجا کرتا تھا یہ اسکے ساتھی انجیل وغیرہ پڑھتے تھے اور نجاشی اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کی کتابوں کا علم رکھتا تھا پس یہ جو چاہتو حقو صیب سیکھ لیتے تھے اسکے بعد ہر قل کے پاس واپس آتی تھے اور اس کے بعد وہاں لوگوں کو نجاشی کے پاس پڑھنے کو بھیج دیتا تھا ایک دن قیصر نے کہا کہ ان لوگوں میں سے کوئی دیان نہ ہو جو نجاشی کے پاس سے پڑھ کر آتے ہیں لوگوں نے کہا کہ اس شما سی بیان ہیں اوس نے اونکو بلوایا اور پوچھا کہ ان سب سے زیادہ عالم کون ہے لوگوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا اوس نے اس کے ساتھ تھکیہ کیا اور اس سے کہا کہ کیا تو نجاشی کا حال مجھ کو بتاے گا اوس نے کہا ہاں بادشاہ میں ہر شخص کا حال جو اوس کے

پاس تھا بتا دوں گا چار برس اوسکے پاس رہا ہوں اور اسکے ساتھ امور سے واقف ہوں آپ
 کیا بات اوسکی مجھ سے دریافت فرماتے ہیں قیصر نے کہا کہ یہ عربی شخص اپنے تئیں نبی کہتا ہے
 اسکا ہی ذکر وہ کرتا ہے اوس نے کہا کہ ایک دن اوس نے انجیل اپنے سامنے رکھی اور اسوقت
 کو فی سوا سے میرے اوسکے پاس نہ تھا اور یہ پڑھنا شروع کیا احمد بنی اونٹ پر سوار ہوگا اور ٹوٹی کو
 جوڑے گا مکہ سے شرب کو نکل کے جاویگا وہ بہترین انبیاء ہے درمیان عیسیٰ علیہ السلام اور قیامت
 کے دن اوسکا ظہور ہوگا پس جس شخص نے اوسکو پایا اور پیروی اوسکی کی وہ اجر بند ہوا اور جس نے
 اوس کے برخلاف کیا وہ تباہ ہوا میں نے نجاشی کو دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے کو اسی کی تعلیم دیتا تھا
 کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آگئے جو اس سے باتیں کرنے لگے اور محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کے چچا زوہبانی نے نجاشی سے ایسی تقریر کی کہ اوسکو اتار دلا یا کہ اوسکی وارہی اوسکے
 آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر اوس نے کہا کہ میں گویا دیتا ہوں کہ یہ وہی عربی نبی ہے جسکی بشارت
 عیسیٰ مسیح نے دی ہے اور وہ بہترین انبیاء ہے یہ سنکر قیصر نے کہا نجاشی نے تمہیک کیا
 اور اگر مجھ کو خیال بادشاہی جائے گا نہ ہوا اور وہ ڈرتے ہوئے کہ رومی میری پیروی نہ کرے گی جب کہ میں
 اون کے دین کی مخالفت کروں تو میں ضرور بنی عربی کی تصدیق علانیہ کرنا اور غریب دین اوس کا
 جہانناک کہ اور تم جاسکتے ہیں پہلے گاپہ اوس نے شام سے لے کر تیرا کیا دین ہے اوس نے
 کہا کہ اگر آپ کی مخالفت مجھ کو جبری نہ معلوم ہوتی تو میں محمد کی پیروی کرتا قیصر نے اس سے کہا
 کہ مجھ سے نہ چھپا کر اپنی بات رومیوں سے پوشیدہ رکھو اور جہان تیرا جی چاہتا ہو جائیامیں
 قیام کر شما سی نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ بنی عربی کی خدمت میں چلا جاؤں اوس نے کہا اچھا
 چلا جا پس وہ آنحضرت کی طرف روانہ ہوا اگر جب کہ وہ بلقار میں تھا ایک ایک اوسے اوسکی قوم کی لوگوں
 نے مار ڈالا یہ خبر جب قیصر کو پہنچی اوس نے بلقار کے حاکم کو لکھا کہ جن لوگوں نے میرے غلام کو
 مار ڈالا انکو جو تہہ کے قتل کرو اوس نے جستجو کی اور انکو ڈھونڈ نکالا اور پہلے انکو سولی دی

پھر قتل کیا۔

عہد جدید کی بشارت سے (۶) عبدالمدین مالک سے روایت ہے کہ اونہوں نے بیان کیا کہ میں نے بیان خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں آیا اور مجھ میں جو ایک قصبہ مایہ کا ہے وہاں ایک جلسہ تھا اوس میں بیٹھا اُس جلسہ میں ایک شخص نے ذکر کیا کہ میں ایک دن ہو وہ تاجدار پاس تھا کہ ہو وہ کے دربان نے کہا کہ شام یعنی دمشق کا راہب حاضر ہے اور اجازت کا خواستگار ہے اوس نے اوس کو اجازت دی اور وہ اوس کے سامنے آیا اور اوس نے اوس کو مہربان کیا اور دونوں باتیں کرنے لگے راہب نے کہا واہ آپ کا کیا اچھا ملک ہے ہو وہ نے کہا ہاں یہ بہتر ہے اور مجھے آپ کے ملکوں میں سب سے اچھا ہے راہب نے کہا ان حضور کا ملک اور کسان محمد کا ملک جو لوگوں کو اپنے دین کی طرف دعوت کرتا ہے ہو وہ نے کہا وہ ہم سے قریب تر ہیں میں ہے اور اوس کا خط میرے پاس آیا ہے اوس نے مجھے دعوت دی تھی مگر میں نے قبول نہ کی راہب نے کہا کیوں اوس نے جواب دیا کہ مجھ کو اپنے ملک کے لالچ اور اس خوف نے کہ میری بادشاہی جاتی رہے گی جو میں اوس کا پیرو ہو جاؤنگا رکا راہب نے کہا اگر تو پیروی اوس کی کرتا تو وہ تجھے کو تاج بخشی کرتا اور تیری بہتری اوس کی پیروی میں ہے اس لئے کہ وہ نبی ہے جس کی بشارت عیسیٰ نے دی ہے اور وصف اوس کا انجیل میں مذکور ہے ہو وہ نے راہب سے کہا تو خود کیوں پیروی نہیں کرتا ہے اوس نے کہا مجھ میں حسد اوس کا موجود ہے اور شراب کو میں پسند کرتا ہوں اور وہ اوس کو حرام کرتا ہے ہو وہ نے کہا کہ میرا یہ خیال ہے کہ اوس کی ضرورت پیروی کروں اور اوس سے کہوں کہ مجھ کو میری بادشاہی میں برقرار رکھے اور اس امر کا اسکے ایلچی نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اسکے بعد اوس نے اپنے منشی کو حکم دے کر آنحضرت کو خط لکھایا اور ایلچی کے ساتھ سو سو غنات آنحضرت کی خدمت میں روانہ کیا یہ خبر اوس کی قوم کو معلوم ہوئی اور وہ اوس کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو اوس کی پیروی کرے گا تو ہم تجھ کو معذول کرینگے پس اوس نے ایلچی کو اس

بلالیا اور جو اوس نے قصد کیا تھا اُس سے باز آیا اور راہب کا اعزاز اوس کے نزدیک باقی رہا اور ہر سال میرا اوس کے پاس حاضر ہوا کرتا تھا میرا راہب نے شام کو کوپت کیا میں نے اس سے وقت روانگی ملاقات کی اور پوچھا کہ کیا جو تو نے دربارہ محمد ہودہ سے کہا وہ سچ ہے اوس نے کہا ہاں تو اوسکی پیروی کر آدمی کتنا ہے یہ سنکر میں اپنے گھر کو واپس آیا اور سامان سفر کر کے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ میں نے سنا تھا اوس سے آنحضرت کو مطلع کر دیا اور ان پر ایمان لایا اور ہودہ تو پہلے ہی بادشاہ روم قیصر پاس آیا تھا اور اوس نے اوسکو بھیجا تھا اور اپنی قوم پر اوسکو حکم کیا تھا اور ہر سال اوس کو انعام دیا کرتا تھا اور بعد اوسکے راہب مذکور اوسکے پاس آیا اور بعضوں نے بیان کیا جو کہ جس ذرا سکون کا کم بھیجا تھا وہ کسریٰ تھا۔

موجودہ مجموعہ عمیدین میں (۱۰) مجموعہ عمیدین کی تحریف اور اوس میں تصریحات کا مختصر طور پر تذکرہ کیا گیا ہے تفصیلی دلائل اور مباحث کی اس مختصر میں گنجائش نہیں ہے شائقین کو ميسوطا کتبون میں تفصیلی دلائل اور مباحث ملاحظہ فرمائے چاہئیں۔

موجودہ مجموعہ عمیدین کی بے اعتباری کے یہی وجہ ہیں کہ بکثرت اوس میں تحریفات اور تصورات ثابت ہوتے ہیں اور نیز بعض اصلی کتابیں فقہود کردی گئیں بعض اصلی کتابوں کو جعلی اور ناقابل اعتبار قرار دیا گیا ہے۔

در حقیقت مختلف زمانوں میں مختلف اغراض سے تحریفات اور تصورات ہوئے ہیں یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کے علاوہ اپنی بے احتیاطی کم تو بھی نفسانیت کی وجہ سے موجودہ عمیدین کی بعض کتابوں کو تلف کر دیا بعض کتابوں میں تحریفات کیں بعض کتابوں میں اور مختلف قسم کے تصریحات کئے۔ اور اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت میں ہی اس قسم کے افعال کئے اور ان سے متعلق اشارات کے متعدد مکر کرنے کی پوری سعی کی۔ اسی طرح جو نئے مسیحیوں نے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

کے نامور کے بعد اؤ کی مخالفت میں اُسی قسم کے افعال کیے جس قسم کے افعال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت میں یہودیوں نے کئے تھے۔ اور مجموعہ عہد جدید میں سے اصل عبری انجیل کو تو بالکل مفقود کر دیا اور بعض کتابوں کو جعلی قرار دیا کہ مجبوراً سے خارج کر دیا۔ بعض کتابوں میں تحریفیات کیں غرض مختلف قسم کے تصرفات کے بعد موجودہ مجموعہ عہد جدید مدون ہوا ہے ہم نے جس قسم کی روایات اور بیان کی ہیں اس قسم کی روایات صرف اسی قدر نئین ہیں بلکہ بکثرت موجود ہیں شائقین کتب مغلفہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں جس قدر روایات ہم نے بیان کی ہیں ان سے بھی ثابت ہے کہ کتب عہد عتیق میں اور نیز عہد جدید میں تبصریح نام حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات موجود ہیں جب یہود اور مسیحیوں نے دیکھا کہ باوجود اسم مبارک اور اوصاف مشہورہ کے مصرت موجود ہوئے ایمان نہ لانا موجب طعن خلق ہے تب براہ انفسانیت و تعصب یا اصل کتب شتمہ بشارات مذکورہ تلف کیں یا ترتیب ابواب و آیات خراب کر کے آیات بشارات بالکل یا اکثر نکال ڈالیں تاہم موجودہ مجموعہ ہمہ میں اگر ذرا غور سے دیکھا جائے اور تاریخی حالات سے دیکھتے والا پوری واقفیت رکھتا ہو تو وہ بامعانی سمجھ سکتا ہے کہ باوجود ان سب افعال اور مجموعہ عہدین میں تغیرات عظیم کے اب بھی صد ہا بشارات حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق باقی ہیں جن کی باقی رہنے کی یا یہ وجہ ہے کہ مفسرین عرب کی تاریخ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے بہ خوبی واقف نہ تھے یا اس قدر ذی علم تھے کہ ایسی طرح ان بشارات کا مفہوم سمجھ سکتے یا اونہوں نے ان بشارات کو اس قدر مغلق خیال کیا کہ معمولی علم کے لوگ انہیں نہیں سمجھ سکتے یا یہ کہ وہ ان بشارات کی کوئی تاویل کر سکتے ہیں یہ سب کچھ ممکن نہیں ہے اور ان سے متعلق مختلف تاویلات کی ہیں۔ بھر حال انہیں وجود میں سے کوئی نہ کوئی وجہ کسی نہ کسی وقت میں یہودیوں اور مسیحیوں کے لئے مانع تحریف رہی اور اس طور پر خداوند کریم نے ان بشارات کو مخزنین کی نظر سے محفوظ رکھا۔ گو کل بشارات جو اس وقت موجودہ مجموعہ عہدین سے متنبط ہوئی ہیں۔

سب صریحی نہیں ہیں اور بہت تفسیر طلب ہیں تاہم ان میں اکثر بیانات نہایت صریحی بھی ہیں جو زیادہ تفسیر طلب نہیں ہیں اور معمولی معلومات کے لوگوں کے بھی بخوبی سمجھ میں آسکتے ہیں کچھ حال موجودہ مجموعہ محمد بن میں جو بیانات میں نے زیادہ صریحی خیال کیں وہ منتخب کر لیں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) تورات شریف

فہرست آیات و ابواب

بیانات موجودہ مجموعہ محمد بن

- (۱) کتاب پیدائش باب (۱۶) آیت (۱۱ تا ۱۷) (۲) کتاب پیدائش باب (۴۹) آیت (۱۲ تا ۱۳)
 (۳) کتاب استنباب باب (۱۸) آیت (۱۹ تا ۱۹) (۴) کتاب استنباب باب (۳۲) آیت (۲۱)
 (۵) کتاب استنباب باب (۳۳) آیت (۳۲)

(۲) زبور شریف

- | | | |
|----------------------|-----------|----------------------|
| (۱۶) آیت (۳۳ تا ۳۵) | (۷) زبور | (۲۱) آیت (۱۳ تا ۱۳) |
| (۲۲) آیت (۲۳ تا ۳۱) | (۹) زبور | (۲۴) آیت (۱۰ تا ۱۰) |
| (۳۷) آیت (۳۱ تا ۳۱) | (۱۱) زبور | (۳۵) آیت (۱۰ تا ۱۰) |
| (۴۴) آیت (۲۱ تا ۲۱) | (۱۳) زبور | (۵۰) آیت (۱۰ تا ۱۰) |
| (۵۸) آیت (۱۱ تا ۱۱) | (۱۵) زبور | (۶۳) آیت (۱۰ تا ۱۰) |
| (۶۸) آیت (۲۱ تا ۲۱) | (۱۷) زبور | (۶۹) آیت (۲۱ تا ۲۱) |
| (۷۲) آیت (۲۰ تا ۲۰) | (۱۹) زبور | (۸۴) آیت (۲۱ تا ۲۱) |
| (۹۵) آیت (۱۳ تا ۱۳) | (۲۱) زبور | (۹۶) آیت (۱۳ تا ۱۳) |
| (۱۰۳) آیت (۲۱ تا ۲۱) | (۲۳) زبور | (۱۱۳) آیت (۱۰ تا ۱۰) |
| (۱۱۸) آیت (۲۲ تا ۲۲) | (۲۵) زبور | (۱۳۹) آیت (۱۱ تا ۱۱) |

(۳) کتاب یسعیاہ علیہ السلام

- (۲۴) کتاب یسعیاہ باب (۲) آیت (۲) تا (۴) (۲۴)
 (۲۵) کتاب یسعیاہ باب (۵) آیت (۵) تا (۱۰) (۲۵)
 (۲۶) کتاب یسعیاہ باب (۹) آیت (۹) تا (۱۰) (۲۶)
 (۲۷) کتاب یسعیاہ باب (۱۳) آیت (۱۳) تا (۱۴) (۲۷)
 (۲۸) کتاب یسعیاہ باب (۱۸) آیت (۱۸) تا (۱۹) (۲۸)
 (۲۹) کتاب یسعیاہ باب (۲۱) آیت (۲۱) تا (۲۲) (۲۹)
 (۳۰) کتاب یسعیاہ باب (۲۵) آیت (۲۵) تا (۲۶) (۳۰)
 (۳۱) کتاب یسعیاہ باب (۲۹) آیت (۲۹) تا (۳۰) (۳۱)
 (۳۲) کتاب یسعیاہ باب (۳۲) آیت (۳۲) تا (۳۳) (۳۲)
 (۳۳) کتاب یسعیاہ باب (۳۳) آیت (۳۳) تا (۳۴) (۳۳)
 (۳۴) کتاب یسعیاہ باب (۳۴) آیت (۳۴) تا (۳۵) (۳۴)
 (۳۵) کتاب یسعیاہ باب (۳۵) آیت (۳۵) تا (۳۶) (۳۵)
 (۳۶) کتاب یسعیاہ باب (۳۶) آیت (۳۶) تا (۳۷) (۳۶)
 (۳۷) کتاب یسعیاہ باب (۳۷) آیت (۳۷) تا (۳۸) (۳۷)
 (۳۸) کتاب یسعیاہ باب (۳۸) آیت (۳۸) تا (۳۹) (۳۸)
 (۳۹) کتاب یسعیاہ باب (۳۹) آیت (۳۹) تا (۴۰) (۳۹)
 (۴۰) کتاب یسعیاہ باب (۴۰) آیت (۴۰) تا (۴۱) (۴۰)
 (۴۱) کتاب یسعیاہ باب (۴۱) آیت (۴۱) تا (۴۲) (۴۱)
 (۴۲) کتاب یسعیاہ باب (۴۲) آیت (۴۲) تا (۴۳) (۴۲)
 (۴۳) کتاب یسعیاہ باب (۴۳) آیت (۴۳) تا (۴۴) (۴۳)
 (۴۴) کتاب یسعیاہ باب (۴۴) آیت (۴۴) تا (۴۵) (۴۴)
 (۴۵) کتاب یسعیاہ باب (۴۵) آیت (۴۵) تا (۴۶) (۴۵)
 (۴۶) کتاب یسعیاہ باب (۴۶) آیت (۴۶) تا (۴۷) (۴۶)
 (۴۷) کتاب یسعیاہ باب (۴۷) آیت (۴۷) تا (۴۸) (۴۷)
 (۴۸) کتاب یسعیاہ باب (۴۸) آیت (۴۸) تا (۴۹) (۴۸)
 (۴۹) کتاب یسعیاہ باب (۴۹) آیت (۴۹) تا (۵۰) (۴۹)
 (۵۰) کتاب یسعیاہ باب (۵۰) آیت (۵۰) تا (۵۱) (۵۰)
 (۵۱) کتاب یسعیاہ باب (۵۱) آیت (۵۱) تا (۵۲) (۵۱)
 (۵۲) کتاب یسعیاہ باب (۵۲) آیت (۵۲) تا (۵۳) (۵۲)
 (۵۳) کتاب یسعیاہ باب (۵۳) آیت (۵۳) تا (۵۴) (۵۳)
 (۵۴) کتاب یسعیاہ باب (۵۴) آیت (۵۴) تا (۵۵) (۵۴)
 (۵۵) کتاب یسعیاہ باب (۵۵) آیت (۵۵) تا (۵۶) (۵۵)
 (۵۶) کتاب یسعیاہ باب (۵۶) آیت (۵۶) تا (۵۷) (۵۶)
 (۵۷) کتاب یسعیاہ باب (۵۷) آیت (۵۷) تا (۵۸) (۵۷)
 (۵۸) کتاب یسعیاہ باب (۵۸) آیت (۵۸) تا (۵۹) (۵۸)
 (۵۹) کتاب یسعیاہ باب (۵۹) آیت (۵۹) تا (۶۰) (۵۹)
 (۶۰) کتاب یسعیاہ باب (۶۰) آیت (۶۰) تا (۶۱) (۶۰)

(۶۱) کتاب یسعیاہ عراب (۶۰) آیت (۲۲ تا ۲۱)

(۶۲) کتاب یسعیاہ عراب (۶۱) آیت (۲۱ تا ۲۰)

(۶۳) کتاب یسعیاہ عراب (۶۲) آیت (۲۰ تا ۱۹)

(۴) کتاب یسعیاہ علیہ السلام

(۶۴) کتاب یسعیاہ عراب (۶۳) آیت (۱۹ تا ۱۸)

(۶۵) کتاب یسعیاہ عراب (۶۴) آیت (۱۸ تا ۱۷)

(۶۶) کتاب یسعیاہ عراب (۶۵) آیت (۱۷ تا ۱۶)

(۵) کتاب خرقی ایل علیہ السلام

(۶۷) کتاب خرقی ایل عراب (۶۶) آیت (۱۶ تا ۱۵)

(۶۸) کتاب خرقی ایل عراب (۶۷) آیت (۱۵ تا ۱۴)

(۶۹) کتاب خرقی ایل عراب (۶۸) آیت (۱۴ تا ۱۳)

(۷۰) کتاب خرقی ایل عراب (۶۹) آیت (۱۳ تا ۱۲)

(۶) کتاب دانیال علیہ السلام

(۷۱) کتاب دانیال عراب (۷۰) آیت (۱۲ تا ۱۱)

(۷۲) کتاب دانیال عراب (۷۱) آیت (۱۱ تا ۱۰)

(۷) کتاب یوسف علیہ السلام

(۷۳) کتاب یوسف عراب (۷۲) آیت (۱۰ تا ۹)

(۸۴) کتاب یوسف باب (۳) آیت (۵۴) (۸۵) کتاب یوسف باب (۱۱) آیت (۹)

(۸۶) کتاب یوسف باب (۱۳) آیت (۲۰) (۸۷) کتاب یوسف باب (۱۴) آیت (۸)

(۸) کتاب یوئیل علیه السلام

(۸۸) کتاب یوئیل باب (۲) آیت (۱۱) (۸۹) کتاب یوئیل باب (۲) آیت (۳۲ تا ۳۸)

(۹۰) کتاب یوئیل باب (۳) آیت (۱۶ و ۲۱)

(۹) کتاب عموس علیه السلام

(۹۱) کتاب عموس باب (۳) آیت (۱۱) (۹۲) کتاب عموس باب (۴) آیت (۲۷)

(۹۳) کتاب عموس باب (۴) آیت (۱۳ تا ۱۷) (۹۴) کتاب عموس باب (۸) آیت (۱۱ تا ۱۲)

(۹۵) کتاب عموس باب (۹) آیت (۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ تا ۱۵)

(۱۰) کتاب عیسیا علیه السلام

(۹۷) کتاب عیسیا باب (۱) آیت (۱)

(۱۱) کتاب میکاه علیه السلام

(۹۸) کتاب میکاه باب (۳) آیت (۱۲) (۹۹) کتاب میکاه باب (۳) آیت (۱ تا ۱۱)

(۱۰۰) کتاب میکاه باب (۵) آیت (۱۵) (۱۰۱) کتاب میکاه باب (۷) آیت (۱ تا ۲۰)

(۱۲) کتاب حبقوق علیه السلام

(۱۰۲) کتاب حبقوق باب (۲) آیت (۲ تا ۴) (۱۰۳) کتاب حبقوق باب (۳) آیت (۲ تا ۵)

(۱۳) کتاب صفیاء علیہ السلام

(۱۰۳) کتاب صفیاء باب (۳) آیت (۱۳ و ۹ تا ۱۲)

(۱۴) کتاب حجی نبی علیہ السلام

(۱۰۵) کتاب حجی باب (۲) آیت (۹ تا ۶) (۱۰۶) کتاب حجی باب (۲) آیت (۲۱ و ۲۲)

(۱۵) کتاب ذکر یا علیہ السلام

(۱۰۷) کتاب ذکر یا علیہ باب (۱) آیت (۷ تا ۱۱) (۱۰۸) کتاب ذکر یا علیہ باب (۱) آیت (۱۶ تا ۲۱)

(۱۰۹) کتاب ذکر یا علیہ باب (۲) آیت (۱۰ تا ۱۳) (۱۱۰) کتاب ذکر یا علیہ باب (۳) آیت (۶ تا ۹)

(۱۱۱) کتاب ذکر یا علیہ باب (۴) آیت (۷ تا ۱۱) (۱۱۲) کتاب ذکر یا علیہ باب (۶) آیت (۱ تا ۸)

(۱۱۳) کتاب ذکر یا علیہ باب (۸) آیت (۲ تا ۴) (۱۱۴) کتاب ذکر یا علیہ باب (۹) آیت (۹ تا ۱۰)

(۱۱۵) کتاب ذکر یا علیہ باب (۱۲) آیت (۱۳ تا ۱۱) (۱۱۶) کتاب ذکر یا علیہ باب (۱۳) آیت (۷ تا ۹)

(۱۱۷) کتاب ذکر یا علیہ باب (۱۴) آیت (۵ تا ۱۱)

(۱۶) کتاب ملاکی علیہ السلام

(۱۱۸) کتاب ملاکی باب (۳) آیت (۵ تا ۱۱)

(۱۷) متی کی انجیل

(۱۱۹) متی کی انجیل باب (۳) آیت (۱ تا ۱۲) (۱۲۰) متی کی انجیل باب (۳) آیت (۱۳ تا ۱۷)

- (۱۲۶) متی کی انجیل باب (۱۱) آیت (۲ تا ۴) (۱۲۲) متی کی انجیل باب (۱۱) آیت (۱۵ تا ۱۷)
 (۱۲۳) متی کی انجیل باب (۱۹) آیت (۳۰) (۱۲۴) متی کی انجیل باب (۲۰) آیت (۱ تا ۱۶)
 (۱۲۵) متی کی انجیل باب (۲۱) آیت (۳۳ تا ۴۴) (۱۲۶) متی کی انجیل باب (۲۲) آیت (۱ تا ۱۳)
 (۱۲۷) متی کی انجیل باب (۲۳) آیت (۳۹ تا ۴۹) (۱۲۸) متی کی انجیل باب (۲۴) آیت (۱)

(۱۸) یوحنا کی انجیل

- (۱۲۹) یوحنا کی انجیل باب (۵۲) آیت (۳۹ تا ۴۸) (۱۳۰) یوحنا کی انجیل باب (۱۲) آیت (۴ تا ۳۹)
 (۱۳۱) یوحنا کی انجیل باب (۱۳) آیت (۱ تا ۸) (۱۳۲) یوحنا کی انجیل باب (۱۴) آیت (۱ تا ۲۵)
 (۱۳۳) یوحنا کی انجیل باب (۱۵) آیت (۲۶ تا ۴۷) (۱۳۴) یوحنا کی انجیل باب (۱۶) آیت (۱ تا ۱۵)

(۱۹) مکاشفات یوحنا

- (۱۳۵) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۱ تا ۷) (۱۳۶) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۸ تا ۱۱)
 (۱۳۷) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۱۲ تا ۱۷) (۱۳۸) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۱۸ تا ۲۹)
 (۱۳۹) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۱ تا ۶) (۱۴۰) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۷ تا ۱۳)
 (۱۴۱) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۱۴ تا ۱۸) (۱۴۲) مکاشفات یوحنا باب (۱۰) آیت (۱ تا ۷)
 (۱۴۳) مکاشفات یوحنا باب (۱۱) آیت (۱ تا ۱۸) (۱۴۴) مکاشفات یوحنا باب (۱۲) آیت (۱ تا ۵)
 (۱۴۵) مکاشفات یوحنا باب (۱۳) آیت (۱ تا ۱۳) (۱۴۶) مکاشفات یوحنا باب (۱۹) آیت (۱ تا ۲۱)
 (۱۴۷) مکاشفات یوحنا باب (۲۰) آیت (۱ تا ۳) (۱۴۸) مکاشفات یوحنا باب (۲۱) آیت (۳ تا ۸)

(۱۱) قبل از انکه بشارات مندرکہ بیان کی جائیں اور انکی تفسیر لکھی جائے اسکی ہی سخت ضرورت ہے کہ کسقدر تاریخی حالات
 مہیوط آدم علیہ السلام سے حضرت داؤد علیہ السلام تک مختصر تاریخی حالات

بیان کئے جائیں جن سے بشارات بخوبی سمجھ میں آسکیں لہذا مختصر طور پر تاریخی حالات بیان کیے
جسے قرین جوہرہ میں کہتے ہیں شریعت کی کتاب پیدائش کے باب پنجم ویازدہم سے زمانہ ولادت
نبی آدم بہ حساب خنین، مہبوط آدم علیہ السلام اور ان کی عمرین حسب تفصیل ذیل ثابت
ہوتی ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت
ابراہیم علیہ السلام تک نبی آدم کے نین
ولادت اور ان کی عمرین۔

مہبوط علیہ السلام کے بعد

سال	۹۳۰	(۱) حضرت آدم علیہ السلام۔
ایضاً	۹۱۳ سال	(۲) حضرت شیت علیہ السلام
ایضاً	۹۰۵	(۳) انوش۔
ایضاً	۹۱۰	(۴) قینان۔
ایضاً	۸۹۵	(۵) مملائیل۔
ایضاً	۹۶۲	(۶) یارو۔
ایضاً	۳۶۵	(۷) حنوک۔
ایضاً	۹۶۹	(۸) موسیٰ۔
ایضاً	۷۷۷	(۹) ملک۔
ایضاً	۹۵۰	(۱۰) نوح۔
ایضاً	۶۰۰	(۱۱) سام۔
ایضاً	طوفان۔
ایضاً	۳۳۸	(۱۲) ارفکسد۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک
بنی آدم کے سینوں ولادت اور انکی عمریں۔

ہبوط آدم علیہ السلام کے بعد۔ کل عمر

(۱۳) ساج	۱۶۹۱ سال	۴۳۳	ایضاً
(۱۴) ربیع	۱۷۲۱	۴۶۳	ایضاً
(۱۵) فلج	۱۷۵۵	۴۹۹	ایضاً
(۱۶) رعو	۱۷۸۵	۵۲۹	ایضاً
(۱۷) سرج	۱۸۱۶	۵۶۰	ایضاً
(۱۸) نخور	۱۸۴۷	۵۹۱	ایضاً
(۱۹) تاج	۱۸۷۷	۶۲۱	ایضاً
(۲۰) ابراہیم علیہ السلام	۱۹۹۷		

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں جس کو ظاہر ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہبوط آدم علیہ السلام سے (۱۹۹۷) سال کے بعد پیدا ہوئے جو زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

ولادت سے (۲۳۸۴) سال قبل کا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے (۲۹۵۸)

سال ماقبل کا ہے آپ کی دو بیویاں تھیں ایک ”سره“ دوسری ”ہاجرہ“ پہلے حضرت ہاجرہ کے

بطن سے ۲۰۳۵ ہبوط میں حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے پھر حضرت سرہ کے بطن سے

۲۱۴۹ ہبوط میں حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت

عیسیٰ علیہ السلام سے (۲۳۸۴) سال قبل اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے (۲۹۱۹)

سال ماقبل پیدا ہوئے اور حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (۲۲۳۱)

سال قبل اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے (۲۸۰۵) سال قبل پیدا ہوئے۔ اور

(۲۲۳۱) سال میں حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بکثرت

سلاطین اور انبیاء علیہم السلام پیدا ہوئے اس نسل میں اخیر مغیرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے جنکے بعد سے پہر کوئی نبی اس نسل میں نہیں پیدا ہوا۔ علی ہذا خیر بادشاہ صد قیام تھا جسکے بعد کوئی بادشاہ اس نسل میں نہیں ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہم السلام کے چھوٹے صاحبزادے کی نسل میں تو یکبشر ت سلاطین ہوتے رہے اور انبیاء علیہم السلام بھی مبعوث ہوتے رہے۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع سماک کوئی نبی حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل میں نہیں پیدا ہوا۔ آپ کی نسل میں صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اڑاٹھا گیا ہے (۵۴۱) سال بعد پیدا ہوئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادوں کی نسل میں بعض انبیاء علیہم السلام کا ظہور
 حضرت اسحاق علیہ السلام کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام ۲۱۰۹ سال قبل از ولادت مسیح علیہ السلام میں پیدا ہوئے گویا (۳۴۷) سال قبل از ولادت مسیح علیہ السلام
 اُن کے بارہ صاحبزادے حسب تفصیل ذیل ہوئے۔

(۱) یہودا۔ (۲) محزون (۳) یوسف (۴) زیا لون (۵) لاوی (۶) حرقان (۷) بنیامین (۸) اشرفا۔ (۹) بعباد (۱۰) دان (۱۱) ہاد (۱۲) روکیل۔

جن میں سے "لاوی" کی نسل میں ایک عظیم الشان نبی مبعوث ہوئے۔ لاوی کے فرزند فاہیت تھے اُنکے فرزند "عمران" جنکے دو فرزند تھے۔ ایک حضرت موسیٰ اور ایک حضرت ہارون یہ دونوں بہت بڑے انبیاء تھے ۲۶۳۳ سال پہلے حضرت ہارون اور ۲۶۳۴ سال پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے جو نہایت عظیم الشان پیغمبر تھے اور جنکے زمانہ میں تھا عجیب و غریب امور ظاہر ہوئے جن کی نظیر انبیاء بنی اسحاق میں مطلقاً نہیں ہے آپ پر تو ریت شریف نازل ہوئی۔ آپ کی ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے (۱۰۴۶) برس قبل اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کی ولادت باسعادت سے (۲۴۲۰) سال قبل واقع ہوئی نبی اسحاق میں جیسے بنی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوئے تھے۔ ویسے ہی عظیم الشان

نبی بنی اسرائیل میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے گو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد
حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ تک نبی یعقوب میں اکثر انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے۔
لیکن زیادہ مشہور انبیاء حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت یثوع علیہ السلام - ۲۹۸۲ء میں آپ پیدا ہوئے اور ۲۹۸۳ء میں آپ نے
انتقال فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے
بعد سے جو ۲۵۴۷ء میں واقع ہوا۔ آپ نبی ہوئے۔

(۲) شموئیل ایضاً ایضاً ۳۰۰۰ء میں آپ نبی ہوئے۔

(۳) انبیاس علیہ السلام مابین ۳۰۰۵ء و ۳۰۰۴ء آپ نے حضرت الیسع کو اپنا
قائم مقام کیا اور آپ بگولے میں غائب ہو گئے۔

(۴) الیسع علیہ السلام ۳۰۰۵ء میں پیدا ہوئے اور ۳۰۰۴ء میں انتقال فرمایا
آپ کی عمر (۴۰۲) سال کی تھی۔

(۵) الوب علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سے حضرت
داؤد علیہ السلام کے وقت تک کی مختصر واقعات حسب ذیل ہیں۔

حضرت یوشع بن نون جو حضرت موسیٰ کے خادم تھے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے بعد پیغمبر کیا اور ان پر اپنا کلام اتارا اور ان کے احوال کی کتاب مجموعہ عتبات
میں شامل ہے حضرت یوشع نے کنعان کا ملک فتح کیا اور اس ملک کے بہت کافرین کو قتل کیا
اور بہت سے شہر فتح کئے اکتیس بادشاہوں کو قتل کیا اور بہت سے ملک جنگی فتح کا وعدہ
تہا باقی رہے کہ حضرت یوشع کو اللہ تعالیٰ نے دنیا سے اٹھالیا اگر کوئی یہودی یا نصرانی دھوکا دیکو
کہ جبریل پیغمبر کو قورات میں موسیٰ کے ماتہ بیان فرمایا ہے وہ حضرت یوشع میں کیونکہ انہوں نے

اسرائیلیوں کے دشمنوں کو قتل کیا اسکا جواب یہ ہے کہ تورات میں پہلے بہت طویل یہ بیان ہے کہ پہلے بہت اسرائیلی لوگ بت پرستی کریں گے پھر اون پر بت پرستوں کی وجہ سے بڑی بڑی مصیبتیں آئیں گی اور ان کے بادشاہ کو اور ان کو بت پرست لوگ اپنے ملک میں پکڑ لے جائیں گے اور دور سے ایک فوج آئیگی جن کی زبان نہ سمجھی جائیگی وہ بہت بڑی تباہی کریں گے تب بت پرستوں سے بدلہ لیا جائیگا اور سب قوموں میں ایمان پہلے گا پس حضرت یوشع سے پہلے اسرائیلیوں پر وہ مصیبتیں نہیں آئیں اور حضرت یوشع کے جہاد کی بدولت اور قوموں میں ایمان پہلا یہ خیر انکی نہیں ہو سکتی حضرت یوشع کے بعد کا احوال جس کتاب میں ہے وہ موسوم ہے کتاب قاضیوں ہے اور مجسمہ محمد عتیق میں شامل ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت یوشع کے بعد اسرائیلیوں نے ملک کنعان کے بہت شہر فتح کئے مگر بعض بعض کا فرونگواؤں ملک سے نہیں نکالا بلکہ اون سے صلح کر لی اور اون سے محصول مقرر کر لیا یہ بات تورات کے برخلاف تھی تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فشتہ آیا اور یہ پیام اللہ تعالیٰ کا لایا کہ میں نے تو کہا تھا کہ تم اس زمین کے رہنے والوں سے عہد نہ باندھو اور ان کی قربانی کے مقامات کو ڈھادو مگر تم نے میرا کتنا مانا لہذا میں ان کو تباہ آگ سے دفع نہ کروں گا بلکہ وہ تمہارے پسلیوں کی کاٹنے اور ان کے معبود تمہارے لئے پندے ہونگے یعنی بت پرستی میں گرفتار ہو جاؤ گے انکی صحبت کا اثر ہو جائیگا اور انکو نہ نکالنے کا نتیجہ ہو گا اسرائیلی لوگ اس بات کو سن کر چلا چلا کر روئے جب تک حضرت یوشع کے دیکھنے والے لوگ زندہ تھے تب اسرائیلی لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہے جب وہ لوگ مر چکے اور ان کے بعد اور لوگ پیدا ہوئے جو اللہ تعالیٰ کو بھول گئے اور اس ملک کے بت پرستوں کے بتوں کو پوجنے لگے بعل اور عستارات کو پوجنے لگے تب اللہ کا غضب اسرائیلیوں پر پڑ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پاس کے کاذبوں کو اور پرغالب کرویا دشمنوں نے انکو لوٹنا

بشرع کیا تب خداوند تعالیٰ نے اپنی رحمت سے

قاضیوں کو ان آفات کے دفعیہ کے لئے قائم کیا اونہوں نے اونکو دشمنوں کے ہاتھ سے چٹرایا اگر اونہوں نے اونکے کہنے سے یہی بت پوچھا نہ چھوڑا جب تک وہ جیتے رہے تب تک اون کو دشمنوں سے چٹراتے رہے جب وہ مر گئے یہ اور زیادہ بت پوچھنے لگے۔ اونہوں نے بت پرستوں کی بیٹیوں سے نکاح کئے اور اپنی بیٹیاں اونکے بیٹوں کو دین اور اونکے بتوں کو دے جاتا تب اللہ تعالیٰ نے اسرائیلیوں کو کوشن ہر شعا انکیم بادشاہ کے قبضہ میں کر دیا آٹھ برس تک اوس کی غلامی کرتے رہے پھر اسرائیلیوں نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی اللہ تعالیٰ نے

عیسیٰ ایل کو جو ترکے فرزند تھے اونکی نجات کے لئے قائم کیا اور وہ اسرائیل کا حاکم ہوا اور لڑائی کے لئے نکلا اور اوس بادشاہ پر غالب ہوا اور اوس ملک میں چالیس برس تک امن رہا۔

اس کے بعد عیسیٰ ایل مر گیا پھر اسرائیلیوں نے گناہ کئے پھر اللہ تعالیٰ نے مواب کے بادشاہ عجلیون کو اوس پر غلبہ دیا اوس نے اونہیں مارا اور کجیرون کا شہر لے لیا اسرائیلی لوگ اٹھارہ برس تک اوس کی غلامی کرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اسرائیلیوں سے فریاد کی اللہ تعالیٰ نے **ایہود** کو جو جبرائیل کے فرزند تھے اونکے پٹرائے کے لئے قائم کیا اسرائیلیوں نے اونکی بددعا **عجلون** کے لئے تحفہ بھیجے میں نجات پائی ایہود جا کر دھوکا دے کر عجلیون کو قتل کر کے چلا آیا اور مواب کے دس ہزار کے قریب لوگ قتل کئے اور مواب اسرائیلیوں کے قبضہ میں آیا اوس ملک میں اسی برس امن رہا بعد اسکے

شتمین جو عناث کا فرزند تھا قائم ہوا اوس نے یہوہو فلتینون کو قتل کیا اور اسرائیلیوں کو نجات دلائی جب ایہود مر گیا اسرائیلی لوگ پھر گناہ کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے اون کو کنعان کے بادشاہ یابین کے ہاتھ میں پھنسا یا اوس نے بیس برس تک اسرائیلیوں کو ستایا اسرائیلیوں نے اللہ سے

فریاد کی اوس وقت

دیورہ تعلیمہ اسرائیلیوں کی حاکم تھی اوس کے پاس فیصلے کو گئے اوس نے برق کو جوابی نعم کے فرزند تھے بلا ہیجا اور دونوں مل کر دس ہزار آدمی ساتھ لے کر گئے اور سارے لشکر کو شکست دی بادشاہ مارا گیا اسرائیلی لوگ فتحیاب ہوئے اور چالیس برس ملک مین امن رہا پھر اسرائیلیوں نے گناہ کئے تب اللہ نے اون کو سات برس تک مدینوں کے ہاتھ مین پھنسا دیا مدیانی اور عاملقی اور پورب کے لوگ مدنیوں کے دل کی طرح آتے تھے اور کہتے تھے کوبرا کو جاتے تھے ایک ذرہ خوراک نہ رہتے دیتے تھے پھر اسرائیلیوں نے اللہ سے فریاد کی تب اللہ نے حضرت

جدعون علیہ السلام کو نبی کیا اور انکو حکم دیا کہ اسرائیلیوں کو مدینوں کے ہاتھ سے نجات دلائیں حضرت جدعون نے اپنے باپ یواس کا بت خانہ جس مین بعل کی قربانی ہوتی تھی رات کو ٹوہا دیا جب دن کو خبر ہوئی تو لوگوں نے اون کے باپ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو نکالو تاکہ قتل کیا جائے یواس نے کہا تم بعل کی طرف سے جھگڑتے ہو اور اوسے بچایا چاہتے ہو جو کوئی اوسکی طرف سے جھگڑا کرے گا وہ آج ہی صبح کو مارا جائیگا اگر وہ خدا ہے تو آپ ہی اپنے لئے جھگڑے پھر حضرت جدعون نے تین سو آدمیوں سے مدینوں کو ہلکا دیا اور دوسرا غراب اور ذیب کا سر حضرت جدعون کے پاس آیا پھر حضرت جدعون نے فوج اور غلام کو مدیانی بادشاہ کے لشکر کو مارا اور ان دونوں کو پکڑ کر قتل کیا پھر حضرت جدعون علیہ السلام مر گئے اور انکی لڑائی کا بیٹا۔

ابی ملک اپنے اونترہ بیانیوں کو قتل کر کے سکم کا بادشاہ ہوا اور اوسکا ایک بھائی ہوتا م بیچ رہا تھا اوس نے اوسے بدو عادی کو بکواسی ملک کسی قلعہ پر لڑنے گیا تھا ایک عورت نے چکی کے پاٹ کا ٹکڑا اوس کے سر پر پھینک مارا جس سے اوسکی کپڑی چور ہو گئی اور اوسنے اپنے ایک جوان سے کہا مجھے تلوار سے مارا اوس نے تلوار ماری اور وہ مر گیا اوس کے بعد

تو کُفرِ فرزندِ نواۃ اسرائیلیوں کو نجات دینے اور اوس نے تیس برس حکومت کی اور مر گیا۔
اوس کے بعد

جلعناوے یا میر حاکم ہوا۔ اوس نے بائیس برس حکومت کی جب وہ مر گیا تب اسرائیلی لوگ
گناہ کرنے لگے اور اونہوں نے بعلین اور عسارات اور آرام کے بتوں اور موبوں اور عمونیوں
کے سوا فلسطینیوں کے بتوں کو پوجا اور خدا تعالیٰ کو بالکل بھول گئے تب اللہ تعالیٰ نے فلسطینیوں
اور بنی عمون کے ہاتھوں میں اونہیں پہنسا دیا اور اونہوں نے اُس سال سے سارے
اسرائیلیوں کو چاروں دن کے پار عمونیوں کے ملک میں اور جلعادین تھے اونہیں اٹھارہ برس تک
شدت سے ستایا اور بہت تنگ کیا اور عمونیوں نے ارون کے پارہو کے یہود اور بنیامین
اور افرایم کے گھرانے سے جنگ کی یہاں تک کہ اسرائیلی بہت تنگ آئے تب اسرائیلیوں نے
اللہ تعالیٰ سے فریاد کی اور بتوں کو پھینک دیا۔

اقتراح ایک شخص بڑا بہادر تھا اور سکوسا تہ لیا اور عمونیوں کو شکست دی پھر بنی افرایم اسرائیلیوں
کا ایک فرقہ اس نے نکلا افتاح نے اون میں کے بیالیس ہزار آدمی قتل کئے افتاح نے
پھر برس حکومت کی پھر مر گیا اوس کے بعد

ابصان بنیت لحمی اسرائیلیوں کا حاکم ہوا وہ سات برس حاکم رہا پھر مر گیا اوس کے بعد
زبولوئے ایلون دس برس حاکم رہا پھر مر گیا پھر

عبدون نے آٹھ برس حکومت کی اور مر گیا پھر اسرائیلیوں نے بدکاری کی اللہ تعالیٰ
نے انکو چالیس برس تک فلسطینیوں کے ہاتھ میں رکھا اور ان کے گھرانے میں نسوج نامی ایک
شخص تھا اوس سے

شمسون پیدا ہوا اوس سے فلسطیوں سے بڑی بڑی زور آزمائیں کیں (۲۰) برس
اسرائیلیوں کا قاضی رہا آخر اوس نے بدو عادی کر مجھے فلسطیوں کے ساتھ مزاج بول ہے

بہت سے فلسطینی مکان میں دب کمر گئے اون کے ساتھ وہ بھی مگر اسرائیلیوں میں سے بعض لوگوں نے نبت پوچھے مدت تک اون میں کوئی بادشاہ نہ ہوا جس نے جو چاہا سو کیا۔

راعوث کے احوال کی کتاب جو تورات کے مجموعہ میں شامل ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قاضیوں کی ریاست کے وقت میں یہود کے بیت اللحم سے ایک شخص

الی ملک نامی اپنی بیوی اور دو بیٹوں سمیت مواب کے ملک میں جا بسا اوس کے

بیٹوں نے دو موابی بیویاں کیں ایک کا نام عرفہ دوسری کا راعوث تھا پھر دونوں شخص مر گئے

جب اون کی ماں وہاں سے پہنچی اوس کی ایک بیوی نے جس کا نام راعوث تھا اوس کا ساتھ

نہ چھوڑا اور کہا جہاں تو رہے گی وہاں میں رہو گی تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا

ہے غرض راعوث بیت اللحم میں آئی اور الی ملک کا ایک رشتہ دار جب کا نام

بوغر تھا اوس نے راعوث سے نکاح کیا اوس کے بیٹا پیدا ہوا۔ اس کا نام

عابد رکھا گیا جو

یہی کتاب کا باب تھا اور یہی حضرت داؤد علیہ السلام کے والد ہیں حضرت شموئل علیہ السلام کی

کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ جب

حضرت شموئل پیغمبر ہوئے تو اسرائیلی لوگ فلسطین سے اڑنے لگے اور اسرائیلیوں

نے شکست کھائی پھر اسرائیلیوں نے اللہ تعالیٰ کے عہد نامے کا صندوق لشکر میں بھیجا

فلسطینوں نے آکر تیس ہزار اسرائیلیوں کو مارا اور اللہ تعالیٰ کے عہد کا صندوق لوٹ کر

لے گئے اور اوس کو لے جا کر اپنے بت خدائے مین رکھا جب اوس شہر کے لوگ بہت سے

مر گئے تب اوس صندوق کو دوسرے شہر میں لے گئے۔ وہاں بھی بکثرت لوگ مر گئے تب

اوس صندوق کو رحہ پر لا دے چھوڑ دیا جس میں گامین لگی ہوئی تین وہ یہی اسرائیلیوں تک

جلی آئیں جنہوں نے صندوق کو یہ مقام پر کریم لے جا کر رکھ دیا صندوق میں ہیں ہیں تک

وہاں رکھا اور سارے اسرائیلیوں نے اللہ کے سامنے فریاد کی حضرت شموئل نے اسرائیل کے سارے گمراہ لے کر کہا کہ اگر تم اپنے دلوں سے اللہ کی طرف پھرتو تو وہ انہیں معبودوں کو اور عمارتوں کو چھوڑ کر دیکھو اور اللہ سے دل لگاؤ اور اس کیلئے کو پوجو جو فلسطینیوں کے ہاتھ سے تمہیں نجات بخشنے گا اور اسرائیلیوں نے بعلین اور عمارتوں کو پسینکدیا اور اکیلے اللہ کو پوجنے لگے اور حضرت شموئل نے وہاں مائگی فلسطی لے کر آئے اللہ نے اسرائیلیوں کو فلسطینیوں پر فتح دی اور فلسطینیوں نے اسرائیل کی سرحد کی طرف پھر صہنہ نہ کیا اور حضرت شموئل کو سارے زمانہ تک فلسطی عاجز رہا اور وہ بستیوں جو فلسطینیوں نے اسرائیلیوں سے لے لیں تھیں عقرون سے لیکے جلت تک اور اونٹ کے نواحی کے گاؤں اسرائیلیوں کو پہرے اور جب حضرت شموئل بوڑھے ہو گئے اسرائیلیوں نے کہا ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیجئے وہ ہماری عدالت کرے اور ہمارے لئے قتال کرے حضرت شموئل نے اللہ کے حکم سے **طالوت** کو بادشاہ کیا جس کا قصہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں بیان فرمایا ہے یہ طالوت بن یامین کی نسل میں تھا طالوت کا نام دس کتاب میں شاول لکھا ہے شاول اور طالوت دونوں کو معنی طویل کے ہیں مولانا جلال الدین سیوطی نے تفسیر در مشور میں ابن اسحاق اور ابن جریر کی کتاب سے ذہب ابن منبہ کی زبانی طالوت کا قصہ لکھا ہے اس میں یہ بھی درج ہے کہ طالوت کا نام سریانی میں شاول ہے حب طالوت کی بادشاہی کے دو برس گزرے تب اس نے تین ہزار اسرائیلی منتخب کئے اور فلسطینیوں کے چوکیداروں کو جو جبہ میں تھے مارا فلسطی بھی ٹانگہ لٹکے تیس ہزاروں کی زمینیں تھیں اور چھ ہزار سوار اور بہت سے لوگ ایسے جیسے دریا کے کنارے کی ریت اللہ نے اسرائیلیوں کو ٹہری فتح دی اور طالوت نے اسرائیلیوں کے ملک پر قبضہ حاصل کیا اور ہر طرف اپنے دشمنوں سے موابیوں میں اور عمونیوں کے ملک میں اور اودم میں اور صوبہ کی مملکتوں میں اور فلسطینیوں کے ملک میں لڑا کیا اور عمارتوں سے بھی لڑا اور اسرائیلیوں کو

اون کے دشمنوں کے ہاتھ سے چڑایا پھر حضرت شمویل نے

حضرت داؤد علیہ السلام پر قیل ملا اور اندکی روح یعنی اللہ کا فیضان اوس دن سے ہمیشہ
داؤد علیہ السلام پر جاری رہا حضرت داؤد اپنے سب بھائیوں میں چھوٹے تھے اور بہت خواہصورت
تھے طاوت کا فلسطیون سے عمر بہت محنت مقابلہ رہا فلسطیون کی لڑائی میں جالوت ایک بڑا پہلوان
بہادر ایسا نکلا کہ اوس سے سب ڈر گئے کوئی اس کا سامنا نہ کر سکا حضرت داؤد اون دنوں میں
لڑنے کے تھے آپ نے اللہ کی قدرت سے جالوت کو قتل کیا فلسطی بھاگے اسرائیلیوں نے
اونہیں رگید اور خوب مارا اور لٹا حضرت داؤد جالوت کا سر لے گئے یروشلم میں آئے
اور حضرت داؤد کی عقلندیان دیکھ دیکھ کر طاوت دشمن ہو گیا اوسکو اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ
یہی میرے بعد بادشاہ ہو جائیں مگر سب اسرائیلی حضرت داؤد سے محبت رکھتے تھے اور طاوت
کا بیٹا یونتن آپ کو جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا اور طاوت کی بیٹی منیکل جو حضرت داؤد کی بیٹی
تھی آپ سے بہت محبت رکھتی تھی طاوت نے کئی بار حضرت داؤد کے قتل کا ارادہ کیا
اللہ تعالیٰ نے ہر دفعہ بچالیا آخر حضرت داؤد اوس کے پاس سے چلے آئے اور عدولام
کی منہاری میں گئے وہاں آپ کے بھائی اور آپ کا سارا گھرانہ اور ساری محتاج اور مصیبت مند
جمع ہوئے حضرت داؤد اون کے سردار ہوئے اون کے ساتھ قریب چار سو آدمی کے ہو گئے
اور طاوت کو یہ خبر پہنچی حضرت داؤد کو خبر ہوئی کہ فلسطی قعیلہ سے لڑتے ہیں اور کملیانوں کو
لوٹتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد سے فرمایا اوتھہ قعیلہ کو اور ترجائین فلسطیون کو تیرے
قابو میں کرو ونگا آپ نے اللہ کے حکم سے اون کے ساتھ جنگ کی طاوت کو خبر پہنچی
اوس نے قعیلہ کا ارادہ کیا حضرت داؤد قریب چھ سو آدمی کے ساتھ وہاں سے چلے گئے
اور بیابان کے بیچ میں مضبوط مقاموں میں رہنا اختیار کیا اور دشت زلیف میں ایک پھاڑ کے
بیچ میں ٹھہرے طاوت قتل کے ارادے سے آیا تا آنکہ ایک مقام میں آپ کو فوجیوں

گمیر لیا اور سوقت طاووت پاس ایک قاصد آیا اور کہا جلدی کر اور اپنے تین بیویاں فلسطیون کی
سارے ملک پر حملہ کیا طاووت حضرت داؤد کو چہرہ کر فلسطیون سے لڑنے گیا حضرت داؤد عین
جہدے کے پہنچ مقبوض مقامون میں آٹھیرے طاووت پہنچ آیا ایک مقام میں غار کے اندر
خراغت کرنے لگا گیا اوس وقت داؤد علیہ السلام اوس غار پاس بیٹھے تھے آپ نے اوٹھ کر
طاووت کی چادر کا کونہ چپ کے سے کاٹ لیا اور پہن طاووت کو پکارا اور فرمایا تم ادن لوگوں کی باتوں
پر کیوں التفات کرتے ہو جو کہتے ہیں کہ داؤد تمہارا بدخواہ ہے آج کے دن تمہیں اپنی آنکھوں سے
دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے قابو میں کر دیا تھا اور لوگوں نے مجھے کہا کہ تمہیں مار ڈالوں
پھر میں نے کہا میں اپنے مالک پر ہاتھ نہ چلاؤں گا اللہ کا مسیح ہے یعنی اللہ نے اوسکو بادشاہ
کیا ہے اے میرے باپ دیکھ تیری چادر کا کونہ میرے ہاتھ میں ہے جب میں نے تیری
چادر کا کونا کاٹ لیا تو تیرے مارنے میں کیا وقت تھی لیکن میں نے تجھے نہیں مارا دیکھ میرے
دل میں کسی طرح کی جبریٰ نہیں ہے اور میں نے تیرا کوئی قصور نہیں کیا اور تو مجھے ہلاک کیا چاہتا ہے
اللہ میرا تیرا انصاف کیسے اور اللہ تعالیٰ تجھ سے میرا بدلہ لےوے پر میرا ہاتھ تجھ پر نہ اوٹھے گا
طاووت نے کہا میرے بیٹے داؤد تیری آواز ہے اور بلند آواز سے رویا اور کہا تو مجھ سے
زیادہ چہا ہے تو نے مجھے اچھا بدلہ دیا اور میں نے تجھے بدلہ دیا اللہ تجھ کو اچھا بدلہ دے
اب میں جانتا ہوں کہ تیرا بدشاہ ہوگا تو خدا کی قسم کہا کر کہ کہ میں تیرے بعد تیری نسل کو ہلاک نہ کروں گا
حضرت داؤد نے قسم کھائی اور طاووت چلا گیا حضرت داؤد اور اون کے ہمراہی پناہ کی جگہ پہنچا
اور حضرت نمویل علیہ السلام نے انتقال فرمایا اور زلیخ کے لوگ جب عین طاووت کے پاس
آئے اور کہا کہ داؤد حسیلہ کے پہاڑ میں چہا ہوا ہے طاووت پہنچ آیا حضرت داؤد اس کے
سوتے تین اوٹھ کے پاس آئے اوس کا نیزہ سر پہنے رکھا تھا حضرت داؤد نے نیزہ اوٹھا لیا اور
چلے آئے اور پہاڑ پر سے اس کے ایک رفیق کو پکارا جب طاووت کو خبر ہوئی تب حضرت داؤد نے

کہا کیون میرا دشمن ہوا ہے میں نے تیرا کیا قصور کیا ہے طاوت نے کہا اسے میرے بیٹے
 داؤد پہر کہ میں تجھے پھر نہ ستاؤں گا میں نے حماقت اور نہایت بڑی خطا کی حضرت داؤد نے
 فرمایا یہ تیرا نیا ہے سو بہادر و نرین سے ایک آکے او سے لے جاوے طاوت نے
 کہا تو مبارک ہے اسے میرے بیٹے داؤد کو بڑے بڑے کام کر گیا اور تو فتح مند رہی ہو گا
 یہ حضرت داؤد چلے گئے اور طاوت اپنے مکان کو واپس چلا گیا یہ حضرت داؤد نے کہا
 کہ طاوت مجھے ایک دن ہلاک کرے گا بہتر یہ ہے کہ فلسطیون کے ملک میں جاؤں
 آپ چہ سو جوالون کو لے کر جات کے پادشاہ محوک کے بیٹے کیس کی طرف گذر لکیں
 شہر صقلیہ آپ کو دیدیا آپ نے اپنے ہمراہین کو لیکے جسور اور جزرا اور عمالیق کے لوگوں پر
 حملہ کیا کہ جسور کی حسرت سے سر کے سوائے تنک قدیم سے بستے تھے آپ نے اونکی زمین کو ویران
 کیا ان کے زن و مرد کو جیتا نہ چھوڑا یہ لکیس پاس تشریف لائے یہ حضرت داؤد اپنے شہر صقلیہ
 سے باہر گئے اور عمالیقی نے صقلیہ پر چڑھائی کی اور انہوں نے صقلیہ کو لٹا اور آگ سے بھونک دیا اور
 عورتوں کو قید کیا جب حضرت داؤد شہر میں آئے آپ کو اُس دن اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اونکا
 پیچھا کر کہ تو یقیناً اون تک پہنچے گا اور بے شک اون سے چھڑا لیا آپ نے چاہے سو جواں
 ساتھ لئے اور زبا کر اون سب کو قتل کیا چار سوا دن میں کے بہاگ نکلے حضرت داؤد صقلیہ میں
 آئے اور فلسطی جو تھے وہ اسرائیلیوں سے لڑتے تھے اور اسرائیلی بیاد فلسطیون و طاوت کو اور
 او کے بیٹوں کو قتل کیا کتنے اسرائیلی بستیان چھوڑ کر بہاگ نکلے اور فلسطی آئے اور وہاں بسے حضرت
 داؤد کو یہ خبر پہنچی آپ نے طاوت کا اور اسکے بیٹوں کا بہت عزم کیا انھیں عالم الزم نہ تلی میں ایک بڑی ہوائت
 لکھی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ بالآخر طاوت شرمندہ ہوا اور بہت رویا کیا آخر کو ایک عورت
 او سکولی جو اللہ تعالیٰ کا اہم اعظم جانتی تھی وہ او کو حضرت شموئیل کی قبر لگی اور وہاں او س نے
 دعا کی پھر اوس نے حضرت شموئیل کو پکارا آپ قبر سے نکلے طاوت نے پوچھا کہ میرے لئے

تو یہ ہے آپ نے فرمایا کہ بادشاہی چوڑے اور تواور تیری بیٹی اللہ کی راہ میں لڑیں پھر تیرے بیٹے تیرے سامنے قتل ہوں پھر تو لڑے یہاں تک کہ قتل کیا جاوے طالوت نے ایسا ہی کیا پہلے اوس کے بیٹے لڑ کر قتل ہوئے پھر وہ لڑا اور قتل ہوا اور لوگوں نے حضرت داؤد کو اپنا پادشاہ کیا حضرت داؤد کے احوال کی کتاب میں مندرج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو حکم دیا کہ جبرون کو جا آپ جبرون کو گئے قوم یہود اٹے آکر آپ پر تیل ملا کہ آپ قوم یہود کے بادشاہ ہوں اور طالوت کا بیٹا ایلیش یوشیت باقی اسرائیلیوں کا بادشاہ ہوا اوس نے دو برس بادشاہت کی اور حضرت داؤد نے جبرون میں نبی یہود ابرسات برس چھ مہینے حکومت کی ایلیش یوشیت کے لشکر کی حضرت داؤد کے لشکر سے لڑے اور انہوں نے شکست کھائی ایک مدت تک دونوں گمراہوں میں جنگ رہی حضرت داؤد کی دن بدن قوت بڑھتی گئی اور طالوت کا گمراہی ناست ہوتا گیا۔

ادون لوگوں میں کا ایک شخص پوشیدہ حضرت داؤد سے مل گیا اور اوس نے اسرائیلیوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد کے حق میں فرمایا ہے کہ میں اپنے بندے داؤد کی معرفت اپنے لوگوں میں اسرائیل کو فلسطین کے ہاتھ سے اور ان کے سب دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں گا آخر کو ایلیش یوشیت کو اوس کے ایک دشمن نے قتل کیا اور اسرائیلیوں کے سارے فرقے جبرون میں حضرت داؤد پاس آئے اور انہوں نے آپ کے سر پر تیل ملا کہ آپ اسرائیلیوں کے بادشاہ ہوئے آپ جب سلطنت کرنے لگے تب آپ کی عمر تیس برس کی تھی اور چالیس برس آپ نے سلطنت کی جبرون میں سات برس چھ مہینے نبی یہود ابرسات کی اور یروشلم میں سارے اسرائیلیوں اور یہود اپنے تئیں تیس برس اور اپنے ہمراہیوں سمیت یروشلم کی یوشیون کے پاس گئے جو اوس ملک میں بستے تھے صیہون کی گڑھ تھی پھر قبضہ کر لیا اور آپ نے اُس کا نام داؤد کا شہر رکھا اور اپنے بھائی کے گروا گرو اور اوس کے اندر کائنات بنا کر تب صور کے بادشاہ حیرام نے سرو کی لکڑی اور بڑھئی اور سنگتراش المپیون کے ساتھ حضرت

داؤد کے پاس پہنچاے اور انہوں نے آپ کے لئے محل بنایا اور فلسطین میں نے حملہ کیا اور اس لئے
 نے آپ سے فرمایا چڑھ جائیں بے شک فلسطین کو تیرے ہاتھ میں کر دوں گا آپ اپنی فوجیں
 میں آئے وہاں انہیں دارا فلسطی اپنے بہت چوڑے پہاڑوں پر بنوے جن کو جلادیا فلسطی پہر چڑھے پہر
 آپ نے جمیعہ سے لے کر جہرز کے داخل تک اور انہیں قتل کیا یہ حضرت داؤد و اللہ کے صندوق
 انبیاء تک کے گھر سے جو جمع میں تھا نکال لاسے اور جالی عابد دوم کے گھر میں عین میں تک
 رکھا بعد اسکے حضرت داؤد اپنے شہر میں لائے اور اوکو نیمہ میں رکھا اور اس صندوق کے لئے
 تمام مقرر کے تاکہ اس کا ذکر اور تعریف کیا کریں اور انکو وہ گیت سکھایا جو تاریخ کی پہلی کتاب کے
 سولہویں باب میں مندرج ہے پھر حضرت داؤد کے حال کی کتاب سے
 لکھا جاتا ہے کہ حضرت داؤد نے فلسطین کو فتح کیا اور ان کو عابد
 کر دیا۔ اور عابد کے لوگوں کو مارا اور بتیرون کی جان بخشی کی عبادی آپ کے غلام بنے
 اور تحفے لائے اور حضرت داؤد نے صوبہ کے بادشاہ بن زحوب بدو غر کو بھی مار لیا جب وہ
 منہ فرات پر قبضہ کر لے گیا اور ان میں سے بہتوں کو قید کر لیا اور جبکہ دمشق کے ارارے
 صوبہ کے بادشاہ ہدو غر کے ملک کو آئے تو حضرت داؤد نے ان میں سے بائیس ہزار
 آدمی قتل کئے اور ان پر چوکیاں بٹھلائیں پس ارارے بھی حضرت داؤد کے غلام ہو گئے
 اور تحفے لانے لگے حضرت داؤد دیر و سلم میں آئے اور حماہ کے بادشاہ توغی نے آپ کو فتح
 کی مبارکباد کھلا بھیجی اور حضرت داؤد اٹھارہ ہزار آدمی قتل کئے کہ ان میں مار کے
 پلٹ آئے اور تمام آدمی مشہور ہوئے اور دوم میں چوکیاں مقرر کیں اور سارے آدمی آپ کے
 غلام ہو گئے اور آپ سارے اسرائیل کے بادشاہ ہوئے بعد اسکے بنی عمون اور ارمی بل کر
 لڑے آئے انہوں نے شکست کھائی پھر ارمی جمع ہو کر حلام میں آئے حضرت داؤد
 اسرائیلیوں کو لے کے ارون پاراوترے اور حلام تک آئے اللہ نے وہاں بھی حضرت

داؤد کو فتح دی ارمیون نے صلح کی حضرت داؤد نے بنی عموں کو قتل کیا اور شہر بہہ لے لیا اور اون کا مال لٹا اور اون لوگوں سے مشقت کرائی پھر آپ لشکر سمیت یروشلم کو پہرے پہرا بی سلوم جو حضرت داؤد کا بیٹا تھا اسرائیلیوں کو اپنے ساتھ تفریق کر کے بادشاہ بن بیٹھا اور حضرت داؤد سے لڑا اور افرائیم کی بن میں لڑائی ہوئی اسرائیلی لوگ حضرت داؤد کے لشکر سے مارے گئے بیس ہزار آدمی قتل ہو گئے تمام ملک میں جا بجا قتال ہوا ابی سلوم مانا گیا حضرت داؤد کو سنکر بہت غم ہوا سامے اسرائیلیوں نے آپ کو چھوڑ دیا سبع بن نگری کے تابعدار ہوئے مگر بنی یہود آپ کے تابعدار رہے آپ نے لشکر بیجا سبع کا سر کاٹا گیا اور فلسطی اسرائیلیوں سے پہر لڑے حضرت داؤد نے اون پر فتح پائی۔

(۱۳) حضرت یہووالی نسل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے (۶۲۲) سال کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نبی پیدا ہوئے جسے جن کا ذکر قبل ازین تفصیل کے ساتھ ہو چکا ہے اور جن کا

حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت سی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تک
کے مختصر حالات۔

ظہور حضرت یہودا کی گیا یہوین پشت میں ہوا تھا داؤد کا سلسلہ نسب حسب تفصیل ذیل ہے۔

(۱) حضرت یہودا (۲) فارض (۳) حصروم (۴) آرام (۵) عمینذاب (۶) نخون (۷) ستمون (۸) بوغوراحب (۹) عوبید (۱۰) لیتی (۱۱) حضرت داؤد علیہ السلام۔

حضرت سلیمان علیہ السلام آپ پرنور شریف "مازل ہوئی اور ۳۵۹۱ھ میں آپ نے انتقال کے حالات۔ فرمایا۔ اور آپ کے فرزند

حضرت سلیمان علیہ السلام آپ کے جانشین ہوئے جو آپ کی مانند نبی ہی تھے اور بادشاہی ایسے تھے کہ آپ کی مانند ہر کوئی بادشاہ نہیں ہوا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو چاہے مانگ میں تجھے دوں گا آپ نے عرض کیا کہ اپنے بندے کو ایسا دل عنایت کر کہ وہ لوگوں کی عدالت کرے تاکہ میں نیک و بد میں امتیاز کروں یہ بہت

اللہ تعالیٰ کو پسند آئی فرمایا کہ میں نے محمد کو عقل مند دل بخشا کہ جسنا تجھ سے پہلے تمنا تیرے بعد
 اور محمد کو میں نے دولت اور عزت بھی دی کہ بلو شاہوں میں تمام کوئی تیرا مثل نہ ہوگا پس حضرت سلیمان
 ساری مملکتوں پر سلطنت کرتے تھے نہ قزاق سے لے کر فلسطین کے ملک تک اور مصر کی
 سرحد تک سب کے سب آپ کو تحفے دیتے تھے اور جب تک آپ زندہ رہے آپ کی خدمت نگداری
 کرتے تھے تھے دریا کے پار قلعہ سے لے کر عذرا تک ان سارے بادشاہوں پر جو دریا کے اس طرف
 بستے آپ فرمانبردار تھے اور ان سب سے جوانوں کے گرد اگر وہ تھے صلح رکھتے تھے اور نبی
 یسوع اور بنی اسرائیل میں سے ہر شخص اپنے ناک اور انجیر کے درخت کی چھاؤں میں ان سے لیکر
 بیکر سچ تک سلامت بیٹھا رہا جب تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام زندہ رہے اور پھر ان کے
 بادشاہ سے رام نے آپ کے پاس اپنے خادم بھیجے اور حیرام تمام عمر حضرت داؤد کا دوست
 رہا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حیرام کو کھلا بھیجا کہ تو جانتا ہے کہ میرا باپ داؤد خداوند اپنے
 خدا کے نام کے لئے ایک گہر نہ بنا سکا ہر طرف اڑتا رہا یہاں تک کہ خداوند نے ان سب کو اس کے
 قدموں تلے کر دیا اور اب خداوند میرے خدا نے محمد کو ہر طرف سے جین دیا ہے کہ کوئی میرا
 دشمن ہے اور نہ کوئی مجھے چھوٹ سہ میرا قصد ہے کہ خداوند اپنے خدا کے نام کا ایک گہر بناؤں
 جیسا کہ خداوند نے میرے باپ سے فرمایا تھا کہ تیرا بیٹا جس کو میں تیری جگہ تیرے تخت پر بیٹھاؤں گا
 وہی میرے نام کا گہر بنا دے گا پس تو حکم دے کہ میرے لئے لبنان سے سرو کے ٹیکے کاٹیں اور
 میرے ملازم تیرے ملازموں کے ساتھ رہیں گے اور جو تختانا تو فرار کرے گا تیرے ملازموں کو
 دیا جائیگا ہمارے ہاں ایسا کوئی نہیں ہے جس کی دانش ٹیکر ٹیکے میں حیدرانیوں کے
 مانند ہو حیرام یہ پیام سن کر بہت خوش ہوا اور بولا کہ آج کے دن خداوند حمد کے لائق ہے کہ اور سنے
 داؤد کو ایسا عقل مند بنایا جو ایسے بڑے گروہ کا حکم ہے حیرام نے کھلا بھیجا کہ میں میری خواہش
 کے موافق سرو لو صنوبر کے درخت کٹواؤں گا اور جہاں تو کہے گا پہنچاؤں گا تو میری خوشی کے

موافق سیرے ذکر و نکر و پیر و پیر جو پس حیرام نے سرو اور صنوبر کے درخت دے آپ نے حکم دیا کہ بڑے بڑے نخیس تہتر لشکے لاوین تک لگ کر کیوٹ والی جاسے اور زمین مصر سے بنی اسرائیل کے نکلنے کے بعد چار سو اسی برس گذرے تھے کہ حضرت سلیمان کی سلطنت کے چوتھے سال ایسا ہوا کہ آپ نے اٹھ لاکھ بنا کر شروع کیا جو گھر آپ نے امد کے لئے بنایا اور اس کا طول ساٹھ ہاتھ اور عرض بیس ہاتھ اور بلندی اوس کی تیس ہاتھ تھی اور اوس گھر کی ہیکل کے سامنے ایک اُسا بنا یا جس کا طول بیس ہاتھ تھا مگر کی عرض کے برابر اور عرض اُس کا گھر کے سامنے کی طرف دس ہاتھ تھا اور گھر کی دیوار سے لگے ہوئے چوڑی گردن دار دو بنا دئے اور چیت سرو کے شہتیزین اور تختوں سے پانی ڈال کر گھر کے اندر خالص کندن کا ملبع کیا اور دیواروں پر سرو کے تختے لگائے اور امام گاہ یعنی قدس الاقدس یعنی بہت بڑا پاک مکان جو تھا اوس میں ہی تختہ بندی کی اور امام گاہ جو تھا اسے اندر گھر کے چپے میں طیار کیا تاکہ اللہ کے عہد کا صندوق اس میں رکھا جاوے اور امام گاہ کے باہر اس سولے کی زنجیروں کے آس پاس ایک اوٹ بنائی اور اوس پر سونا لگایا اسی طرح تمام گھر پر سولے کا ملبع کیا اور امام گاہ کی طرف جو درج یعنی قربانیکا مقام تھا اوپر ہی تمام سولے کا ملبع کیا اور دیواروں پر کجور وں اور سوسن اور کلمے ہوئے پہلوں کی طرح رنگارنگ کے نقش بنوائے اور فرش پر سونا لگایا چوتھے سال شروع کیا گیا کہ ہر سال تمام کیا سات برس میں بنایا اور آپ نے امد کے گھر کے لئے سب غروف یعنی برتن بھی سولے کے بنائے اور خداوند کے عہد کا صندوق لاکھ قدس الاقدس میں یعنی اندر کے درجے میں رکھا جب کا بن اور لاوی جو ربوہ وغیرہ لئے کھڑے تھے اللہ کی حمد اور شکر گزار سی میں سب کی گویا ایک ہی آواز تھی اور سب سازوں کی آواز امد کی شکر گزار سی میں بلند ہوئی کہ وہ بھلا ہے کہ اوسکی رحمت ابدی ہے تو امد کا گھر ایک بادل سے بھر گیا کہ کاهنوں کو ابر کے سبب طاقت نہ ہوئی کہ کھڑے ہو کر خدمت کریں اس لئے کہ خدا کا گھر خدا کے جلال سے معمور ہو گیا تب حضرت سلیمان نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ میں ابر کی تاریکی میں رہوں گا پھر

حضرت سلیمان نے بہت دعامین مانگین جب دعا ملک چکے آسمان سے آگ اور تری اور سوختنی
 قربانی کو اور بڑی چون کو کما گئی اور اگر اللہ کے جلال سے بہر گیا اور حضرت سلیمان نے بائیس ہزار سیدین
 اور ایک لاکھ بائیس ہزار بیٹروں کو قربانی کے لئے گزرا نا اپنے زمانہ میں بہت شہر بساے اور جو کچھ
 آپ کی تمنا تھی اُسکے بموجب آپ نے یروشلم میں اور لبنان میں اور اپنے ملک کی ساری زمین میں بنایا
 لیکن وہ سارے گروہ جو اموری اور حتی اور قرزی اور حوی اور یبوی سے باقی رہے تھے اور اسرائیلی
 نہ تھے جنہیں بنی اسرائیل فنا نہ کر سکے آپ نے ان سے محصول کے بدلہ کام لیا کہ سال
 بسال چہ سو چہ سٹھ قطار سونا آپ پاس جمع ہوتا تھا سو اس سونے کے جو سوداگر اور اہل تجارت
 اور اہل حرفہ اور عرب کے فوجی کے سارے سلاطین اور ممالک کے حکام آپ کو پہنچاتے
 اور آپ کی دولت اور حکمت زمین کے بادشاہوں سے بہت زیادہ ہوتی اور سارا جہان آپ کا
 مشتاق تھا کہ آپ کا عاقلانہ حکام جانشین آپ کے دل میں ڈالا تھا منین اور ادنیٰ من سے
 ہر ایک سال بسال چاندی اور سونے کے برتن اور پلو شاک اور خوشبو کی اشیا گزرتے تھے کتاب
 دوم تو تاریخ شمولہ عد متیق میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا ادبیت المقدس کی طیار یوں کا حساب اس
 بہت تفصیل کے ساتھ درج ہے ۳۲۵۶ء سے ۳۲۹۱ء تک چالیس سال آپ نے سلطنت
 کی لیکن جب ۳۳۹۱ء میں بوطین آپ نے انتقال فرمایا اور آپ کے فرزند ورحب عام، آپ کے
 جانشین ہوئے تو آپ کے ایک ملازمہ "یارعیام" نے بغاوت کی اور وہ صرف بنی یہوداہ کے
 بادشاہ رہ گئے اور "یارعیام" کو قتل کر کے "ابنیل" کا بادشاہ ہوا۔ اس طور پر سلطنت واحدہ دو سلطنتوں
 تقسیم ہو گئی اور دونوں سلطنتوں کے سلاطین حسب تفصیل ذیل گزرے ہیں۔

تعداد سلاطین	نام بادشاہ بنی یہوداہ	مدت سلطنت	سنہ آغاز سلطنت	سنہ اختتام سلطنت
(۱)	رحب عام	۱۷ سال	۳۳۹۱	۳۴۱۵

تعداد و سلاطین تا چهره شاهنشاهی یهودیه سلطنت					شماره اختتام سلطنت	شماره آغاز سلطنت
تبرست سلاطین بنی یهودیه						
(۲)	ایبیه	۳ سال	۳۴۱۵	۳۴۱۸		
(۳)	آس	۱۴ سال	۳۴۱۸	۳۴۵۹		
(۴)	یروشفت	۲۵ سال	۳۴۵۹	۳۴۸۴		
(۵)	یورام	۸ سال	۳۴۸۴	۳۴۹۲		
(۶)	آخزیه	۱ سال	۳۴۹۲	۳۴۹۳		
(۷)	یواس	۴۰ سال	۳۴۹۳	۳۵۳۳		
(۸)	امصیاه	۱۸ سال	۳۵۳۳	۳۵۵۱		
(۹)	عزریاه	۵۲ سال	۳۵۵۱	۳۶۰۳		
(۱۰)	یوتام	۱۴ سال	۳۶۰۳	۳۶۱۹		
(۱۱)	آخز	۱۴ سال	۳۶۱۹	۳۶۳۵		
(۱۲)	حزقی	۲۹ سال	۳۶۳۵	۳۶۶۴		
(۱۳)	نسفی	۵۵ سال	۳۶۶۴	۳۷۱۹		
(۱۴)	آمون	۲ سال	۳۷۱۹	۳۷۲۱		
(۱۵)	یوسایه	۳۱ سال	۳۷۲۱	۳۷۵۲		
(۱۶)	یهوآخز	۳۶ سال	۳۷۵۲	۳۸۰۸		
(۱۷)	ایلیاقیم	۱۱ سال	۳۸۰۸	۳۸۱۹		
(۱۸)	یهوکی	۳۶ سال	۳۸۱۹	۳۸۵۵		
(۱۹)	صدقیه	۱۱ سال	۳۸۵۵	۳۸۶۶		

تعداد و سلاطین	نام پادشاه بنی اسرائیل	سلطنت	سنة آغاز سلطنت	سنة اختتام سلطنت
فهرست سلاطین بنی اسرائیل				
(۱)	داربعام	۲۱ سال	۳۳۹۹	۳۳۲۷
(۲)	ناوب	۲ سال	۳۳۲۰	۳۳۲۲
(۳)	بعث	۲۴ سال	۳۳۲۲	۳۳۴۶
(۴)	ایلاه	۲ سال	۳۳۴۶	۳۳۴۸
(۵)	زمری	هفته	۳۳۴۸	۳۳۴۸
(۶)	عمری	۱۲ سال	۳۳۴۸	۳۳۶۰
(۷)	انخیاب	۲۲ سال	۳۳۶۰	۳۳۸۲
(۸)	اخزیاه	۲ سال	۳۳۸۲	۳۳۸۴
(۹)	یورام	-	۳۳۸۴	-
(۱۰)	یاہو	-	-	۳۵۰۶
(۱۱)	یواحاز	۱۷ سال	۳۵۰۶	۳۵۲۳
(۱۲)	یاربعام	۲۱ سال	۳۵۲۳	۳۵۴۴
(۱۳)	زکریا	۶ ماه	۳۵۴۴	۳۵۴۴
(۱۴)	مسلم بن یس	۱ ماه	۳۵۴۴	۳۵۴۴
(۱۵)	شلتان بن جادی	۱۰ سال	۳۵۴۴	۳۵۵۴
(۱۶)	نقییاه	۲ سال	۳۵۵۴	۳۵۵۶
(۱۷)	نقیع بن رعیاه	۲۰ سال	۳۵۵۶	۳۵۷۶
(۱۸)	یوشع	۹ سال	۳۵۷۶	۳۶۰۵

فہرست بعض انبیاء ربی کا حق حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے بعد نبی اسحاق مین گو کبشرت انبیا علیہم السلام

مبعوث ہوئے لیکن ان مین کے بعض شاہد انبیا علیہم السلام حسب ذیل ہیں۔

(۱) یسعیاہ علیہ السلام مابین ۳۵۵۱ء سے ۳۶۴۳ء آپ پر نبوت کے آثار کا ظہور ہوتا رہا۔

(۲) یسعیاہ علیہ السلام ۳۴۳۳ء مین آپ پر کلام الہی نازل ہوا اور ۳۴۳۳ء تک برابر نازل ہوتا رہا۔

(۳) حزقی ایل ۳۸۰۴ء مین آپ پر نبوت کے آثار ظاہر ہوئے۔

(۴) دانی ایل ۵۷۷۷ء سے ۵۷۷۷ء مین آپ سے معارف الہی سے مشرف تھے اور کچھ عرصہ کے بعد

آثار نبوت آپ پر ظاہر ہوئے۔

(۵) یوشع بن نیری ۳۵۲۳ء کے بعد سے آپ پر کلام الہی نازل ہونا شروع ہوا۔

(۶) یویل ۴

(۷) عموس ۴ آپ ہی حضرت یوشع علیہ السلام کے ہم زمانہ ہیں۔

(۸) عبدیاء ۴

(۹) یونہ بن امتی ۲ یعنی حضرت یونس علیہ السلام ۳۹۵۱ء سے ۳۹۵۱ء مین آپ سے نبوت ہوتی ہے

(۱۰) موری میکاہ ۳۶۰۳ء سے ۳۶۴۳ء آپ پر آثار نبوت کا ظاہر ہوتا رہا۔

(۱۱) عزرا علیہ السلام ۹۲۳ء مین آپ نے بادشاہ فارس سے تعمیر بیت المقدس کے لئے

نیاز مان حاصل کیا اور رسول مین پہنچا کر عہد انتظام فرمایا۔ آپ کی نبوت بحث

طلب سے آپ کے عالم ہونے مین تو کسی کو شبہ نہیں ہے البتہ

نبوت مین اختلاف ہے۔

(۱۲) نحوم ۴

(۱۳) حزقی ایل ۴

(۱۴) صفیاء ۴

فہرست جغرافیائی اسحاق

- (۱۵) حضرت حفصہ علیہ السلام ۲۳۳ھ میں آپ پیدا ہوئے۔
 (۱۶) حضرت سکندریہ علیہ السلام ۲۴۹ھ میں آپ پیدا ہوئے ۲۶۹ھ میں آپ نے تخت سلطنت پر جلوں فرمایا۔

- (۱۷) ۲۷۲ھ میں دانا پادشاہ کی سلطنت کے دوسرے سال آپ پر کلام آگئی نازل ہوا اور زرو بابل ناظم ہوداہ وہیوشوع امام کو پہنچا۔
 (۱۸) ۲۷۲ھ کے اخیر حصہ میں آپ پر یہی کلام آگئی نازل ہوا۔
 (۱۹) ۲۷۲ھ میں آپ کو ملاکی ۲۷

- (۲۰) ۳۸۹ھ میں آپ پیدا ہوئے ۴۰۷ھ میں آپ کو بادشاہ وقت نے قتل کر لیا ۴۲۱ھ میں اس طور پر آپ شہید ہوئے۔
 (۲۱) ۳۸۰ھ میں آپ پیدا ہوئے ۴۳۰ھ میں سال جب کہ خالمون نے آپ کو سولی دینا چاہا آسمان پر اڑ پڑ گئے۔

- (۲۲) ۴۱۲ھ میں حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیدی بن کر سلاطین بنی یسود اور بنی کریم کے حالات۔
 (۲۳) ۴۱۲ھ میں حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیدی بن کر سلاطین بنی یسود اور بنی کریم کے حالات۔

مرحبت عالم زندہ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت کو انتقال

کے بعد آپ کے جانشین ہوئے اور یارب عالم جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک ملازم تھا حضرت سلیمان م کے پاس ست بہاگ کر مص کے بادشاہ ہنق کے پاس چلا گیا تھا اور پھر تہا حضرت سلیمان علیہ السلام کے فرزند سے باغی ہو گیا اور تمام بنی اسرائیل اس کے ہو گئے رجب عام ۲۷۲ھ میں آئے بنی یسود اور بنی یاسین کے فرقے کے لوگ آپ کے باعدار ہوئے اور کاہن اور لادوی بنی اسرائیل کے سب فرقہ میں جو جو لوگ خدا کے طالب تھے یہ وہی وہی آئے اور انہوں نے

یہود کی سلطنت کی تائید کی اور تین برس تک سلیمان علیہ السلام کے فرزند کے معین رہے اسلئے
 کہ وہ تین برس تک داؤد و اس کے اور سلیمان علیہ السلام کی راہ پر چلتے رہے لیکن اسکے بعد جب کہ
 رجب عام کے بادشاہت قائم ہو چکی تب اس نے اور سارے بنی اسرائیل نے امد کی فریاد
 کو چھوڑ دیا تب مصر کا بادشاہ سابق یہو سلم چڑھ آیا اور سمعیہ نبی علیہ السلام نے فرمایا امد کی فریاد
 فرمانا ہے تم نے مجھے چھوڑ دیا اس لئے میں نے تمہیں یہ مسیق کے ہاتھ میں چھوڑ دیا اس بات پر
 بنی اسرائیل کے سرداروں نے اور بادشاہ نے اللہ کے آگے عاجزی کی حضرت سمعیہ پر
 کلام لکھی نازل ہوا کہ اب میں انہیں بچا لوں گا پھر خدا کا غضب اتنا پہنچ گیا کہ بالکل ہلاک کنیا لیکن مصر کا
 بادشاہ خداوند کے حکم کا خزانہ اور بادشاہ کے گہ کا خزانہ سب لے گیا پس جب عام شہر برس یہو سلم میں
 بادشاہ رہا اور جب عام اور یاراب عام جب تک صحتی نہ ہے جنگ برپا رہی کتاب السلاطین میں لکھا ہے
 کہ یارب عام نے اپنے دل میں کہا کہ اگر لوگ یہو سلم میں امد کے گہ میں قربانی چڑھانے کو جاویں گے
 تو رجب عام سے مل جاویں گے اس لئے اس نے دو بیٹے سونے کے بنائے اور کہا
 اسے بنی اسرائیل یہو سلم میں جانا کیا ضرور ہے تمہارا خدا جو تم کو زمین مصر سے نکال لایا یہ ہے
 اس نے ایک کو بیت یل میں دوسرے کو دان میں قائم کیا اور انکے آگے قربانیاں چڑھاؤں اور
 ایک ہر خدا یو د امین سے بریت یل میں آئے اور وقت مذبح کے یعنی قربانی کے مقام کے پاس
 یاراب عام خوشبو جلا رہا تھا وہ بولے اے مذبح اے مذبح خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ داؤد
 کے گہ نے سے ایک (مکا) پیدا ہوا جس کا نام یوسعیہ ہو گا وہ اپنے سکاٹون کے کاہنوں کو
 جو تجھے خوشبو جلائے تھیں تجھے میں ذبح کرے گا اور آدمیوں کی اٹھیاں تجھے پر جلائی جائیں گی اور
 اس نے اسی دن ایک نشان بتایا اور کہا وہ علامت جو خداوند نے تجانی ہے یہ ہے کہ مذبح
 پھٹ جائے گا اور راکھ ہوا دوسرے گرجا نیکی اور یاراب عام نے اپنا ہا ہر لیا کیا تاکہ اسے پکڑ لے
 پس اس کا وہ ہاتھ ہو کر گیا اور مذبح پھٹ گیا اور راکھ گر گئی تب اس نے کہا اب خداوند اپنے خدا سے مشت کہ

میرا ہاتھ درست ہو جاوے اور خدا نے دعا مانگی اور اسکا ہاتھ درست ہو گیا مگر یاراب علم نبی
مگر ابھی سے باز نہ آیا تاریخ کی دوسری کتاب میں مندرج ہے کہ یاراب عام کی سلطنت کے اٹھارویں

برس میں

آبیہ یہود کا بادشاہ ہوا اور نے یرد سلم میں تین برس بادشاہت کی اور چار لاکھ ساہو
سے صف آرائی کی اور یاراب عام نے بھی اٹھ لاکھ سپاہیوں کی صف باندھی ابیہ صھرین کے
پہاڑ پر حوذا فریم کے کوہستان میں پہنچ کر گیا اور کہا اے یاراب عام اور سارے بنی اسرائیل
میری ستم کاری تم نہیں جانتے کہ خدا نے اسرائیل کے خداوند کو اور
اوسکے بیٹوں کو ہمیشہ کے لئے دی ہے لیکن یاراب عام جو داؤد کے بیٹے سلیمان کا ایک نوکر تھا
اپنے خداوند سے باغی ہو گیا اور جب عام جوان اور دم دل تھا سو جس سے مقابلہ نہیں کر سکتا تھا
اب تم چاہتے ہو کہ داؤد کی اولاد کے ہاتھ میں جو ملک ہے اوسکا مقابلہ کرو اور تمہارے
ساتھ وہ سونے کے پتھر سے بنے جنہیں یاراب عام نے بنایا کہ تمہارے معبود ہیں لیکن ہم لوگ
جو ہیں خداوند ہمارا خدا ہے ہم نے اوسے چھوڑ نہیں دیا ہم خداوند اپنے خدا کی شریعت کو حفظ
کرنے میں پختہ نہ ہو سکے چھوڑ دیا اور کاہن یعنی امام جو خدا کی بندگی کرتے ہیں وہ ہارون کے
بیٹے ہیں اور لامی کام کے لئے حاضر رہتے ہیں اور ہر صبح وہ سام خداوند کے لئے سوختی قربانیاں
اور خوشبوئیاں جلاتے ہیں دیکھو خدا پیشوا ہو کے ہمارے ساتھ ہے اور اوسکے کاہن حاضر
ہیں اور شور کے نرسنگے بھی موجود ہیں کہ تمہارے بر خلاف شور مچا دیں اے بنی اسرائیل اپنے باپ
داؤد کے خدا سے مت لڑو کیونکہ تم ہرگز اقبال مند نہ ہو گے پہر او منوں نے خداوند سے
دعا کی اور کاہنوں نے ترہیاں پہن کر فرخوڑ مچایا اور یہود کے لوگوں نے لکھا اور جب یہود کے
لوگوں نے لکھا تو خدا نے ابیہ اور یہود کے آگے سے یاراب عام اور سب بنی اسرائیل کو
مارا وہ ہباگ گئے اور ابیہ اور اوسکے لوگوں نے اوسمیں کاٹ ڈالا بنی اسرائیل میں پانچ لاکھ

پتے ہوئے اشخاص مانے گئے اور بنی یہود غالب ہوئے کیونکہ وہ اپنے خدا پر بھروسہ کر سکتے تھے اور ایسا یہ نے یاراب عام کا تعاقب کیا اور شہرون کو لے لیا اور بیت ایل اور اوس کے دیہات اور سائہ اور اوس کے دیہات اور شہرون اور اوس کے دیہات اور ایسا یہ کے زمانہ میں یاراب عام نے بہزور پکڑا اور خداوند نے اوس سے مارا اور وہ مر گیا اور ایسا یہ کے بعد اوس کا بیٹا

آسمان اوس کی جگہ بادشاہ ہوا اوس کے دس برس تک ملک میں امن رہا اوس نے امدت تعالیٰ کے سامنے نیکو کاری کی یہود کے سارے شہرون میں سے اوس کے اونچے مکانوں کو اور سورج کی صورتوں کو اڑا دیا اوس سے لڑنے کو زان کو شی دس لاکھ کی قیمت لے کر آیا آسانی امدت سے فریاد کی اللہ نے اوس کو فتح دی آسانی سلطنت کے دوسرے برس یاراب عام کا بیٹا **مادوب** بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے اسرائیل پر دس برس سلطنت کی اور خداوند کے حضور میں بدی کی اور اپنے باپ کی راہ چلا اور بنی اسرائیل کو گنہگار کیا تب اشکار کے گرانے میں سے اخیاک کے بیٹے

بعشا نے اوس سے مار لیا اور اوس کی جگہ بادشاہ ہوا اور یاراب عام کے سارے گرانے کو قتل کیا اور اوس کی نسل میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑا اور آسا اور بعشا کے درمیان تمام عمر لڑائی رہی بعشا نے چوبیس برس بادشاہت کی اوس نے بھی خداوند کے حضور میں بدی کی اور یاراب عام کی راہ پر اور اوس طریقہ پر چلا جس نے بنی اسرائیل سے گناہ کروائے اوس وقت حنانی کے بیٹے **یاہو** چھڑا نہ کا کلام بعشا کے حقیق اور تاکہ میں نے تجھے خاک سے اڑا دیا اور سلطنت بخشی اور تو نے بنی اسرائیل سے گناہ کروائے میں بعشا کی نسل اور اوس کے گرانے کے بنا کو نابود کرو دھکا اور آسانی سلطنت کے چوبیسویں برس بعشا کا بیٹا

ایلاہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے دو سال بادشاہت کی بعد اوس کے خادم **زمری** نے اوس سے سستی میں ٹپا کر مارا اور اوس کی جگہ بادشاہ ہوا اور تخت پر بیٹھے ہی بعشا کے

سارے گھرانے کو قتل کیا اور اسکے رشتہ داروں کو اور دوستداروں میں سے ایک ہی باقی نہ رہا جیسا کہ
 اللہ تعالیٰ نے یاہو نبی کی معرفت فرمایا تھا مری نے سات دن یاوشاہت کی پیرائیں پہنیں
 غم سے کہ اپنا بادشاہ کیا مری محل میں جا کر آگ لگا کر جل مرا کہ اس نے خداوند کے حضور میں پہنچا
 کہین اور یارب عام کی راہ پر چل کر اوسکی مانند آپ بھی گناہ کیے اور بنی اسرائیل سے بھی گناہ کروا
 مری نے بارہ برس سلطنت کی اور کروڑوں شہر بسایا اور خداوند کے حضور میں گناہ کئے اور ان سب سے
 جو انکے آگے تھے بدرکام کئے یارب عام کی ساری بدکاری اختیار کی بہ مری مرگیا اور آسا کی سلطنت
 کے اڑتیسویں سال عمری کا بیٹا

انحی اب بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اس نے سمرون میں بنی اسرائیل پر پانچ سال سلطنت کی
 اور ان سب سے جو انکے آگے تھے خداوند کے حضور میں زیادہ بدکاریاں کہیں فقہ یارب عام
 کے سے گناہ کرنے پر کفایت نہ کی بلکہ صیدائیوں کے بادشاہ اسبعل کی بیٹی کو بیاہ لایا اور
 جا کے بعل کو پوجا اور اسکا آگے سجدہ کیا اور بعل کے گھر میں جو اس نے سمرون میں بنایا تھا بعل کے گھر

ایک مذبح بنایا اور یہ سیرت بنائی اور خدا کو بہت غصہ دلایا اور اسکے ایام میں
 خیاہل بہت امی نے یہ بچہ کو آباد کیا پس ابی رام نے پہلو تے بیٹے سے اوسکی بنا شروع کی اور اپنے
 چوٹے بیٹے سبب پر اوسکے دروازے قائم کئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع کے وسیلے
 سے فرمایا تھا چنانچہ حضرت یوشع کے احوال کی کتاب میں لکھا ہے جب حضرت یوشع نے
 یہ بچہ کو فتح کیا تو شہر کو اس سبب سمیت جو اس میں تھا پہنچ دیا اور حضرت یوشع نے قسم دی اور کہا
 کہ جو شخص کھڑا ہو اور یہی اسکے شہر کو پہنچا کرے وہ خداوند کے سامنے ملعون ہوگا اور اپنے پہلو تے
 پر اوسکی بنا ڈالے گا اور اپنے چوٹے بیٹے پر اوسکے دروازے قائم کرے گا اور غور خیاہل کو وقت میں
 اکیاہ شبی نے جو جلعاد کے باشندوں میں سے تھے انحی اب سے کہا کہ خداوند اسرائیل کا
 خدا جسکے سامنے میں کھڑا ہوں زندہ ہے ان برسوں میں یہ شعبہم پڑے گی زمینہ برسے گا مگر

جب کہ میں کمون اور خداوند کا کلام اور ان کے بیان سے چل دے اور شرق کی راہ لے اور وادی گزیت میں جو رہن کے سامنے ہے جا چھپ اور تو اس نالے سے پے گا پس حضرت الیہ وہمان جا رہا اور ایک مدت کے بعد اللہ کے حکم سے صیدا کے

صُفْرَت کو گئے ایک بیوہ کے گھر اور وہ اور اس کا مٹکا آٹے سے خالی نہ ہوا اللہ نے برکت دی آپ کی برکت سے اس کا مٹکا ہوا بیٹا اللہ نے زندہ کر دیا مدت کے بعد خداوند

کا کلام تیسرے سال اور ان کے بنا اور اپنے تئیں انہی اب کو کہنا کہ میں زمین پر منیہ برسواؤنگا آپ روانہ ہوئے عمروں میں سخت قحط تھا اس وقت انہی اب نے عبدیہ کو جو اس کے گھر کا مٹا رہتا طلب کیا

اور عبدیہ اللہ سے بہت ڈرتا تھا اور ایسا ہوا کہ جس وقت ایزبل نے خداوند کے نبیوں کو قتل کیا تو عبدیہ نے سب نبیوں کو لے کے پچاس پچاس کو ایک ایک غار میں پوشیدہ کیا اور اوتھیں روٹی

پانی سے پالا پس انہی اب نے عبدیہ سے کہنا ملک میں گشت کر شاید کہیں گھاس ملے تاکہ جانور برباد نہوں عبدیہ راہ میں تھا کہ حضرت الیاس اسے لے اس نے پہچانا آپ نے فرمایا جا اپنے

خداوند کو کہہ کہ دیکھ الیاس ملے وہ بولا کہ میرا کیا قصور ہے جو آپ مجھ کو آپ کا غلام ہوں انہی اب کے ہاتھ میں گرفتار کر داتے ہیں کہ وہ مجھے قتل کر سکوی ملک باقی نہیں رہا جہاں اس نے آپ کی

تلاش کو نہیں بھیجا اور جب لوگوں نے کہا کہ وہ یہاں نہیں ہے تو اس نے قسم لی کہ وہ نہیں ملے اور جب میں آپ کے پاس سے جاؤنگا اور اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی جگہ لے جائیگا جس کی مجھے

خبر نہیں ہو سکے گی اور انہی اب آپ کو نہ پاویگا تو مجھے قتل کر کے گا اپنے فرمایا خداوند ان کا شک و کا خداوند جسکے آگے میں کھڑا ہوں میں آج کے دن اسے اپنے تئیں دیکھاؤنگا پس عبدیہ گئے

اور انہی اب کو خبر لی وہ حضرت الیاس کی ملاقات کو نکلا آپ کو دیکھ کر بولا کیا اسرائیلیوں کا بگاڑنے والا تو ہی ہے آپ نے فرمایا میں ان کا بگاڑنے والا نہیں ہوں بلکہ تو اور تیرے باپ کا گھرانا کہ تم نے

خداوند کے حکم کو چھڑ دیا بعلم کے پیرو ہوئے تو آدمی بھیج اور اسے اسرائیلیوں کو اور بعل کے

سارے چار سو نبیوں کو اور سیرت کے چار سو نبیوں کو کوہ کرل پر جمع کرا دس نے سب کو جمع
 کیا حضرت الیاس نے فرمایا خداوند کے نبیوں میں سے میں میں ہی اکیلا باقی
 ہوں اور بعل کے چار سو بچا پس نبی میں دے اب ہم کو دو بیل دین اور اپنے لئے ایک پسند
 کر لیں اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کرین اور لکڑیوں پر وہرین اور آگ نہ دین اور میں دو مسابیل طیار کرونگا
 اور اسے لکڑیوں پر وہرنگا اور آگ نہ دوں گاتم اپنے خدا کا نام اور میں خداوند کا نام ہوں گا
 پس وہ خدا ہو گا جو آگ سے جواب بھیجے ہاں وہی خدا ہے اور سب لوگ بول اٹھے کیا تو
 کما اونہوں نے ایک بیل لیا اور طیار کیا اور صبح سے دو پہ تک بیل کا نام لیا کہ اے بعل چارے
 سن پر کچھ آواز نہ آئی۔ آخر کو حضرت الیاس نے خداوند کے مذبح کو کوہ کرل پر لایا گیا پھر کے بنایا اور
 بیل کو ٹکڑے کیا اور لکڑیوں پر وہرا اور کما اے خداوند براہیمہ ملو اسحاق اور یعقوب کے خدا آج
 کے دن معلوم ہو جاوے کہ تو اسرائیل کا خدا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے یہ سب کچھ تیرے
 کے سے کیا میری سن اے خداوند میری سن تاکہ یہ لوگ جانیں کہ خداوند تو ہی خدا ہے اور تو نے
 اون کے دلوں کو پہلے تب اللہ کی طرف سے ایک آگ اتری اور اس چڑھاوے کو اور لکڑیوں کو جلایا
 سب لوگ اوند سے منہ کرے اور بولے خداوند وہی خدا ہے خداوند وہی خدا ہے اور اونہوں نے
 بعل کے نبیوں کو کھڑا اور حضرت الیاس نے وادی قیسون میں لا کے اونہیں قتل کیا اور انہی سے
 کما۔ جلد کما اور پی کی بڑی بارش کی آواز ہے حضرت الیاس کرل کی چوٹی پر گئے اور آپ کو زمین پر
 جھکایا اور اپنا منہ دونوں کنٹیوں سے لگایا تو بڑی دیر میں ابراہما اور آسمان بدلیوں اور آندہ بیوں سے
 سیاہ ہو گیا اور شدت سے مینہ برسنے لگا اور انہی اب سوار ہو کر بڑیل کو لگیا پھر انہی اب نے ایزبل سے
 کما کہ حضرت الیاس نے بعل کے نبیوں کو قتل کیا ایزبل نے حضرت الیاس کو کھلا بھیجا کہ اگر میں
 کل کے دن اسی وقت تجھے بھی اون میں کا ایک نہ کروں تو ٹھاکر مجھے ایسا کرین بلکہ اس سے زیادہ
 کرین حضرت الیاس اوٹھ کر میوا کے سیر سے مین آئے اور وہاں اپنا ایک ملازم چوڑے کے ایک

ایک دن کی راہ پر دشت میں نکل گئے اور

لکسمہ کے ایک درخت تلے جا بیٹھے اور اپنے لئے موت مانگی اور کہا اے خداوندیں اب میری جان لے
 کر میں اپنے باپ و دادوں سے بہتر نہیں ہوں وہاں اللہ نے غیب سے کہا نہ سبچا آپ نے کیا
 اور یہاں اس کی قوت سے چالیس دن رات کا سفر کر کے خدا کے پہاڑ حورب تک پہنچے اور وہاں
 ایک غار میں رہے وہاں اللہ تعالیٰ کا کلام سنا کہ اوس نے فرمایا الیاس تو یہاں کیا کرتا ہے
 اونہوں نے عرض کیا کہ خداوند شکر دن کے خدا کے لئے مجھے غیرت آئی کہ نبی اسرائیل نے
 تیرے عہد کو چھوڑ دیا کہ تیرے نبی ڈھاسے اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کیا اور میں ہی اکیلا رہا
 سو وہ چاہتے ہیں کہ میری ہی جان لین پر خداوند نے فرمایا نکل میدان کی راہ لے دشت کو جا اور جب
 تو وہاں پہنچے تو خرابیل کو مسیح کر کہ وہ آرام کا بادشاہ ہوا اور نرسی کو بیٹے یاہو کو مسیح کر کہ اسرائیل کا بادشاہ ہو
 اور یاکل محلہ میں سے الیاس بن سافط کو مسیح کر کہ تیری جگہ نبی ہوا اور الیاس ہو گا کہ جو کوئی خرابیل کی تلوار سے
 بچے گا اوسے یاہو قتل کرے گا اور جو یاہو کی تلوار سے بچ رہے گا اوسے الیاس مارے گا لیکن میں نے
 سات ہزار اپنے لئے رکھ چھوڑے ہیں جن کے گٹھے بعل کے آگے نہیں جبکہ اور اون میں سے
 کسی نے اوسے منہ سے نہیں چوا اپنے وہاں سے روانہ ہو کے سافط کے بیٹے الیاس
 کو پایا وہاں جوتے تھے اور بارہ چوریاں اوس کے آگے چل رہی تھیں اور وہ بارہویں کے ساتھ تھے
 حضرت الیاس اوس کے برابر سے گذرے اور اپنی پیادوں پر ڈال دی اونہوں نے بیلوں کو چھوڑا اور
 حضرت الیاس کے پیچھے دوڑے اور کہا مجھے مہلت دیجی کہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آپ کے
 ساتھ چلوں پھر وہ گئے اور پھر آئے اور آپ کے پیچھے روانہ ہو گئے اور آپ کی خدمت کی پہلارام کے
 بادشاہ بن ہونے لے شکر جمع کیا اوس کے ساتھ تیس سال بادشاہ تھے عمروں پر چڑھ کر اوسے گیریاب
 نبیوں میں سے ایک نے اسرائیل کے بادشاہ اخیاب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے
 کردہ تو نے دیکھے سو میں آج کے دن اوسے تیرے ہاتھ گرفتار کر دادوں گا اور تو جان رکھو گا

کہ خداوند میں ہی ہوں اوس نے کہا کہ کن کے ذریعہ سے فرمایا کہ اسد تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہروں کے
 امیر خزانوں کے اوس نے پوچھا صفت آرائی کون کرے فرمایا کہ تو پس شہروں کے امیر جوان دو بخش
 اور بنی اسرائیل سات ہزار یہ سب دو پہر کو نکلے اور شہروں کے جوان امیر نکلے اور لشکر دن کے چہنچہا
 اور جس نے اون کا سامنا کیا اودنوں نے اوسکو قتل کیا پس لامی بہا گے اور شاہ اسرائیل نے نکل کر
 کرگموند اور کازون کو مار لیا اور لامیوں کو شدت سے قتل کیا پھر شاہ ارام کے خادموں نے کہا کہ
 اون کے خدا پہاڑ کے خدا ہیں اس لئے اودنوں نے ہم پر فتح پائی تو ہم کو حکم دے کہ میدان میں اتر کر
 زمین تو ہم غالب ہوں گے وہ لوگ بہت بڑا لشکر لے کر پھر آئے ایک مود خدا اسرائیلی کے باوشاہ پاس آیا اور
 کہا کہ خداوند فرماتا ہے چونکہ ارامیوں نے یوں کہا ہے کہ خداوند پہاڑوں کا خدا اور داویوں کا خدا
 ہے اس لئے میں اس گروہ کو تیرے ہاتھ میں کرو وٹکا اور تم جانو گے کہ میں خداوند ہوں پھر جو ارامی
 دوبارہ پڑھ کر آئے اودنوں نے شکست کھائی بنی اسرائیل نے ایک دن میں ان کے ایک
 لاکھ پیاوے قتل کئے اور باقی افیق کو بہا گے وہاں ایک دیوار ستائیس ہزار بسا گے وہ دن پر گری
 بن پڑوے کہا بھیجا کہ میری جان بخشی کیجئے اخیاب نے اوسکو اپنے پاس بلایا اور صلح کی اور دعا کر دیا
 اوسوقت بنی زاودن میں سے ایک نے کہا خداوند فرماتا ہے کہ تو نے ایک شخص کو چھوڑ دیا جسے
 میں نے واجب القتل کیا تھا پس اوس کے بدلے تیری جان جائیگی اور تیرا لشکر اوسکے لشکر کے
 بدلے ہوگا پھر ایسا ہوا کہ بنات یزعیلی کا ایک انگوری باغ ممدون کو بادشاہ اخیاب کے محل سے لگا ہوا
 یزعیل میں تھا سو اخیاب نے بنات سے کہا کہ اپنا انگوری باغ مجھے دے میں ان اوس کے بدلے
 تجھ کو اوس سے بہتر انگوری باغ دوں گا اور اگر تو چاہے گا تو اوسکی قیمت دون کا اوس نے کہا کہ
 خدا کرے کہ میں باپ دادا کوں کی میراث تجھ کو دون اخیاب کو بہت بچہ ہوا اوسکی جوہر دانیہ نے
 کہا وہ باغ میں تجھے دوں گی اوس نے لوگوں کو گناہا اور لوگوں نے ہری محفل میں بنات کے
 دو غمر ہون سے گواہی دلوائی کہ بنات نے خدا کو اور بادشاہ کو بڑا کاتب لوگ اوسے شہر سے

یا ہر لے گئے اور پتہ لگا دیا وہ مر گیا جب اخیاب نے سنا کہ وہ مر گیا اٹھا کہ اوس کے باغ پر قبضہ کرے
 لیکن حضرت الیاس کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جا اخیاب سے کہ جس جگہ بنات کاکتون نے لہو چاٹا
 اوس جگہ تیرا ہی لہو چاٹیں گے اخیاب نے حضرت الیاس کو دیکھ کر کہا اسے میرے دشمن تو نے
 مجھے پایا فرمایا ہاں پتا تو نے خداوند کے حضور بدکاری کے لئے آپ کو بیجا اب میں تیری بنیاد کو دو لگا
 اور تیرے گہریار اب عام اور بعثت کے گہر کے مانند کرو لگا کیونکہ تو نے مجھ کو غصہ دلایا اور امر علیوں کو لگا ہکا
 کیا اور خداوند فرمایا ہے کہ ایزیل کو گتے کیا میں گے اخیاب نے اپنے کپڑے پہاڑے اور اپنے
 تن پٹاٹ ڈالا اور روزہ رکھا اس کا کلام حضرت الیاس پر یوں آیا تو دیکھتا ہے کہ اخیاب نے آپ کو
 میرے حضور کیوں کر شاہ کیا پس اوسکی زندگی بھر دسہر میں بلائے سچون گا بلکہ اوس کے بیٹوں
 کے وقت میں اوسکے گہرا نے پر بلاتا نازل کر دیں گا اب یہاں یہود کا پادشاہ (جو آستانہ اوس فی اکتاہیں
 برس برہسٹم میں بادشاہت کی) اور اپنے باپ داؤد کی مانند خداوند کے حضور میں نیکو کاری کی اور اپنی
 ان معملہ کو ملکہ ہونے کے منصب سے معزول کیا اس لئے کہ اوس نے گتے باغ میں ایک مورت
 بنائی تھی آستانے اوس کے بت کو گرا دیا اور جلادیا وہ جب تک جیتا تھا اسکا دل خدا ہی جو لگا ہاں لگا ہاں
 یہو شفیق اوسکی جگہ بادشاہ ہوا وہ امر ایل پر غالب ہوا اور خداوند یہو شفیق کو ساتھ تھا کیونکہ وہ پوچھ پاپ داؤد کی
 چالوں چلچاتا تھا اور بیٹوں کا بیچہ کرنا تھا اللہ تعالیٰ نے اوسکی سلطنت کو مضبوطی بخشی یہ (۳۵) برس کی عمر میں
 بادشاہ ہوا (۳۵) برس بادشاہت کی اس نے اپنی سلطنت کو تیسرے برس کتے سمور لادیوں کے ساتھ
 بھیجے کہ یہود اسکے شہروں میں تعلیم دیں وہ لوگ تعلیم کرتے تھے اور خداوند کی توراہ کی کتاب اونسکے
 ساتھ تھی اور وہ یہود اسکے شہروں میں تعلیم دیتے پھر نے تھے اور خداوند کی
 دہشت یہود اسکے چاروں طرف کے ملکوں پر آئی کہ وہ یہو شفیق سے نہ لڑے اور نستی اور
 عربی اسکے پاس تحفے لائے اور اوس نے اخیاب سے نسبت نانا کیا چند برسوں کے بعد
 وہ اخیاب پاس سمون میں گیا اور دونوں ملی کر راحات جلعاد کو لڑنے کے لئے چلے جناب میکاہ

ابن امیہ بھی کو بلایا آپ نے خبر دی کہ میں نے سارے بنی اسرائیل کو اون گوسپندوں کی مانند جو جو چاہی
کے ہوں پہاڑوں پر بیٹھنے دیکھا اور خداوند نے فرمایا کہ کوئی ان کا آقا نہیں ہے شاہ اسرائیل نے کہا
میرے کیا وہ کو کچھ اور میرے سلامت واپس آئے لشک اور سے قید میں رکھوا دو سے روٹی پانی سے
مصحبت و بجا دے آپ نے فرمایا اگر تو کسی طرح سلامت پہرے تو خداوند نے میری معرفت سے
کچھ نہیں کہا یہ دونوں بادشاہ ہو گئے اور شاہ اسرائیل کو تیر لگا دہ مر گیا اور جس گاڑی پر وہ تھی ہوا
اور اسکا لہو بہا تھا وہ گاڑی تھوڑے دنوں کے مابین دھوئی گئی اور کتوں نے اسکا لہو چاٹا جیسا کہ خداوند
نے فرمایا تھا اور یہو شفیق سلامت پہرے آیا جو بن حنا بن غیب میں اس کے استقبال کو نکلا اور کہا کیا
شہر کی مدد کرنا مناسب ہے کیا تو خداوند کے دشمنوں سے محبت کرتا ہے اس کے بھتہ پختہ
کی طرف سے غضب نازل ہو گا تیر سبھی اچھی باتیں بھتہ میں پائی جاتی ہیں کہ یہو شفیق نے ملک کا بندوبست
موافق شریعت کے خوب کیا اور یہو سلم بن لادیون اور کاہنوں کو مقرر کیا یہو بنی عمون اور بنی مواب
اور یہو شفیق آئے اس نے دعا مانگی جب مقابلہ ہوا وہ لوگ آپس میں کٹ مرے انہوں نے اون کو
لوٹ لیا یہو شفیق اسرائیل کے بادشاہ

آخری باب سے مل گیا جو گناہ کے کام کرتا تھا وہ اختیاب کا بیٹا تھا اس نے یا زاب عام کی راہ
اختیاب کی اور بعل کو پوجا اور اسے سجدہ کیا یہو شفیق اس سے اس لئے ملا کہ جہاز بناوے جو تیر سیر کرے

جہاز بن تب

العیتر بن دوداوا ہونی نے جو مر کے رہنے والے تھے انہوں نے اس کے
برخلاف نبوت کی اور کہا کہ تو آخری باب سے مل گیا ہے خداوند تیر کام بگاڑے گا اور وہ جہاز
بگاڑے گئے تیر سیر کو نہ جاسکے سلاطین کی پہلی کتاب میں درج ہے کہ یہو شفیق کی سلطنت کے ستروین
برس اختیاب کا بیٹا آخری باب میں اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور وہ دوسرے بادشاہ رہا اور اس نے
خداوند کے حضور میں بدکاری کی تو تاریخ کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ یہو شفیق کے بعد اسکا بیٹا

یہودیوں بادشاہ ہوا اوس نے اپنے سارے بھائیوں کو تلوار سے قتل کیا اوس نے آئندہ برس سلطنت کی وہ اسرائیلی بادشاہوں کی روش پر چلا اخی اب کی مٹی اوسکی جو روحی اور اوس نے خداوند کے حضور گناہ کئے اوس نے یہود اسکے پہاڑوں پر اپنے مکان بنائے اور یہو سلم کے باشندوں سے تباہ کر کے اور یہود کو خراب کیا سلاطین کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ اخیاب کے مرنے کے بعد سوامی اسرائیل سے باغی ہو گئے اور اخیاب اپنے بالا خانہ کی کھڑکی سے جو سمرون میں تباہ کر پڑا اور یہاں یہو اوس نے قاصدوں کو بھیجا اور انہیں لکھا کہ جاؤ وعقروں کے ٹھکانہ لعل ذوب سے پوچھو کہ میں اس بیماری سے اچھا ہو گیا نہیں اوس دم خداوند کے فرشتے نے حضرت الیاس سے کہا کہ حکم دیکھ اور شاہ سمرون کے قاصدوں سے ملاقات کر اور کہیں کہہ کہ ہاں مگر اسرائیل کا کوئی خدا نہیں ہے جو تم عقروں کے ٹھکانہ ذوب سے پوچھنے چلے ہو سو خداوند میں فرمانا ہے کہ تو اس بستر پر سے جس پر تو پڑا ہے اترنے نہ پائے گا اور البتہ مری جائیگا چنانچہ قاصد اٹھ پھرے اور یہو حال بادشاہ سے کہا آخر وہ بادشاہ مر گیا اوس کا بھائی

یہودیوں بادشاہ کی سلطنت کے اٹھارہویں سال بادشاہ ہوا اور یہو کہ جب خداوند نے چاہا کہ حضرت الیاس کو ایک گھوڑے میں اڑا کر آسمان پر لے جاوے حضرت الیاس سے کہا اس ہی آگے کہ میں تجھ سے جدا ہوں تاکہ میں تجھ کو کیا دوں اور نمون نے فرمایا مہربانی کر کہ ایسا کیجئے کہ وہ روح جو تجھ پر ہے سو مجھ پر دے چند ہو دیا تو نے ہماری سوال کیا اگر تو مجھ سے جدا ہوتے ہوئے دیکھے گا تو ایسا ہی ہو گا اور اگر نہیں تو کچھ نہ ہو گا اور وہ دونوں ٹپٹے ٹپٹے باقیں کرتے پہلے جاتے تھے کہ ایک آتشیں رتہ آتشی گھوڑے اُن دونوں کے پیچ میں آگئے اور حضرت الیاس گھوڑے میں ہو کر آسمان پر پہنچ گئے اور حضرت الیاس چلائے میرے باپ میرے باپ پس انہوں نے انہیں پیڑ دیکھا اخیاب کا بیٹا جو یہو اوس نے ہی خداوند کے آگے گناہ کئے یعل کو نکال پھینکا لیکن یارب عام کی طرح گناہ کرتا رہا یہو سوامی اور چڑھ آئے اُسٹہ

یہود اور یہوشفط کو اس نے بلایا اور دونوں کی کر شاہ اووم کو ساتھ لے کر موابیون سے لڑنے چلے

اور حضرت

الیساع پاس گئے اپنے شاہ اسرائیل سے کہا مجھے بچہ سے کیا اگر مجھ کو شاہ یہود اور یہوشفط کے حضور کا پاس نہ ہوتا تو میں تیسری طرف نظر کرتا پھر فرمایا کہ خدا موابیون کو تمہارے ہاتھ میں گرفتار کر دے گا پھر اسرائیلیوں نے موابیون کو مارا اور فتح پائی۔ شاہ ارام کی فوج کا سردار جس کا نام نعمان تھا اوس کو برص تھی حضرت الیساع کا نام سن کر آیا اور اچھا ہو گیا اور ایمان لایا اور اقرار کیا کہ خدا ایک ہے اب کسی بت کو نہ پوجوں گا پھر شاہ ارام شاہ اسرائیل سے لڑنے آیا حضرت الیساع کے معجزے سے شاہ اسرائیل نے فتح پائی پھر بن ہودشاہ ارام نے فوج پائی کی پھر حضرت الیساع کی برکت سے اسرائیلیوں نے فتح پائی اور بادشاہ اسرائیل نے مستعجزے حضرت الیساع کے آپ کے خادم سے پوچھے اوس نے بیان کئے ایک عورت تھی جس کا بیٹا آپ نے امد کے حکم کو جلا یا تھا اوس عورت کو بادشاہ نے بہت کچھ دیا حضرت الیساع دمشق میں آئے اور بن ہود بھیار تھا اوس نے جزائیل کو بھیجا کہ آپ سے پوچھو میں اچھا ہوں گا فرمایا وہ مر جاو گیا اور جزائیل سے کہا خداوند نے مجھے خبر دی کہ تو امیون کا بادشاہ ہو گا۔ پھر الیساہی ہوا تا بیچ کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ یہود کا بادشاہ جو یہورام تھا اوس کے وقت میں اوومی یہود اسے پھر گئے یہورام فوج لے گیا۔ اور اود کو مارا اور حضرت الیساع کی طرف سے اوس پاس خط آیا اوس کا مضمون یہ تھا کہ خداوند تیرے باپ داؤد کا خدا یون فرماتا ہے کہ تو یہوشفط اور اساکے راہوں پر نہ چلا بلکہ اسرائیلی بادشاہوں کے چال پر چلا پس خداوند تیرے لوگوں کو اور تیرے بیٹوں کو اور تیری جو روؤں کو اور تیرے سارے مال کو طہن مار سے مار لگا اور تو بڑی بیماری میں گرفتار ہو گا تیری انٹر لوین کا الیسا روگ ہو گا کہ تیری انٹر طریان سال بہ سال نکل پڑیں گی چنانچہ الیساہی ہوا فلسطیون نے اور عربوں نے اوس کو شکست دی اوس کے سارے مال کو اور اوس کے بیٹوں اور جو روؤں کو لٹکائے

ایک چٹوٹا بیٹا سیوا خاں یعنی خنزیر بادشاہ باقی رہا اور سال برس سال اسکی انتہا پران نکل ٹپڑی تھیں
اور وہ مر گیا اور

سَیِّدُوحَارِیَا خنزیر بادشاہ۔ یورام کا چٹوٹا بیٹا بادشاہ ہوا اس نے ایک برس پر و سلم میں
بادشاہت کی وہ بھی اخیاب کے گہرائی کے طریق پر چلا اسکی ماں اسکی صلاح کار رہی وہ شاہ اسرائیل
کی بیٹی تھی یورام شاہ ارام چڑھنے سے ڈرنے چلا اور یورام زخمی ہو تب وہ پرتا کہ وہ نیریل میں
اور نیریل میں کی دوڑ کرے جواب اس نے رامین شاہ ارام چڑھنے کی لڑائی میں لکھنے سے اور یورام کے
بادشاہ ارام کا بیٹا آخنزیر بادشاہ اور گیا کراخیاب کے بیٹے یورام کو نیریل میں دیکھے کہ وہ بیٹا
تھا اور یورام کے پاس جانے میں خدا کی طرف سے آخنزیر بادشاہ کی ہلاکت ہوئی اسلئے کہ یورام کے
ساتھ یا ہو کے بیٹوانی کو گیا اور قتل ہوا سلطان کی دوسری کتاب میں درج ہے حضرت
الیساع نبی نے انبیاء اور دین سے ایک کو بلایا اور فرمایا یہ تیل کی خوشبو لجا اور رات جلعاء میں
یا ہو جو بیٹو حفظ کا بیٹا خنسی کا پوتا ہے اس کے سر پر ڈال اور کہہ کہ خداوند فرماتا ہے میں نے تجھے
مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ کیا وہ جان نبی زادہ گیا اور اس کے سر پر تیل ڈالا اور کہا خداوند
اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے میں نے تجھے مسح کر کے اپنے بندوں نبی اسرائیل کا بادشاہ
کیا اور تو اپنے آقا اخیاب کے گہرائی کو قتل کر کے گامین اپنے نبیوں کے خون کا اور
خداوند کے سارے بندوں کے خون کا نیریل سے بدلہ لون اور اخیاب کا سارا گھر نابود ہو گا لہذا
یا ہو یورام سے پہر ٹپٹا اور گاڑھی پر سوار ہو کر نیریل کو گیا کیونکہ وہیں پڑا ہوتا تھا اور شاہ یودا آخنزیر باد
اور شاہ اسرائیل یورام یا ہو کی بیٹوانی کو گئے یورام نے کہا اے یا ہو خیر ہے وہ بولا کیا خیر ہے
جس حال میں کہ تیری ماں نیریل کی زنا کاریاں اور اسکی بےاد و گریبان اسعد ہن تب یورام بھاگا پیرا ہو
نے تیرا مارا اور وہ گر پڑا یا ہو نے لشکر کے سردار کو حکم دیا کہ اسکو نیریل نجات کے ملک کے کیمیت میں
ڈال دے اور آخنزیر بادشاہ یا ہو کے لوگوں نے اسکو بھی مارا دودھا گا اور نجد میں آسے کے مر گیا

اور یاہو ایزبل کے دروازے پر پہنچا اور ایزبل کو دو تین شخصوں نے کوٹھے پر سے نیچے گرا دیا اور اس کا
 لہو دیوار پر اور گھوڑوں پر پڑا اور اندر اگر اس نے کہا یا بیا بیا پھر فرمایا جاؤ اسے دفن کرو جب اسے گلاٹنیکو
 گئے تو کوکوری اور پاؤن اور تھیلیوں کے سوا کچھ نہ پایا یا ہوئے کہا یہ وہ بات ہے جو خداوند نے
 حضرت اریاس کی معرفت فرمائی تھی کزیر عیسیٰ کے موروثی زمین میں گئے ایزبل کا گوشت کھائیں گے
 سمرون میں اخیاب کے شتر بیٹھے یا ہوئے حکم سے شہر کے امیرون نے شتر تون کو قتل کر کے
 اور انکا سہرا یا ہو پاس بھیجا پھر یا ہوئے یزعیل میں اس کے سارے امیرون اور رشتہ داروں
 اور اس کے کاہنوں کو قتل کیا ایک کو باقی نہ چھوڑا یہ سمرون کی طرف چلا اور یا ہورہ میں شاہ یسودان بنیاہ
 کے ہائیون سے ملا پوچھا تم کون ہو وہ بولے چم خزیامہ کے ہائیون میں اور ہم جاتے ہیں کہ بادشاہ کے
 بیٹوں کو اور ملکہ کے بیٹوں کو سلام کریں تب یا ہوئے ادن کو پہلایا اور قتل کیا ایک کو بھی نہ چھوڑا جب
 سمرون میں پہنچا اخیابوں میں جو باقی تھے انہیں قتل کیا یہ یا ہوئے بعل کی مورتوں کو نکالا
 اور آگ میں جلایا اور بعل کے بت کو چکنا چور کیا اور بعل کا گھڑا دیا اور یا خانہ بنایا لیکن یاراب عام نے
 جو سونے کے پتھر بنائے تھے انکو منے دیا اور ونون میں خداوند نے اسرائیلیوں کو گشتانا
 شرع کیا خزاہیل نے انہیں ہر طرف سے مارا یرون سے لیکے پوربی تک تب اخذیاء کی
 مان عتلیا نے دیکھا کہ اس کا بیٹا اور اس نے یہودا کے گمراہوں کے گمراہوں کو قتل کیا تب
 یورام بادشاہ کے بیٹے یسوعیا اور خزیامہ کی بہن تھی اور یسوعیا کا بہن کی جو روتھی اور اس نے
 خزیامہ کے بیٹے۔

یوآس کو ایک کوٹھری میں چمپا رکھا اور چہرہ میں تک وہ چمپا رہا اور ساتویں برس یسوعیا نے نسب
 رتھوں کو جمع کر کے یوآس کو بادشاہ کیا اور عتلیا کو قتل کیا یہ یسوعیا نے اپنے اور سارے لوگوں اور
 بادشاہ کے درمیان ایک عہد بنایا کہ وہ خداوند کے لوگ ہوں تب سب یسوعیا نے بعل کے گمراہوں کو
 ڈھایا اور اسکی نہ بچوں اور اسکی مورتوں کو چکنا چور کیا اور بعل کے کاہن تبار کو قتل کیا تو ایچ کی دہر

کتاب میں وجہ سے کہ یسوع نے خدا کے گھر کے عمدی لاوی کا ہنوں کے ہاتھ میں سو اپنے
 کہ چڑھا دے چڑھا میں جیسا کہ موسیٰ کی تواریت میں لکھا ہے اور داؤد کے طور پر بخوشی گائے تے بجاتے ہیں
 یسوع کے جیسے ہی لو اس شہریت پر خوب قایم رہا اسکے مرنے کے بعد یہود اسکے سرداروں
 نے بادشاہ کو سجدہ کیا تب بادشاہ اودن کا مشغور ہوا اور وہ اسکے گھر کو چھوڑ کر سیرقون اور تبول
 کو پوچھنے لگے اللہ تعالیٰ نے انبیوں کو اودن پاس بھیجا وہ انہیں نصیحت کرتے تھے پر وہ نہیں
 سنتے تھے تب خدا کی روح نے یسوع کا ہن کے بیٹے

زکریا پر احاطہ کیا اس نے اوپر کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیون خداوند
 کے حکم سے باہر جاتے ہو تم پر خوشحال نہیں ہو سکتے اس لئے کہ تم خداوند کو چھوڑ دیتے ہو وہ تمہیں
 بھی چھوڑ دے گا تب وہ بادشاہ کے حکم سے اشد کے گھر کے صحن میں اسے پتھر مارنے لگے تھے تو اس
 نے یسوع کے بیٹے کو قتل کیا اور مرتے وقت اس نے کہا خداوند دیکھتا ہے اور وہ بدلہ لے گا
 ایک برس کے بعد ارام کی فوج چڑھ آئی اور سارے سرگرد ہوں کو مار ڈالا اور یوآس کو بہت زخمی کر کے
 چلے گئے تو اسکے نوکر دن نے اسے ایسا مارا کہ وہ مر گیا اور اسکا بیٹا

اصحٰبیاہ اسکی جگہ بادشاہ ہوا یوآس نے چالیس برس بادشاہت کی اسکی سلطنت
 کے تیسویں برس یاہو کا بیٹا

یہوآحاز سرون میں بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اس نے سترہ برس سلطنت کی اور یاہاب عام کی راہ
 پر چلا اللہ تعالیٰ نے ارام کے بادشاہ خزائیل کو اور خزائیل کے بیٹے ہڈ کو بہت مدت اودن پر سلطنت
 رکھا اس کے بعد اسکا بیٹا

یہوآس سرون میں بادشاہ ہوا یہ واقعہ بادشاہ یہوواہوآس کی سلطنت کے سینتیسویں سال کا
 ہے لیکن وہ بھی یاہاب عام کی راہ پر چلا اس وقت حضرت الیاس بیمار ہوئے اور انتقال کیا۔
 پس اسرائیل کا بادشاہ یہوآس آپ پاس گیا اور رویا اور اسے میرے باپ اے میرے باپ کہتا

امصیاء پہلے کچھ شریعت پر قائم رہا پھر او میون سے لڑنے لگیا سلاطین کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ اوس نے داوی شومین دس ہزار آدمی قتل کئے اور شہر سلح کو لڑکے لے لیا اور اوس کا نام لقبیل رکھا تو ایچ کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ جب او میون کو مار کر پیر آیا تو بنی معیر کے معبودوں کو لایا اور انہیں اپنا معبود ٹھہرا تا تب اس نے ایک نبی اوس پاس بھیجا جس نے فرمایا جو معبود اپنے ہی لوگوں کو تیرے ہاتھ سے پھرنے سکے تو نے ان کا بیچا کیوں کیا ہے امصیاء نے کہا کس نے تجھے کو مقرر کیا کہ بادشاہ کا صلاح کار ہو باز رہ تو کیوں مارا جادے تب امصیاء اسرائیل کے بادشاہ یواس بن ہیوا حاز بن یامو سے لڑنے لگیا اور شکست کھائی اور امصیاء کو یر و سلم میں لوگوں نے بلو کر قتل کیا اس کی جگہ

عزریاہ اوس کا بیٹا بادشاہ ہوا اور وہ باون برس تک یر و سلم میں سلطہ ہا کر یا کے دنوں میں جو خدا کی رویتوں میں بنایا تھا خدا کا طالب رہا اس کی سلطنت مضبوط ہوئی آخر کو اوس نے ہیکل میں یعنی بیت المقدس میں خوشبو جلانی جو کام ہارون کے بیٹوں کا ہے اس حبت سے وہ اوسی وقت کوڑھی ہو گیا پھر مر گیا اور اس کا بیٹا۔

یوتام بادشاہ ہوا اور سرون میں امصیاء کی سلطنت کے پندرہویں برس ہو اس کا بیٹا۔

یاراب عام بادشاہ ہوا اوس نے ایک تالیس برس بادشاہت کی وہ بھی یاراب عام کی راہ پر چلا۔

عزریاہ کے بادشاہت کے اڑتیسویں سال یاراب عام کا بیٹا زکریا سرون میں بادشاہ ہوا اوس نے چہرہ جھینے بادشاہت کی اور وہ یاراب عام کی راہ پر چلا۔

سلوم بن بیسن زکریا کو قتل کر کے اس کی جگہ بادشاہ ہوا اوس نے سرون میں بیمنہ بھر بادشاہت کی پھر

مِثْا حَم بن جاوی سلوم کو مار کر بادشاہ بنا اوس نے دس برس بادشاہت کی اور
اور یارب عام کی راہ پر چلا تب آسوریوں کا بادشاہ پول اوس کے ملک پر چڑھا کیا اوس نے
بہت کچھ دے کر اوسے پسیر دیا پھر اوس کا بیٹا

فَقِيْهًا اوسکی جگہ بادشاہ ہوا اوس نے کمرون میں دو برس بادشاہت کی اور یارب عام کی
راہ پر چلا اور

فَقَحْنُ رَمْلِيَا جو اوسکے امیر دن میں سے تھا اوس نے اوسے قتل کیا اور خود بادشاہ
بنا اوس نے بیس برس بادشاہی کی اور اوس نے خلدند کے آگے بدکاریاں کیں اور یارب عام
کی راہ پر چلا اور اوس کے وقت میں شاہ آسور تجلہ پلاسر نے بہت شہر لے لئے اور اونہیں
پکڑ کر آسور میں لے گیا اوس وقت

مُحْمُوْرُ بِنِ اَيْلَه فتح کو قتل کر کے آپ بادشاہ بنا اور فتح کی سلطنت کے
دوسرے سال

يُوْتَامُ بِنِ عَزْرِيَا بچپن میں برس کا تھا اوس نے سولہ برس یرہ سلم میں سلطنت کی اور
خلدند کے آگے نیکو کاری کی اوسکی بادشاہت مضبوط ہوئی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سیدھا
چلتا تھا اوس کے بعد اوس کا بیٹا

اَحْمَرُ بادشاہ ہوا اور سولہ برس بادشاہ رہا اوس نے معلون کے آگے ڈھاکو پڑے
بت بنائے اور انہی بیٹیوں کو آگ میں ڈالا اور اپنے کانون اور پاتروں پر اور ہر ایک ہرے
ورشت تلے فوج کیا اور بخور چلا یا تب اللہ تعالیٰ نے اوسے شاہ آرام حنین کے ہاتھ میں
گرفتار کر دیا اونہوں نے اوسے مارا اور بتوں کو قید کیا اور دمشق میں پونچھا اور شاہ اسرمل
کے ہاتھ میں بھی سوچا گیا اوس نے اوسے جبری مارت مارا اور فتح بن رملیا نے یہود امین
ایک لاکھ بیس ہزار بہادر لوگوں کو ایک دن قتل کیا اور بنی اسرائیل اپنے نبیائوں میں سے

دولاکہ عورتوں اور بی بیوں کو قید کر کے لے گئے وہاں

عزود و نامی خدا تعالیٰ کے ایک نبی تھے انہوں نے نصیحت کی ان قیدیوں کو باز آکر کہ یہ بہت خوب
لوگوں نے انہیں بہرہ پہنچا اوس وقت آخذ نے آسور کے بادشاہوں سے مدد مانگی شاہ آسور
دمشق میں آیا اور مصیبت کو قتل کیا پھر اوس چٹھہ آئے اور یہود کو بارگاہ امیر و فکولے گئے اور فلسطی بہت
شہروں پر قابض ہو گئے اور شاہ آسور تجلہ پلا سر چڑھ آیا اوس نے شاہ آسور کو بہت کچھ دیا پادشہ کی
نبوتی کو مٹا دیا اور زندہ بے ایمان ہوا اوس نے دمشق کے ٹھاکروں کے لئے جنوں نے
اوسے مارا تھا ذبح کیا اور کھا کر ارام کے بادشاہوں کے ٹھاکروں نے ان کی مدد کی ہے میں ان
کے لئے قربانی کروں گا میری مدد کریں اور آخذ نے خداوند کے گھر کے برتنوں کو جمع کیا اور خدا کے
گھر کے برتنوں کو کاٹ لیا اور خداوند کے گھر کے دروازے کو بند کیا اور اپنے لئے سردیوں میں ہر ایک
کو لئے پرند بچوں کو بنایا اور یہود کے ہر ایک شہر میں اونچے مکان بنوائے کہ اجنبی ٹھاکروں کے
لئے خوشبو جلا دیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت غصہ دلایا اور آخذ کی سلطنت کو بارہویں برس
پہنچا اسرائیلیوں کا بادشاہ ہوا اوس نے قوبریس بادشاہت کی اور بدکاریاں اسرائیلی
بادشاہوں کی مانند کیں پھر شاہ آسور تلکینبر کا تابعدار ہوا پھر شاہ آسور نے اوسے قید میں ڈالا اور شاہ
آسور سارے ملک پر چڑھا اور سمرون کو تین برس گیر سے لیا اور پھر صبح کی سلطنت کے نوین برس
شاہ آسور نے سمرون پر قبضہ کیا اور اسرائیلیوں کو قید کر کے لے گیا اور ضلع اور خابور میں جو مجوز انکی نہر کے
نزدیک تھے اومادے کی بستیوں میں یعنی ایران کے اوتر کی طرف جیسے ہلان اور آذربایجان وغیرہ
کی بستیوں میں بسایا اور شاہ آسور نے بابل کے اور کوتہ کے اور عوا کے اور حما کے
اور سفر ویم کے لوگوں کو لاکے سمرون کی بستیوں میں بسایا پس خداوند نے اوس میں شہروں کو چھوڑا

اللہ پوری ہدش میں نے خلاصہ التواریخ میں لکھا ہے کہ اسرائیلیوں کی دس قومیں جس مقام میں بسائی گئیں
اونکی تلاش میں جب قدر کو شش کی گئی میفائدہ اور لاجل ثابت ہوئی غالب خیال یہ ہے کہ وہ ملک غاص

اونہوں نے اونہیں مارا شاہ آسور کو یوں خبر ہو چکی کہ جن کو تو نے وہاں بسایا ہے ان کو اوس زمین کے خدا کی پرستش کا طریقہ معلوم نہیں چنانچہ اوس نے ان میں شیر جوڑے ہیں وہ اونہیں پہانے ہیں تب شاہ آسور نے حکم دیا کہ جن کا ہنوں کو تم پر کھلا ہے ہواؤں میں سے ایک کو وہاں لے جاؤ وہ جا کر ان پاس حاضر رہو اور اوس زمین کے بندگی کا دستور سکھاؤ کہ انہوں نے انکار دینا نہیں سکھایا وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے بھی ڈرتے تھے اور اپنے بتوں کو بھی پوجتے تھے اور خدا کا حکم نہیں مانتے تھے کہ تم دوسرے معبودوں سے تڑو اور ان کے آگے سجدہ نہ کرو یہو سیع کی سلطنت کے تیسرے سال

حقیقہ دین آخند پادشاہ ہوا جب یہ پادشاہ ہوا پچیس برس کا تھا اس نے اونتیس برس سلطنت پادشاہت کی اور اپنے باپ داؤد کی مانند خداوند کے حضور سب بات میں نیکو کاری کی اور بچے مکانوں کو ڈھایا اور مورتوں کو توڑا اور یہ تون کو کاٹ ڈالا اور بیتل کا سانپ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸) میں بسائی گئی پادری انگس براڈ ہیڈ دینی اور دیوی تاریخ کے (۷۶) دین تھے پھر لکھتے ہیں کہ ان دس فرقوں کی بابت بڑی بحث ہو رہی ہے کہ انکی اولاد کمان ہو جیسے گمان کرتے ہیں کہ ان کے اصل لوگ جنہیں انڈین کہتے ہیں اور جیسے سمجھتے ہیں کہ افغانی ان دس فرقوں میں سے تھے ہیں لیکن اسکی تحقیق میں کوئی بات ثابت نہیں ہوتی اغلب یہ ہے کہ ان میں سے بہتر یہودیوں کے ساتھ قیدی ملک یہودیہ میں لپٹ کر ان سے ملاؤں گے سید جمیل الدین صاحب بھرت اپنے اخبار ہیرٹ میں لکھا ہے کہ انگریزی اخبار نگار وچوالا اخبار المومین جلیکل ریو یونانی انگریزوں کی تحقیقات اور ایک جہوریہ پ کے اتفاق سے بعض خبر افغانستان اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ افغان یہودیوں کی اولاد میں سے ہیں جس صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحقیقات افغانستان کی نسبت ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ دونوں اخبار نویں اعلیٰ درجہ کے وقائع نگار ہیں اور چند صاحبان یورپ شرقیہ تحقیقات ہی کامل محقق روزگار ہیں محمد حیات خان صاحب حیات افغانی میں لکھتے ہیں کہ انہیں جو صاحب علم انگریزی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ تجملہ بلا طر

بنایا تھا اسے تو بکر چکنا چور کیا کیونکہ نبی اکرمؐ اوس زمانہ تک اوس کے آگے خوش بویان جلاتے تھے اور اوس نے خداوند پر ایسا ہوس کیا کہ اوس کے بعد یہود کے سب بادشاہوں میں ویسا ایک بھی نہیں ہوا اور نہ اوس سے آگے کوئی ہوا تھا وہ خداوند سے لپٹا رہا اور اوس کے فرمانبرواری سے جدا نہ ہوا اور حکمران کو جو خداوند نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دے تھے اسے حفظ کیا اور خداوندؑ کے ساتھ تھا وہ جبہ کر گیا کامیاب رہا اور شاہ اسور سے باغی ہو گیا اور اسکی خدمت نہ کی اوس نے فلسطین کو غزہ تک اور اونکی سرحدوں کی انتہا تک مارا خرقہ یاہ کی سلطنت کے چودہویں برس اسور کا بادشاہ خزیب یہود کی مضبوط مشرور پر پڑ پڑا اور اونیں لے لیا یہ اسور کے بادشاہ نے یہ وسلم کی طرف فوج بھیجی اس فوج کے سردار نے خرقہ کو بہت دھمکا یا اوس نے حضرت اشعیا علیہ السلام سے کہلا بھیجا کہ وہ مانگے اور خرقہ نے خود اس کے گھر میں جا کر دعا مانگی جب اس کے فرشتوں نے

(تفسیر حاشیہ صفحہ ۸۸) اوس کے فرزند سلیمان نے جو ملک اسور کے بادشاہ شمشادون نے اسرائیلیوں پر تباہی ڈالی اور تہ طور سے عرصہ کے بعد تخت نصر اسرائیلیوں کو گرفتار کر کے بابل میں لے گیا اور بارہ قوموں میں سے دس قومیں مشرق میں رہیں اور دو قومیں یہود اور بنیامین واپس ہو گئیں تو ہو سکتا ہے کہ افغانوں کا جدا علی قیس عبدالرشید اور باقی ماندہ اسرائیلیوں میں سے ہو محمد حیات خان صاحب نے یہ کتاب بری تحقیق سے لکھی جو قیس عبدالرشید تک پٹنانون کی ساری قومیں کے سلسلے پہنچائے ہیں اور لکھا ہے کہ افغانی روایتیں بے مستحق ہیں کہ قیس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مسلمان ہوئے اور ایک روایت غور کی تاریخ سے ایسی ملتی ہے کہ حضرت علی کے وقت میں کو قیس حبیب شغب جو ملک غور کا رئیس تھا ایمان لایا تو اس وقت قیس ہی مسلمان ہوئے اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ یہاں عربانی میں لفظ صلح ہے جس میں دونوں ہیں مگر ترجمہ میں پادریوں نے پہلی ہی پر لفظ دیا ہے اور بیوضوں نے اخیر میں جویم کا لفظ دیا ہے معلوم ہوا کہ عربانی میں (ح) تھی اب (خ) اور جویم سے خلج ہو گیا اور ظاہر میں بھی تحریر ہے اور حیات افغانی میں قوم خلج کا ذکر ہے اور تاریخ فرشتہ سے نقل کیا ہے کہ جب اس قوم نے یعنی افغانوں نے سن ایک سو تیس پچھریں میں پشاور کو

آسور کے پادشاہ کی فوج میں جا کر ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی قتل کئے اور بادشاہ چلا گیا اسکے بعد خرقیا مرض الموت میں مبتلا ہوا اور اس نے خدا سے دعا کی تب خدا تعالیٰ نے اس سے باتیں کیں اور ایک نشان عطا فرمایا لیکن خرقیا نے اس احسان کے مطابق شکر نہ کیا بلکہ اس کے دل میں گمنم رہا یا جبکہ وجہ سے اس پر یہود پر غضب ہوا تب خرقیاہ اپنے غور سے شرمندہ ہوا بالآخر خرقیاہ نے انتقال کیا۔

منسی اوس کا بیٹا اوس کا جانشین ہوا تخت نشینی کے وقت اسکی عمر (۱۲) سال کی تھی (۵۵) سال اوس نے یر و سلم میں بادشاہت کی لیکن اوس نے اپنے والد کے طریق کے خلاف طریقہ اختیار کیا اور جو تہذیب اوس کے والد نے ڈھائے تھے انہیں تعمیر کیا اور عیلم کے لئے بیعت بنائے اور سیرتیں لکھیں اور سارے آسمانی لشکر کی پرستش کی اور ساعتوں کو مانا اور دگرگی

(بقیہ جلد ۱ صفحہ ۸۹) نوح میں حکمران کے قبضہ کر لیا تو لاہور کے راجہ نے فوج بھیجی اور چند لڑائیاں ہوئی رہیں لوگ کابل اور غور اور خلیج کے جو مسلمان تھے ایک دین ہونے کے باعث سے افغانوں کی مدد کو آئے اور منشی عبدالکریم صاحب نے جو کتاب گلشن ہندوستان کی تاریخ میں لکھی ہے اوس میں لکھا ہے کہ غزنوی مایخون سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان محمود کے بہت امیر قوم خلیج سے تھے اور سلطان محمود کے بیٹے سلطان محمد کے حال میں لکھا ہے کہ اوستے اپنے بہائی سلطان مسعود سے لڑائی کی اوس کے امیر اوس سے پہر گئے اور اوس کو پھر کزدند خلیج میں قید کیا اور اوس کے بہائی سلطان مسعود کی بیٹی بوائی کے لئے ہرات کی طرف دیا اس سے معلوم ہوا کہ خلیج کی شہر کا نام ہے جہان یہ قوم رہتی تھی اور شہر ہرات کے پاس ہے اور حیات افغانی میں افغانستان کے چچم کی طرف کے حصہ کے چار شہر بہت بڑے لکھے ہیں کابل غزنی قندہار ہرات جس سے ثابت ہے کہ افغانستان میں قرب ہرات کے مقام خلیج میں اوس بادشاہ نے اسرائیل کو بے بسایا تھا اور خلیج کے ساتھ لفظ تھا جو لکھا ہے پس کیا تعجب ہے کہ خلیج کا لفظ بدلتے بدلتے کابل ہو گیا پس پٹانوں کا یہی اسرائیل میں سے ہونا قرین قیاس ہے حیات افغانی میں درج ہے کہ کتاب مخزن افغانی

اور ٹوٹا کیا اور خداوند کو غصہ دلانے کے لئے بہت بدکاریاں کیں اور اوس نے ایک کمو داہوا
 بت جو اوس نے بنوایا تھا خدا کے گھر میں نصب کیا خداوند نے منی سے اور بتی یہود کو
 باتیں کیں وہ شتو اتھ ہوئے اس وجہ سے خداوند ان پر شاہ آسور کے سپہ سالاروں کو لے آیا
 وہ منی کو طیران وال کر بابل کو لے گئے جب اوسے سخت تکلیف ہوئی تب اوس نے تو بیا
 اور دعا مانگی جو خداوند نے مقبول فرمائی اور اوسے پیر و سلم میں لے آیا تب منی خداوند کا قائل
 ہوا اور اجنبی معبودوں کو اور اوس بت کو جو خداوند کے گھر میں تھا اور ب مذبحوں کو دفع کیا اور
 یہود کو فرمایا کہ خداوند اسرائیل کے خدا کی بندگی کریں اسکے بعد اوس نے انتقال کیا اور اوس کا
 فرزند

آمون ۲۲ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا اور اوس نے دو برس پر و سلم میں بادشاہت کی اور
 ان سب کمو دی ہوئی صورتوں کے آگے جو اوس کے باب منی نے بنوائی تھیں فرمایا

(البقیہ حاشیہ صفحہ ۹۰) جو ستلہ ہیری میں جہانگیر بادشاہ کے وقت میں خان جہان قوم بود ہی نے نعمت اللہ
 ہودی کی مدد سے لکھی ہے اوس میں قیس عبدالرشید کا نسب نامہ طاہوت بادشاہ تک پہونچا یا ہے اور طاہوت
 کے بیٹے کا نام ارمیا اور پوتے کا نام افغان لکھا ہے اور لکھا ہے کہ ارمیا کے دوسرے بہائی ارضیا
 تھے اور ارضیا کے بیٹے کا نام آصف تھا اور طاہوت کا نسب نامہ یہود تک لکھا ہے محمد جیات خان لکھتے
 ہیں کہ طاہوت حضرت یہود کی نسل میں نہیں ہے بلکہ حضرت بنیامین کی نسل میں ہے اور طاہوت کے بیٹوں
 کے نام جو حضرت شموئیل علیہ السلام کی کتاب میں ہرین اون میں ارمیا اور ارضیا کوئی نہیں ہے ہم کہتے ہیں
 کہ حضرت ارمیا پیغمبر کے رفیق ارضیا تھے کیا تعجب ہے کہ یہ نسب نامہ ارمیا تک پہونچا ہو
 اور اوپر کے نام طاہوت تک لوگوں کو منسلوم نہ ہوئے ہوں اور انہوں نے طاہوت کا نام
 لکھ دیا ہو اور طاہوت کو غلطی سے حضرت یہود کی نسل میں قرار دیا ہو۔

گزشتہ میں اور انکی بندگی کی اور اوس نے خداوند کے آگے عاجزی نہیں کی جس طرح اوس کے باپ نے
 عاجزی کی تھی بلکہ آمون نے گناہ پر گناہ کئے اور بلا شراو کے خادم نے اُسے گرمین قتل کر ڈالا اوس کے بعد
 یوسیاہ بن آمون آٹھ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور اوس نے وہ کام کئے جو خداوند
 کے آگے پہلے تھے اور اپنے باپ داؤد کے طریق پر چلا آٹھ برس کی عمر میں وہ طالب
 خدا تھا اور بارہویں برس سے تختہ فون اور بتون کو اوس نے دور کرنا شروع کر دیا اور تمام عیسائی
 مذبحوں کو تو ہا دیا اور مورتوں کو نابود کیا اور ہر قسم کے بتوں کو توڑ ڈالا اور بت پرستوں کی قبروں پر انکی
 مٹی چھڑکی گئی اور بتوں کے کاہنوں کی ہڈیاں مذبحوں پر جلائی گئیں اور تمامی مائکب اسرائیل سے
 بت نابود کر گئے اور بتوں کے اٹھارہویں برس اوس نے ہیکل کی مرمت کرائی اور سوقت
 میں ہیکل سے توریت کی کتاب ملی بادشاہ نے اسے پڑھا کر سنا جس کے بعد آپ نے
 کپڑے پہاڑے اور بہت رنجیدہ ہوا کہ عمل احکام الہی پڑتا اور خلدہ نبیہ کے پاس بعض
 اشخاص کو بھیجا تاکہ ان سے دریافت کریں اوہنوں نے فرمایا کہ خداوند فرماتا ہے کہ ساری آفت
 جو میں اس مقام پر اور اوس کے باشندوں پر لاؤں گا تیری آنکھیں نہ دیکھیں گی اس کے بعد بادشاہ
 نے خداوند کے گرمین سب بنی اسرائیل کو جمع کیا اور عہد کی ساری باتیں اوس کتاب کی انہیں
 پڑھ سنائیں اور اوس نے خود مدعہ حاضرین کے عہد کی تعمیل کا عہد کیا اور یہ وسلم کے باشندوں
 نے عہد کے مطابق عمل کیا بادشاہ نے بنی اسرائیل کی ساری سر زمینوں سے ساری
 مکروہات کو دفع کیا اور سب کو عبادت میں حاضر کیا تاکہ خداوند کی بندگی کریں اور بادشاہ نے
 یہ وسلم بن خداوند کے لئے عہد فسخ کئے جس کے بعد شاہ معز فرعون کوکھ اپنے لئے کوا سور کے
 بادشاہ پر چڑھا جو مقام فرات کے کنارہ پر ہے تب یوشیاہ اوس کا مقابلہ کرنے کو نکلا۔
 ہر چند ینکو نے چھایا مگر اس نے نہ مانا بلکہ محمد کی وادی میں لڑنے کو گیا اور تیرہ دن سے
 زخمی ہو کر یہ وسلم روانہ ہوا اس طور پر اوس نے انتقال کیا جس کے بعد ملک کے لوگوں نے

اوسکے فرزند

(یہوآخز) کو پادشاہ کیا جس نے یروہلم میں تین مہینے بادشاہت کی اوس نے بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے بدکاریاں کیں اور فرعون نکوہ نے اوسکے بیڑیان ڈالین اور یوسیاہ کے دوسرے فرزند (الیاقیم) کو پادشاہ کیا اور اوسکا نام یہو یقیم رکھا اور یہوآخز کو لے گیا وہ صرین پہنچا کر گیا یہو یقیم نے یروہلم میں گیارہ برس سلطنت کی اوس نے بھی اللہ کے حضور میں بدکاریاں کیں اوس کے وقت میں بابل کا بادشاہ بخت نصر حملہ آور ہوا پادری شیرنگ نے آفتاب صداقت میں لکھا ہے کہ بابل فرات کے کنارے پر اور نینویٰ جبلہ کے قریب کنارے پر تھا۔ دونوں سلطنتیں کبھی ملی رہیں کبھی جدا ہو گئیں حضرت عیسیٰؑ سے چہرہ پتیس برس قبل نبو پول عصر بابل کا پادشاہ ہوا اور آسور کے پادشاہ ساردن پالوس کو شکست دی اور دونوں سلطنتوں کو ملا کر ایک سلطنت قرار دیا اوسکے جانشین بخت نصر نے اوس ملک کی سرحدیں چاروں طرف بڑھا کے حضرت عیسیٰؑ سے چہرہ سو برس قبل یروہلم پر قبضہ کر لیا اور وقت دانی ایل بنی وغیرہ قیدیوں کو شہر بابل میں لڑ گیا یہ صفحہ ۱۰۵ میں لکھا ہے کہ گودانیال نبی وغیرہ اشرف جوتون کو قید کر کے لے گیا مگر یہو یقیم کو بادشاہت سے معزول نہیں کیا تین برس بعد یہو یقیم بابل کے بادشاہ سے باغی ہو گیا تب بابل کے بادشاہ بخت نصر نے دوبارہ حملہ کیا اور اوسکے پانوں میں بیڑیان ڈال کر بابل میں لے گیا اور وہ وہاں مر گیا اور بیت المقدس کے بہت برتن بھی بابل کو لے گیا اور انکو اپنے بچے بختا نے میں رکھا کتاب سلاطین میں مندرج ہے کہ یہو یقیم کے بعد اوسکا بیٹا

(یہوکیمن پادشاہ) ہوا جسکے بعد مصر کا بادشاہ ہر اپنے ملک سے باہر نہیں نکلا اس لئے کہ بابل کے بادشاہ نے وادی مصر سے لے کر نیرزات تک مصر کی پادشاہ کو ساری ملک پر قبضہ کر لیا تھا اور یہوکیمن نے یروہلم میں تین مہینے بادشاہت کی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے بدکاریاں کیں اور وقت بابل کے بادشاہ بخت نصر کے خادم یروہلم پر چڑھتا ہے اور شہر کو گھیر لیا

اور بخت نصر نے شہر لشکر کشی کی اور اوس کے خادموں نے اوسکو گمیر لیا یہو کین اپنی ماں اور اپنی
 غلاموں اور منصب داروں کو لے کر بخت نصر پلے گیا اور بابل کے بادشاہ نے اپنی سلطنت
 کے آسمین برس اوسکو کھڑا کیا اور اللہ کے لکھ کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو بادشاہ کے محل میں تھا نکال کے
 لے گیا اور وہ سارے سنہرے خزوف جو حضرت سلیمان نے امد کے گھر کے لئے بنائے تھے
 لوٹ لے گیا اور سارے یہود اور سب امیروں اور جنگی بہادروں کو جو دس ہزار آدمی تھے اور سارے
 پیشہ والوں کو اور لہاروں کو قید کر کے لے گیا اور وہاں کنگا لون کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا
 اور یہو کین اور اوسکی ماں اور اوسکی چور و دن کو بھی بابل میں لے گیا آفتاب صلاقت میں وچ ہے کہ
 ان قیدیوں میں حزقی ایل نبی بھی تھے اور بابل کے بادشاہ نے یہو کین کے چچا اتیناہ کو اوسکے
 جگہ تاج بختشا اور اوسکا نام

(صدقیاہ) اوسکا صدقیاہ لے گیا رہ برس یہو سلم میں سلطنت کی اوس نے بھی امد کے
 آگے بدکاریاں کیں تاریخ کی دوسری کتاب میں لکھا ہے کہ وہ امد کے آگے بدکاریاں کرتا تھا اوس نے
 حضرت یرمیاہ کے سامنے جنہوں نے امد کے منہ کی باتیں اوس سے کہی تھیں عاجزی
 نہ کی اور بخت نصر سے باغی ہوا اور ایسا گردن کش اور سخت دل تھا کہ امد تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں
 ہوا اور کاجنوں کے سب سرداروں اور دیگر اشخاص نے ساری نفرتی کاموں کی طرف مایل ہو کر
 بہت سی بدکاریاں کیں امد نے اپنے رسولوں کی معرفت اوس کے پاس پیغام بھیجا لیکن اوس نے
 امد کے پیغام پہنچنے والوں کو ٹیٹے میں اڑایا اور اوسکی باتوں کو ناچیز جانا اور نہیوں سے بدسلوکی
 کی یہاں تک کہ امد تعالیٰ کا غضب اوس لوگوں پر ایسا بڑھا کہ کچھ چارہ نہ رہا پس صدقیاہ کی سلطنت
 کے نوین برس بخت نصر نے یہو سلم پر چڑھائی کی۔

بیت المقدس کی پہلی تباہی
 یہو جو کے سیدان میں صدقیاہ گرفتار ہوا اور اوسکی مٹی اوسکے سامنے
 قفل کی گئی اوسکی انگلیں نکالی گئیں اور بٹیریاں ڈال کر بابل لے گئے بنور ازان جو بخت نصر کے جلو اور

سرکار تمار لاٹم میں آیا اور اوس نے خداوند کے گھر کو جلا دیا اور نیز بادشاہ کا قصر اور یروسلم کے سامنے گھر جلا دئے اور اوس کے لشکر نے یروسلم کی فصیل ڈھادی اور باستان لنگالوں کے یروسلم کے سب باشندہ و گھوڑے کھل لے گیا۔ اور بیت المقدس کو معدوم کر کے جو کچھ سامان تھا سب لے گیا۔

بابل کا فتح ہونا اور کینسر واکا
بیت المقدس کو ہار کرنا اور بیت المقدس
کی تیسرہ۔

(۱۵) پادری میتھر صاحب نے مفتاح الکتاب میں بابل کے تفصیلی حالات لکھے ہیں جن میں یہ بھی درج ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد نے یہ شہر طوفان کے تھوڑے عرصہ کے بعد بنایا اور اون کے پرپوتے نمود نے اسکو ترقی دی بہرہت سی بادشاہوں نے اسکو مسخ کیا اور اسکی رونق بڑھائی غرض بخت نصر بادشاہ کے وقت میں اسکی بڑی رونق تھی وہ دنیا کی عجائبات میں شمار کیا گیا ہے دریا سے قلات اس شہر کے درمیان بہتا تھا شہر دریا کے دونوں کنارے اتر ادر دکن پر واقع تھا ان دو حصوں کے گرد شہر تباہ کی ایک بڑی دیوار تھی اور اس کے اندر مربع احاطہ تیس کوس کا تھا جسکی دیوار میں ستائیس فٹ چوڑی تین جگہ اوپر چہرہ نمون کی قضا چل سکتی تھی اور بلند سی میں یہ دیوار میں سو فٹ تین شہر میں داخل ہونے کے لئے تھوس پتیل کے ایک سو بڑے پہاڑ تھے جن سے پچاس ٹکڑے یعنی چاروں طرف سے پچیس پچیس اور ساڑھی سات کوس کی لمبی تمام احاطہ کے دار پار پہاڑ سے پہاڑ تک آئے سانسے چوک بندی کے ساتھ چلی گئیں تین تمام شہر چہرہ پچاس چوک پر تقسیم تھا ایک عجیب پل دریا پر بنا ہوا تھا اور چڑاؤ کی طرف دھنہرین کو مدی گئی تین جھنڈے بارہ کے وقت پانی دریا سے جلد میں پہنچایا جاتا تھا

بابل کینسر واکا کی چڑاؤ
پادری مرکب کشفہ الآثار میں لکھتے ہیں کہ قارس اور مدین یعنی آذربائیجان کے بادشاہوں نے بابل کے لینے پر ایک لاکھ اور دونوں نے اپنے لشکروں کا سردار خسر و کو کیا خسر و دونوں کا رشتہ دار تھا آخر انکا جائنشین ہوا اور کینسر و نے بیس برس پچیم کی طرف کے

ایرانی قوم کو اپنا تابعدار کر کے بابل کی لڑائی پٹیا رکھا سواروں کی فوجیں تیروں اور تیردن کے ساتھ بابل پہنچیں اور شہر کو گیر لیا بابل میں سے کوئی بھاگنے نہیں پایا بابل کے لوگ عورتوں کی طرح ناعود ہو گئے دہشت اور ہرجا گئی شہر سے باہر نکل کر اونکو لڑنے کی جرأت نہ پڑی اور نہ نچے سب دروازے بند کئے جیسا کہ کتاب یمیاہ علیہ السلام کے اکانوں باب کی تیسویں آیت میں ارشاد ہے کہ بابل کے بہادر لڑائی سے محروم ہیں قلعوں میں بیٹھے ادن کا زور گسٹ گیا دہر عورتوں کی مانند ہو گئے خسرو کا لشکر دوسرے تک بابل کو گیر لے رہا آخر کو جو خندق شہر کے گرد کھودی تھی اوس میں فرات کا پانی جاری کیا اور پادری میتر نے مفتاح الکتاب میں لکھا ہے کہ دریائے فرات کو ایک نہر میں پیس دیا جو اپنے سپاہیوں سے کھدوائی تھی اس باعث سے دریائی تہ سو گئی اور اس راہ سے سپاہی ہل تک گئے۔

فتح بابل پادری مرکب صاحب لکھتے ہیں کہ جس رات میں شہر پر حملہ کیا وہ رات بابل کے بت پستون کے تیوار کی تھی فرات کے کنارے کے دروازے غفلت سے کھلے رہ گئے فوجیں شہر میں گھس پڑیں سب لوگ مست پڑے ہوئے تھے بہتوں کو قتل کیا بہتوں کو بگادیا اور محل کے دروازوں میں گھس گئے محل میں غل ہو بابل کے بادشاہ نے کما دریا فت کر دیا جبکہ اسے محل کے لوگوں نے دروازے کھولے ایران کا لشکر گھس پڑا اور بادشاہ کو اور امیر کو قتل کیا خسرو فی حکم دیا کہ جو لوگ گھروں میں ہیں وہ گھروں میں رہیں اور جس کو باہر پاؤ قتل کر و خسرو نے سب بادشاہی خزانوں پر قبضہ کر لیا پر خسرو نے ہند سے مصر تک بہت سی قوتوں کو اپنا تابعدار کیا اور اسرائیلیوں کو قید سے چھوڑ دیا اور مسجد بیت المقدس کے بنائے کا حکم دیا یہ بابل کی پہلی فتح تھی۔

آفتاب صداقت میں وجہ ہے کہ خسرو کی فتح بابی کے پہلے سال میں دانیال علیہ السلام نے یا اور کسی نے اس کو حضرت اشعیا علیہ السلام کی پیشین گوئی ان دکمائیں جنہیں دیکھ کر خسرو نے اسی وقت

شہر دقان بابل کو دس سو سال پہلے پیش گوئی ان دکمائیں اور نبی اسرائیل کی قید سے رہائی دے تیسرے بیت المقدس کا حکم

فرمان جاری کیا حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب میں لکھا ہے کہ فارس کے بادشاہ خورس کی سلطنت کے پہلے برس میں اس نے کہ اشد کا کلام جو ارمیاہ علیہ السلام کے مسمیٰ سے نکلا تھا پورا ہووے اشد نے فارس کے بادشاہ خورس کا دل ادب باراکہ اوس نے اپنے تمام ملک میں منادی فرمائی اور اشد تار نامہ بھی لکھ بھیجا اور کہا شاہ فارس خورس یوں فرماتا ہے کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی ساری ملک مجھ کو بخشو اور مجھے حکم دیا کہ یروشلم میں جو یہود ہیں رہے اسکے لئے ایک گھر بناؤں پس اوسکی ساری قوم میں سے جو کوئی تمہارے درمیان ہو اوسکا خدا اسکے ساتھ ہو اور وہ یروشلم کو جو یہود میں ہے چڑھ جاوے اور خداوند ملائکہ کے خدا کا گھر بناوے کہ وہی خدا ہے جو یروشلم میں ہے اور ہر ایک جو باقی رہا ہو ان سب تھاموں میں سے جہاں کہیں وہ پر لسی ہو اہو اسی مقام کے لوگ سونے چاندی سے اور مال اور جانوروں سے اوسکی مدد کریں اور اوسکے سوا دے خدا کے گھر کے لئے جو یروشلم میں ہے اپنے جی کی خواہش سے تحفے گزائیں تب یہود اور بنیامین کے آبائی رئیس اور امام اور لوی ان سب کے ساتھ جن کے دلوں کو خدا نے ادب باراکہ اشد نے کہ اشد کا گھر بناوے اور ان سب نے جو اوسکے پیروں میں تھے چاندی کے برتن اور سونے اور اسباب اور جانور اور قیمتی چیزوں سے اوسکی دستگیری کی اسکے سوا اپنی خوشی سے تحفے دے۔

خسر و کامیت المقدس کا اسباب اور خداوند کے گھر کے ان برتنوں کو جنہیں بخت نصر یروشلم سے نکال اور قیدیوں کا شش بفر کو دینا لایا تھا اور اپنے دیوتوں کے گھر میں رکھا تھا اذکو خورس نکال لایا اور یہوداہ کے امیر شیش بفر کو گن دیا اور اذکی گنتی یہ ہے سونے کی تیس تھالیان اور چاندی کی ہزار تھالیان اور آنتیس چہر بلان اور سونیکے تیس پیالے اور روپے کے چار سو دس پیالے اور دوسری قسم کے ہزار باس سونے روپے کے برتن سب ملکر پانچ ہزار چار سو تھے شیش بفر یہ سب برتن ان قیدیوں میں سے لے گیا جن کو بابل سے یروشلم میں چڑھایا اور یہودی لوگ جن کو بخت نصر

بابل میں لے گیا تھا اور وہ پھر یروشلم اور یہود امین آگے سب مل کر بیا لیس ہزار تین سو ساٹھ تھے
 سو اوائے غلاموں اور لونڈیوں کے جو سات ہزار تین سو پینتیس تھے اور تین سو ساٹھ گانو اے
 اور گانیو الیاہ تھیں۔

بیت المقدس کی بنیاد کا پہر یروشلم میں پہنچنے کے بعد وہ سو سو برس کے دوسرے مہینے
 میں جب مسجد کی نیوڈا لیتے تھے اونہوں نے اما سون اور لادیون کو دوبارہ ڈالا جانا۔

مقرر کیا کہ وہ اود علیہ السلام کے موافق اسد کی تعریف کریں اور وہ باری باری سے گالتے بجاتے تھے
 جب اونہوں نے اسد کی تعریف کی سب لوگوں نے ملکر نعرہ مارا اس لئے کہ اسد کے گھر کی نیو
 پڑی تھی لیکن بہت لوگ جو بوڑھے تھے جنہوں نے پہلے گھر کو دیکھا تھا وہ بڑی آغا سے چلا کر
 رونے لگے لیکن بہترے خوشی سے لاکارے جب یہود اور بنیامین کے دشمنوں نے جتنا
 کہ وہ اسد کی مسجد بناتے ہیں تب وہ آئے اور بولے کہ ہکو ہی اسپتے ساتھ بنانے دو کہ گھر ہم ہی
 تمہاری مانند تمہارے خدا کے طالب ہیں اور ہم آسور کے پادشاہ اسرحدون کے وقت سے
 جس نے ہمیں بیان بسایا ہے اوسکے لئے قربانی گذارنے ہیں لیکن زرد بابل اور شیوع اور باقی
 دسیوں نے کہا کہ تمہارا یہ کام نہیں ہے کہ ہمارے ساتھ ہمارے خدا کے لئے ایک گھر بنائے بلکہ ہم
 آپ ہی اسد کے لئے گھر بنائیں گے جیسا خورس پادشاہ نے حکم دیا تھا۔

بیت المقدس کی تعمیر میں الحوا تب ملک کے لوگوں نے یہوداہ کے لوگوں کے ہاتھوں کو ڈھیلہ کر دیا
 اور بنانے میں اونہیں گہرا دیا اور انکے برخلاف میں دکیلون کو نوکر رکھا کہ
 اودن کا منصوبہ فارس کے پادشاہ خورس کے جیسے جی اور دارا بادشاہ کی سلطنت کے
 دوسرے سرس تک نبین پڑا پھر جمعی نبی علیہ السلام اور زکریا بن عید نبی علیہ السلام یہوداہ اور یروشلم
 میں اسرائیل کے خدا کے نام سے نبوت کرتے تھے تب زرد بابل اور شیوع اوسٹے اور
 اسد کا گھر بنانے لگے اور خدا کے وہ نبی ان کے ساتھ ہو کر اودن کی مدد کرتے تھے تب لوگوں نے

دارا کو لکھا کہ یہودی کہتے ہیں کہ خورش بادشاہ نے اس گھر کو بنانے کا حکم دیا تھا۔

دارا نے اپنے دفتر خانے میں تلاش کیا تو اس کو ایک دفتر ملا آئین اور تیاری بیت المقدس لکھا تھا کہ خورش بادشاہ کی سلطنت کے پہلے برس میں خورش

بادشاہ نے حکم دیا کہ یہودیوں میں جو خدا کا گھر ہے وہ گھر اور وہ مکان جہاں قربانیان چڑھائی جاتی ہیں بنایا جاوے تب دارا نے حکم دیا کہ امد کا گھر بنے دو یہودیوں کے بزرگ لوگ خدا کے گھر کو اس کی جگہ پر بنادیں اور یہ حکم یہ ہے کہ بادشاہ کے خزانے سے دریا پار کے محصول میں سے اون لوگوں کو خرچ دیا جاوے کہ اون کا ہرج نہ ہو اور جو کچھ انہیں درکار ہو جو پٹرے اور بیڑے اور صلوان آسمان کے خدا کے سوختنی قربانیوں کے لئے اور گیسوں اور نمک اور تیل سب یہودیوں کے ایاموں کے مطابق بے عذر اور بلا غصہ روز بروز دن کو دئے جائیں تاکہ وہ خوشبو اور قربانیان آسمان کے خدا کے حضور میں گذاریں بادشاہ اور بادشاہزادوں کی عمر کی درازی کے لئے دعا مانگیں اور جو شخص اس فرمان کو نال وے وہ پھانسی دیا جاوے تب یہودیوں کے بزرگ کام بنانے لگے اور امد کا گھر دارا پادشاہ کی سلطنت کے چھٹے برس تیار ہوا۔

قید بابل کی رہائی سے ولادت (۱۶) پادری شیرنگ صاحب نے آفتاب صداقت میں جو حالات مسیح علیہ السلام تک کی حالات لکھے ہیں ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ خسر پادشاہ نے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانسو چھتیس برس پہلے یہودیوں کو قید بابل سے چھوڑ دیا اس وقت سے یہودی لوگ حضرت سکندر یونانی کے وقت تک فارس کے پادشاہوں کے تابع رہے۔

حضرت سکندر کا فارس فتح کرنا پہلے فارس پر حملہ کر کے دارا پادشاہ کو تین دفعہ کی فوج کشی میں شکست دے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو اکتیس برس پہلے فارسی سلطنت کا تخت لے لیا

پادری میتر صاحب نے مفتاح الکتاب میں لکھا ہے کہ حضرت سکندر نے دارا کی فوج کو کھلیہ میں شکست دی بعد اسکے تمام یار یعنی ملک شام اور فونیکہ یعنی جہاں صور اور صیدا دو شہر تھے اقبضہ میں لائے اور یہودیوں نے چونکہ انکے دشمنوں کو رسد پہونچا کر انکی مدد دی تھی انکار کیا تھا اور انہوں نے یہودیوں پر ہی حملہ کیا۔

حضرت سکندر کا یہ وسلم قبضہ آفتاب صداقت میں درج ہے کہ حضرت سکندر نے شہر صور پر اور بنی اسرائیل کے ساتھ بڑا جھوٹا قبضہ کر لیا اور یہودیوں کو کھلا بھیجا کہ میری اطاعت کرو ورنہ دارا مہم لکھا کہ ہم فارس کے پادشاہ کے تابع رہیں ہم اور کسی کی تابعداری نہیں کر سکتے حضرت سکندر اپنی فوج لے کر یہ وسلم پہنچے آئے مسجد بیت المقدس کے سب خادموں اپنے عمدہ کے لباس پہنچے اور شہر کے باشندے سفید پوشاں میں انکی پیشوائی گو گئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کی خبریں جو حضرت سکندر کے حق میں تھیں انکو دکھلا دیں آپ بہت خوش ہوئے اور مسجد بیت المقدس میں جو عبادت تھی اس میں شریک ہوئے اور وہاں کے لوگوں سے محصول نہیں لیا اور انکو حکم دیا کہ اپنی شریعت پر چلیں اور بہت سے یہودیوں کو اپنی فوج میں بھرتی کیا۔

حضرت سکندر کے حالات ملا احمد ابراہیمی ج لے کتاب سیف الامت میں لکھا ہے کہ یوسف ابن کوریان کی کتاب جو قدیم تاریخوں میں سے ہے اور حضرت سکندر زوالقرنین علیہ السلام کے زمانے کے قریب لکھی گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ سکندر روزِ باخدا تھے اسی طرح کتاب کما سے اون کا خدا پرست ہونا ثابت ہوتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر نہ تھے اور اس میں کچھ نقصان کی بات نہیں ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فقط اپنی قوم بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے اور حضرت سکندر بنی اسرائیل میں سے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں عبادت خانے کے امام کی پوشاک باریک کتان کا کرنا اور عامہ اور پانچامہ ہوتا تھا اور پٹکا رنگین نہایت عمدہ ہوتا تھا۔

نمین تھے حضرت سکندر حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل میں نہیں تھے بلکہ حضرت یعقوبؑ کے بھائی محبت کی نسل میں تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل کے سوا اور قوموں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے قاعدوں پر چلنا فرض نہیں تھا اور وقت میں آنے والی قوموں کے واسطے شریعت جدا تھی حضرت سکندر غالباً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر تھے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ بعد اسکودہ خود پیغمبر ہوئے اب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت اللہ نے ساری جہان کے واسطے دی ہے جو اس شریعت کا تابع نمین وہ ہمیشہ و فنی میں رہے گا۔

سلطنت اسکندریہ کی تقسیم یونان پر آفتاب صداقت میں درج ہے کہ جب حضرت سکندر کی بڑی مصائب اور یر و سلم پر ظالمی کا قبضہ

پر تقسیم ہوئی مصر کے پادشاہ ظالمی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو بیس برس آگے ہفتہ کے دن جب یہودی اپنی شریعت کے لحاظ سے لڑائی پر تیار نہ تھے شہر یر و سلم پر چڑھ کر قبضہ کر لیا اور بہت سے یہودیوں کو مصر میں لے جا کر شہر اسکندریہ میں لے آیا۔

انگلش کا یر و سلم پر قبضہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چودہ برس پہلے کو چک ایشیا اور یہودیوں کے مصائب کے پادشاہ انگلش نے شہر یر و سلم اور اس تمام ملک کو ظالمی کے ہاتھ

سے چھین لیا اور تین برس تک چاروں طرف کی لڑائیوں کی کثرت سے یہودیوں نے بڑی تکلیف اٹھائی اور اکثر ان میں سے وطن چھوڑ کر ملک مصر میں جا رہے لیکن جب اس پاس کے شہر لوٹے گئے شہر یر و سلم پر باغیہ تاریخ لکھنے والوں سے ثابت ہے کہ اس زمانہ میں اس پاس کی قومن یہودیوں کا اس باعث سے بہت لحاظ کرتی تھیں کہ وہ اپنی شریعت پر قائم تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو گیارہ برس پہلے جب مخالف پادشاہوں نے صلح ہوئی ملک یہود انگلش کے حصہ میں آیا۔

پادشاہ مصر کا ملک یہود پر تسلط اور یہودیوں کی آسائش اور علم و ثانی کا حاصل کرنا اور ان کے اثرات

پادشاہ نے اسکو لے لیا اور وقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو پانچ برس پہلے تک ملک یہود امصر کے پادشاہ کا تابع رہا اس عرصہ میں یہودی لوگ اکثر امن و امان سے رہتے تھے اور سردار امام حاکم کے طور پر بند و بست کرتے تھے اور ان میں سے بہت سے علمائین یونانی علم کا چرچا ہوا اور ان کے سبب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کے سوا بہت سی روایتیں جنہیں آخر کو یہودی بہت مانتے تھے اسی زمانہ سے جلدی ہوئے لیکن انہیں دنوں میں وہ جماعت جو مسندن کلماتی ہے مقرر ہوئی اُس میں بہتر آدمی سردار امام در بزرگ اور صافر یعنی شریعت نویس شریک ہو کر دین کے مقدموں کا فیصلہ کرتے تھے۔

بنی اسرائیل کی کتابوں کا بحکم پادشاہ مصر آفتاب صداقت میں دوسری جگہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

یونانی میں ترجمہ ہوتا اور نئی دین کو سطر کا انتظار سے دو سو تیرہ برس پہلے شہر اسکندریہ میں مصر کے بادشاہ کے حکم کے موافق انکی کتابیں ستر آدمیوں کے ہاتھ سے یونانی زبان میں ترجمہ کرائی گئیں اور یہ ترجمہ آج تک موجود ہے پادری آگسٹس لکھتے ہیں کہ حضرت سکندر کے بعد مصر کے دوسرے پادشاہ طالمی فلپس کے زمانہ میں تورات شریف کا ترجمہ یونانی زبان میں ہوا آفتاب صداقت میں درج ہے کہ نہیں معلوم اس ترجمہ کے سبب سے یا کسی اور باعث سے مگر یہ بات تحقیق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کچھ عرصہ قبل سے ساری قومیں اسکی سخت نظر ہو گئیں تھیں کہ دین کا ایک نیا استاد آنے والا ہے۔

یہود کا مصر کے پادشاہ سے باغی ہو کر یہودی باو شاہ کی اطاعت کرنا اور اسکا طریقہ عمل

لے مصر کے پادشاہ طالمی چہارم سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو تین برس پہلے سے لے کے ایک سو شانوے برس پہلے تک طالمی خیم سے لڑائی کی اس سبب سے یہودیوں کی طرح طرہ کی تکلیف ہوئی آخر لڑائی میں انہوں نے مصر کے بادشاہ سے باغی ہو کر یہاں کے

بادشاہ کی تابعداری اختیار کی پہلے پہل اوس نے اُن کی بہت خبر واری کی اور انکی مسجد اور دینی
رسموں کی نگہبانی کے لئے دو ایک فرمان جاری کئے بلکہ اپنے خزانہ سے اس کام کے انجام
دینے کے لئے ایک بڑا سلیانہ مقرر کیا۔

سلوکس اور ایٹاکس کا
ہیودا کو ساتھ بڑا طرز عمل

لیکن اوسکے جانشین سلوکس چہارم نے اوسکو موقوف کر کے مسجد
کے لوٹنے کا ارادہ کیا کسی سبب سے رک گیا اس کے جانشین ایٹاکس
چہارم نے سردار نام کا عمدہ رویہ کے واسطے پچ کر ہیودا کو یہاں تک ناراض کیا کہ اونہوں نے
اوسکے سپاہیوں کو مسجد کے خزانہ میں مار ڈالا یہ بادشاہ نے بائیس ہزار آدمی کی فوج بھیج کر
حکم دیا کہ شہر میں جا کر ہر ایک کو قتل کریں۔

ایٹاکس کی بیٹی سرائیل
پر منتظم الم

پادری اگتس نے اوس کے احوال میں لکھا ہے کہ اوس لوگوں کے عقیدے
میں اوباشی اور شہ بازی کا دیوتا جس تمام جس روز اسکی ضیافت کی جاتی
تھی عشق چچان کے پتے لے کر اوس کے نشان کے واسطے پہننے کو اور اسکی پوجا کے
تیوہار میں ملنے کو ہیودیوں پر چھڑایا اور اسپر ہی چھڑایا کہ بتوں کو پوجا اور ایٹاکس کی پیدائش کے
دن سور کا گوشت کھاؤ جو انکے نزدیک ناپاک کھانا تھا اور اگر کوئی ان باتوں سے انکار کرے
تو اسکی گردن ماری جاوے شہر میں دو عورتیں تھیں اونہوں نے اپنے لڑکوں کو اسد کی بندگی
کے لئے خاص کر دیا تھا ان ظالموں نے لڑکوں کو انکی ماؤں کے گلوں پر باندھ کر انہیں
شہر کی سڑکوں میں لے گئے اور شہر بڑا تک پہنچا اور انہیں اور ان سب کو جاؤ انکے شریک
تھے گرا دیا البعدہ ایک بڑے بوڑھے عالم تھے اونہوں نے ناپاک چیز کھانے سے
انکار کیا لوگ انہیں جبراً کھانے لگے اونہوں نے کسی طرح نہ مانا تب کھانا اپنا لاکر ہمارے
ساتھ کھاؤ تاکہ لوگ سمجھیں کہ تم نے حرام کھانا کھایا یہ جبکہ لوگ کھا دین اُن بزرگ نے یہی نہ مانا اور
نے انکو مار ڈالا ایک عورت تھی جسکے سات بیٹے تھے اونہوں نے سور کا گوشت اور بتوں کا

کہا نہ تھا یا وہ گرفتار ہوئی پہلے بڑا بیٹا شکنجے میں کھینچ گیا اسپر ہی اوسے نہ مات ب وہ مار ڈالا گیا اور دوسرا بیٹا بھی قتل کیا گیا مرتے وقت اوس نے کہا کہ تو ظلم سے ہماری جان لیتا ہے لیکن وہ جسکی شرعیت مانکر ہم اپنی جان دیتے ہیں دروغ نہیں کرتے وہ ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشو گا۔ تیسرا جب قتل ہونے لگا تب کہنے لگا کہ یہ بہتر ہے کہ ہم مارے جاویں اور امجد جو ہمیں اٹھماؤ اور سپر ہو و سا کہیں چوستے نے کہا تو اس دنیا میں قدرت والا ہے لیکن تو فنا ہو نوا لا ہے یہ سمجھنا کہ امجد نے ہماری قوم کو چور دیا اُس مان کا حال یہ ہوا کہ اپنے ساتوں بیٹوں کو ایک دین میں قتل ہوتے دیکھ کر امجد پر پھر و سار کہہ کر مطمئن رہی جب اوسکا بیٹا چھوٹا شکنجے میں کھینچا جاتا تھا قتل کر نیوالوں نے اُس سے وعدہ کیا کہ اگر اپنے دین کو چور دیکھا تو بڑا انعام پاوے گا اوسکی مان نے کہا کہ بیٹے اس ظالم سے خوف نہ کر اور اطمینان کے ساتھ اپنے بھائیوں کی طرح مزا قبول کر کہ میں ان کے ساتھ تجھے بھی ہمیشہ کی نیک نعتی میں پاؤں آخر کو وہ مان بھی قتل کی گئی اسی طرح بہتوں نے تکلیف اور مصیبت اٹھائی لیکن امجد نے اپنے لوگوں پر چھوڑا۔

انٹیوکس کے ظلم سے بچانے کیلئے اُن کے لئے ایک چھوڑا نوا لا یعنی یہود اظہار کیا سید نصر علی حبیبی یہود کا ظہور اور یہود کی کامیابی دہلوی نے تاریخ بیت المقدس میں تغیر و تبدل کی دوسری جلد کے صفحہ ۹۹ و صفحہ ۱۰۱ سے نقل کیا ہے کہ ایک بوڑھا کا جن جسکا نام متانیاں تھا اپنے پانچ بیٹوں سے اس ظلم کے باعث سے یہ وسلم کو چھوڑ کر شہر مودن کو گیا انٹیوکس کے ایک عہدہ دار نے جسکا نام ایل لیس تھا اوسکا تعاقب کیا تا کہ پادشاہ کے حکم کی زبردستی تسلیم کر دے اوسے ایل لیس نے متانیاں سے طبری غرت کا وعدہ کیا اور بت پرستی پر راضی کرنا چاہا اور اوس نے اُس وعدے کو رد کیا اور جب یہودی بت پرستوں نے اُس کو قتل کیا پھر اوس نے اپنے بیٹوں کے ساتھ بادشاہ کے اُس کا زندے پر حملہ کر کے اوسے اور اوس کے سب بھائیوں کو قتل کیا اور بتوں اور قسربان کا ہون کو توڑ کر یہاں کی طرف چلا گیا جب بہت یہودی جو اپنے دین پر قائم تھے

اسکے ساتھ ہوئے تب یہودیہ میں سے جا کر سب شہروں میں سے بتون کی قربان گاہوں کو ڈھایا اور بتون کے نگہبانوں کو اور دین سے بچھڑے ہوئے یہودیوں کو قتل کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سترہ برس پہلے سچے خدا کی عبادت پھر جاری کی اسکے دوسرے سال مثناس مر گئے اور ان کا بیٹا سیودا جس کا خطا مکابیس تھا ان کا جانشین ہوا اور بہت لوگ جو اس کی شریعت پر سرگرم تھے اس کی فوج میں شامل ہوئے وہ اینٹوکس کے کئی بڑے لشکروں کو شکست دے کر شہر یوسلم پر قابض ہوا اور سجدہ کو پاک کر کے اس کی عبادت کو شہر سے جاری کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چونتیس برس پہلے اینٹوکس مر گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اکتیس برس پہلے یہود اڑانی میں قتل ہوا پادری اگستس لکھتے ہیں کہ جب یہود اپنے رفیقوں کو بہا گئے دیکھا تب دل شکستہ ہوا اکثر ان نے اسکو بہا گئے کی صلاح دی لیکن اس نے کہا کہ کہی ایسا نہ ہو گا کہ میں اپنی بیٹیہ دشمنوں کو دکھاؤں آخر وہ لڑائی میں مارا گیا۔

یہود اکی شہادت کر بعد یونان پادری بیٹہ صاحب کی مفتاح الکتاب کے صفحہ ایک چونتیس برادر یہود امام ہی ہوا اور حاکم ہی اور ایک سو بیستیس میں برج سچہ کہ چھ نکہ سرور امام جس کا نام لیکن فریاد قتل کیا گیا۔

یروسلیم میں حکومت اور امامت پائی اور رومیوں کے ساتھ قول و اقرار کیا جب ترو فون جو سیرا یعنی شام کے تخت پر زبردستی سے بیٹھا تھا اس کی دعا بازی سے یونان قتل ہوا۔

یونان کا شمشون حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چالیس برس پہلے شمشون اسکا قائم مقام ہوا جانشین ہوا اس نے یروسلیم کا بندوبست کر کے یہودیوں کو غیر فوجی حکومت سے آزاد کیا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو بیستیس برس پہلے اسکے

واما دلے اوسکو قتل کیا

شہر کے بعد اوسکے بنی اوسکا بیٹا ہیر کانس حاکم اور سردار امام ہوا اور ادومیون کو زبردستی ہیر کانس جانشین ہوا یہودیون کے دین میں لایا اور ادومیون کے ساتھ نئے سرے سے قول و قرار باندھا آخر اپنے بیٹے ارسطوبولس کو حکومت اور امامت میں جانشین کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سات برس پہلے مر گیا۔

ارسطوبولس جانشین ہیر کانس بنی اسرائیل میں سلطنت قائم کی اوس نے یہودیہ میں اگلے زمانہ کے موافق ہیر بادشاہت قائم کی اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سکندر جن نیوس تخت نشین ہوا اوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ستانوے برس پہلے فلسطین پر جبر کر کے دین یہود کا اقرار کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اُناسی برس پہلے مر گیا اور جب ارسطوبولس نے اپنے بڑے بھائی ہیر کانس کے برخلاف ادومیون سے مدد چاہی تب

یہم ہیوس رومی کی شہزاد اور توہین یہم ہیوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سترہ برس پہلے بیت المقدس اور جنگیہ روم کی تباہی ہیر کانس کو تخت پر بٹھایا لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خراجی صوبہ شمار کیا اپنے عہدہ دارون سمیت قدس الاقدس میں داخل ہونے سے اوس کی بے عزتی کی آفتاب صداقت میں درج ہے کہ شہر نیاہ کو گرا دیا اور اس لڑائی میں بارہ ہزار قتل ہوئے۔

ہامپی کے زمانہ سے آٹھ گونس اُس کے بعد ہامپی نے مسجد کے سارے مسلمان کو بچا کر موافق دستور کے عبادت بجالانے کا حکم دیا پھر جو یوس قیصر کے وسیلے سے انطیہیر اور جمی تمام ملک یہود کا رومیوں کی طرف سے حاکم ہوا

اور اُس کے تحت میں ہیر کانس یہودیون کا اور شہر یہود سلم کا حاکم اور سردار امام تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چالیس برس پہلے انطیہیر مر گیا اوسکا بیٹا ہیرودیس سربراہ اور جلیل کا حاکم ہوا

اُن خون میں انگٹوس یہودیوں کا پادشاہ اور سردار امام تہادہ ہنودیس کے برخلاف ہوا یہاں تک کہ وہ
شہر روم میں بھاگ گیا وہاں وہ یہودیوں کا پادشاہ ٹھہرا گیا لیکن اپنے تخت کے لئے انگٹوس تین
برس تک لڑا آخر یہود سلم کو گمیر لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چونتیس برس پہلے اوس پر قبضہ
کیا اور مکین یہود دن سے بیاہ کیا اور یہودیوں کے خوش کرنے کے لئے مسجد کی ٹہری
آرائش کی اودی لوگ مدت سے دین یہود کے مرید ہو گئے تھے تاہم یہ پادشاہ چونکہ شنگدل
اور ظالم تھا یہودی اُس سے ناخوش تھے اُس نے اپنی جور وادراو کے واہ اور بان اور بایون
کو بلکہ اپنے بیٹوں کو بھی قتل کیا اُس نے اپنے مرتے وقت یہودیوں کے بزرگوں کو شہراریما
میں بلایا اور بن اور بنہونی کو کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہودی لوگ میرے مرنے سے بہت خوش ہونگی
جب میں مرنے تو ان سبہوں کو قتل کیجیو تو میرے مرنے پر ملک یہود امین بڑا ماتم اور نوچہ ہوا
یہ حکم پورا نہیں ہوا۔

حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور ایک کی تہادت دوسرے کا رفع سما
۹۷۳ھ یہود میں البیات اوس بشارت کے بموجب حاظ
ہوئیں جو حضرت زکریا کو جبریل علیہ السلام نے حضرت یحییٰ
علیہ السلام کے پیدا ہونے سے متعلق بیت المقدس میں دی تھی اور اسی کے قریب زمانہ میں
حضرت مریم علیہا السلام کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور اونہوں نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی۔ اور البیات کے ہاں بھی بیٹھا ہونیکا ذکر کیا۔ اور کہا اُنہیں حاملہ
ہو کر چٹا مہینہ ہے جسکے بعد حضرت مریم حضرت زکریا کے ہاں گئیں اور البیات کو سلام
کیا۔ آپ کے سلام کے ساتھ اونکی پیٹ میں بچا وہیل ٹپا اور البیات روح القدس سے ہم گئیں
اور اونہوں نے زور سے پکار کے کہا کہ (تو عورتوں میں مبارک ہے اور تیری پیٹ کا پہل
مبارک ہے) میرے خلد اندکی مان مجھ پاس آئی تو کیمہ تیری سلام کی آواز جنہیں میرے کان تک
پہونچی میرے پیٹ میں بچہ خوشی سے اوپل ٹپا۔ حضرت مریم علیہا السلام نے خداوند کی

حمد کی اور اس کی کرمت کا شکر کیا۔ غرض الیہیات کے ہاں فرزند پیدا ہوا جو حضرت یحییٰ علیہ السلام تھے یہ وہ واقعہ قیصر اگسٹس کے تخت نشینی کے پچیسویں سال کے اخیر کا ہے اسکے بعد حضرت فریم علیہما السلام کے بطن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۷ سالہ جلوس قیصر اگسٹس میں پیدا ہوئے طبرلوں قیصر کے پاؤں شاہت کے پناہ میں برس حضرت یحییٰ علیہ السلام پر خدا کا کلام آیا پھر پہونچا اور اونہوں نے توبہ کی پتیسہ کی منادی شروع کی اور کچھ عرصہ تک آپ لوگوں سے توبہ کرائی رہے اور اونہیں نہر اردان میں پتیسہ دیتے رہے مگر یہودیوں نے اپنے بہائی فیلوس کی جو روہیر و دیاس کے تعلق کے سبب سے اور نیز ان تمام بدیوں کی وجہ سے جو یہودیوں نے کین حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملات اوٹھا کر سب سے زیادہ یہ کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قید کر دیا۔ اور بالآخر اونہیں قتل کر لیا۔ اس طور پر آپ شہید ہوئے آپ کے گرفتار ہونے سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی آپ کے پاس پتیسہ پانچے لئے آئے ہر چند آپ نے منع کیا اور کہا کہ میں تجھے پتیسہ پانچے کا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے مگر آپ نے نہ مانا تب حضرت یحییٰ علیہ السلام نے آپ کو پتیسہ دیا جو بہن آپ نہاروں سے باہر نکلے کہ روح القدس آپ پر نازل ہوا۔ غرض حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قید ہو جانے کے بعد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توبہ کے لئے منادی شروع کی تاکہ آپ کے ۳۳ سال کی ہونی اور یہودیوں نے آپ کو بھی قتل کرانے کا انتظام کیا خداوند کریم نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا۔

حضرت یحییٰ کی شہادت اور حضرت عیسیٰ رنج سلاکو بطریق رومی کی سلطنت کا اختتام تک کے حالات۔

(۱۴) محمد ابن اسحاق رحم جنہوں نے بعض اصحاب کو بھی دیکھا ہے انکی کتاب سے امام محی السنۃ بغوی تفسیر معراج النبی میں نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھانے

اٹھا لیا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو کافروں نے شہید کیا۔

خود دوسری روئے چلے اور قتل
اللہ نے اونکے اوپر بابل کا ایک بادشاہ بھیجا جس کا نام خردوس تھا وہ بادشاہ

اہل یروشلم کے حالات
بابل کے لوگوں کو لے کر آیا ملک شام میں داخل ہوا جب وہ ان

لوگوں پر غالب ہوا اُسکے لشکر کا ایک سردار جو بیورازان کہلاتا تھا اُس سے بادشاہ نے کہا

میں نے اپنے ٹھکانے کی قسم کھائی ہے کہ اگر اہل بیت المقدس پر موقع ملے تو بیشک اُن کو قتل

کروں گا تاکہ اُن کا خون میرے لشکر میں بہہ کر ہو پونچے اوس نے اس سردار کو حکم دیا

کہ تو جا کر قتل کرو سردار بیت المقدس میں داخل ہوا اور جس مکان میں یہودی لوگ قریب

کرتے تھے وہاں لکڑا ہوا دیوار ایک خون ابل رہا ہے اس خون کا حال یہودیوں سے

پوچھا کہ یہ خون کیوں جوش میں ہے مجھ کو اس سے مطلع کرو انہوں نے جواب دیا کہ یہ خون

ایک قربانی کا ہے جو ہم نے چڑھائی تھی وہ قبول نہیں ہوئی اس باعث سے خون جوش کر رہا

اوس نے کہا تم نے مجھ سے سچ نہیں کہا اس سردار نے اس خون کے اوپر سات سو ستر شخص

اون کے ریسوں میں سے قحج کے پیر ہی وہ خون نہ تھا پھر اوس نے سات ہزار بوڑھے

اور عورتیں اس خون پر قحج کین پیر ہی وہ خون نہ تھا اوس نے پ کہ کیا کہ تم مجھ سے سچ کہو اور اپنے

رب کے حکم چمبر کرو اور اگر سچ نہ کو گے تو میں سب کو قتل کر دوں گا تب یہودیوں نے کہا یہ خون

ایک نبی کا ہے جو ہم کو بہت کاموں سے منع کرتے تھے جن کاموں پر اللہ کا غضب ہے

اگر ہم اُن کا کمانا مانتے تو ہمارے لئے بہت بہتہ تھا اور وہ ہم کو تمہارے آنے کی اس نصیبت

کی خبر دیتے تھے ہم نے انکو سچا نہ جانا اور انکو قتل کیا یہاں تک خون ہے اُس نے پوچھا اُن کا

کیا نام تھا وہ بولے یحییٰ بن زکریا تب اُس نے کہا اب تم نے مجھ سے سچ کہا ایسی باتوں کا

تمہارے رب نے تم سے بدلہ لیا ہے اس سردار نے سجدہ کیا اور لوگوں سے کہا شہر کے

دروازے بند کرو اور خردوس کے لشکر کے جتنے لوگ یہاں ہیں سب کو نکال دو اور اُس نے

فقط قوم اسرائیل کو رہنے دیا اور اپنے لشکر والوں کو نکال دیا اور کہا اسے یحییٰ بن زکریا میرا

اور آپ کا رب جانتا ہے جو آپ کی قوم پر آپ کے باعث سے گذرا اور ان میں سے اتنے قتل ہوئے پس اپنے رب کے حکم سے اس خون کو تھامے نہیں تو میں آپ کی قوم میں سے کسی کو باقی نہیں رکھوں گا تب اللہ کے حکم سے وہ خون تھم گیا اور اس سردار نے قتل کرنا موقوف کیا اور کہا کہ میں ایمان لایا اس دین پر جس پر اسرائیلی لوگ ایمان لائے ہیں اور مجھے یقین ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں ہے اور اسرائیلیوں سے کہا کہ خرد و دوس نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ تم کو یہاں تک قتل کروں کہ تمہارا خون اس کے لشکر تک پہنچے اور میں اس کے برخلاف نہیں کر سکتا وہ بولے جو تجھ کو حکم ہے وہ تو کر اس نے کہا ایک خندق کھودو خندق کھود دی گئی اور گھوڑے اور خیر اور گدھے اور اونٹ اور گائیں اور بکریاں فوج ہوئیں یہاں تک کہ خون لشکر تک پہنچا اور بادشاہ نے کہا اسی کا قتل موقوف کرو و پھر خرد و دوس بائبل کی طرف چلا گیا۔

ملک شام پر رومیوں اور یونانیوں کا چھ ملک شام کی حکومت رومیوں اور یونانیوں نے لے لی تسلط و طبیعتیں رومی کا ہیود و ظلم گریہ کہ کچھ اسرائیلی لوگوں کی بہ کثرت ہوئی اور ان کی ریاست بیت المقدس اور اسکے اطراف میں رہی مگر ان میں بادشاہت نہ تھی جب انہوں نے بہر شرارت کے کام کئے پھر اللہ نے ان طبیعتوں رومی کو متوجہ کر دیا اس نے ان کے غم اور جد جہاد سے اور ان کو وہاں سے نکال دیا اور اللہ نے یہودیوں سے بادشاہت اور ریاست چھین لی اور ان کو سخت ذلیل اور خوار کیا۔

بیت المقدس کا حضرت عمرؓ کے بیت المقدس حضرت عمرؓ کے وقت تک ویران رہا پھر حضرت زائدؓ ویران نہ ہوا اللہ کے متعلق حالات بادشاہ کا ابن اثیر جزیریؒ نے بھی ابن اسحاق کی کتاب سے نقل کیا ہے اور بادشاہ کا نام جو دوس لکھا ہے اور جہان ان بادشاہوں کا ذکر کیا ہے جو حضرت سکندرؒ و ذوالقرنین علیہ السلام کے بعد بائبل کے حاکم تھے وہاں لکھا ہے کہ علمائے اس میں اختلاف کیا ہے کہ حضرت

سکندر کے بعد عراق کا بادشاہ کون ہوا اور وہ گروہ بادشاہوں کا جو ملک بابل کے حاکم ہوئے تھے
یعنی شہنشاہین ایک جہا بادشاہ تھا وہ بادشاہ کہتے تھے ہشام بن کلثبی وغیرہ نے لکھا ہے کہ
حضرت سکندر کے بعد بلا قس ملیقیس بادشاہ ہوا پھر انطیخس بادشاہ ہوا جس نے شہر انطاکیہ
بنایا پھر لکھا ہے کہ انہیں بادشاہوں کے قبضہ میں کوفہ کا ضلع چون برس رہا پھر اشک جو دارا
کی نسل میں تھا اس میں اور انطیخس میں لڑائی ہوئی انطیخس مارا گیا اور اشک کوفہ کے ضلع کا
حاکم ہوا اور موصل سے رے اور اصفہان تک اس کی حکومت تھی اسکے بعد اسکا بیٹا ساہور
بادشاہ ہوا پھر ساہور کے بعد جو رزاشکان بادشاہ ہوا یہ وہی ہے جو اسریکیون سے
دوسری بار لڑا جب اونہوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا

دوسری دفعہ مسیحیت المقدس کا طیس لب التواریخ جو سکندر فریڑیٹر کی جمع کی ہوئی ہے اور جب کا
رومی کا منہم کرنا اور ایلیر و سلم کا قتل اُرد و ترجمہ کلکتہ میں طبع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ یہودی
لوگ چوٹی چوٹی باتوں پر بغاوت پر کمر باندھتے تھے یرونی و سپاشین کو روانہ کیا کہ اون کو
مطیع کرے چون ہی اس نے چاہا کہ یہ وسلم کو گمیرے۔ روم سے اس کی طلبی ہوئی تاکہ اس سلطنت کو
سنبھالے اور وہ چلا گیا اور اپنے بیٹے طیس کو یہ وسلم کے گمیرنے کے لئے بھیجا دیہہ
واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اڑنے کے چالیسویں سال کا ہے پادری پناکس
نے تاریخ روم میں لکھا ہے کہ طیس نے شہر کے گمیرنے کے پانچ دن بعد شہر تباہ کی دوسری
دیوار توڑ ڈالی اور گرد و نواح کے درخت کو اٹا ڈالے بعد اسکے یوسف کو بھیجا کہ یہودیوں کو جا کر
سمجھا دے کہ یوسف نے ان کے بھجائے ہیں بہت گفتگو کی اور اپنی ساری خوش بیانی
صرف کر ڈالی مگر یہودیوں کو کچھ اثر نہ ہوا پادشاہ سے صلح کرنے پر راضی نہ ہوئے اور باغی ہو کر
اور سرکشی سے باز نہ آئے۔ یہودیوں کے دل میں تو یہی جم گیا تھا کہ ہم خدا پرست ہیں اور تم
طرف سے رومی بت پرست ہم پر غلبہ نہ کر سکیں گے یہ نہ سمجھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

دشمنی کے باعث سے اللہ کا غضب نازل ہو رہا ہے غرض پانچ دن کے عرصہ میں پچھتر کے اندر داخل ہو گئی اور کشت و خون کی آگ بھڑکی اس مصیبت کا بیان یہود اور نصاریٰ کی کتابوں میں بہت طویل ہے یہی یہودی یوسف جس اس لڑائی میں موجود تھا اس نے اپنی کتاب میں اس مصیبت کا بہت کچھ بیان کیا ہے مٹی کی انجیل کے چوبیسویں باب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اس ویرانی کی خبر دی تھی پہلے فرمایا تھا کہ بتیرے سیرے نام پر آدینگے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے اور قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھے گی اور کال اود اور دبا میں اور جگہ جگہ زلزلے ہوں گے اور بہت جوڑے بنی اٹھیں گے اور بہتوں کو گمراہ کریں گے پادری اسکات انجیل مرقس کی اردو تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ برس بعد ایک مصری نے بنی ہوئے کا دعویٰ کیا اُس کے تیس ہزار آدمی تابع ہو گئے اسکا ذکر رسالہ اعمال کے اکیسویں باب کی اترتیسویں آیت میں ہے کہ اس مصری نے فساد اٹھا کر چار ہزار ڈاکوؤں کو جنگل میں لے گیا تو اس ایک جوڑے آدمی نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا جس کا ذکر یوسف موع نے اس طرح پر کیا ہے کہ یہودیوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا فلکیں حاکم کے علاقہ میں نیرودا شاہ کے وقت میں ایسے حکاروں کی اتنی کثرت ہوئی کہ روز کوئی نکوئی پکڑا جانا تھا اور قتل ہوتا تھا جوڑے عیسائیوں میں سے دو تیس نے کہا کہ میں وہی بنی یعنی مسیح ہوں جسکی موعی نے خبر دی تھی اب کہیں نے لکھا ہے کہ اکثر جوڑے مسیح آگے پادری مرکب صاحب کشف الآثار میں یوسف کی تاریخ سے نقل کرتے ہیں کہ اس مصیبت سے پہلے یہودیوں میں آپس میں بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں قیصر شہر میں یہودیوں اور صوریوں نے بادشاہت کی بابت لڑائی ہوئی ملک شام کے ہر ہر شہر میں دو لشکر ہو گئے اور بہت لوگ قتل ہوئے اور اسکندریہ میں تقریباً پچاس ہزار آدمی اور دمشق میں دس ہزار آدمی قتل ہوئے اور رومیوں کے ملک اٹالی میں دو برس کے اندر چار حاکم قتل ہوئے قلعہ دیوس کی بادشاہت

میں کسی بار قحط پڑا اور یہودیہ کے ملک میں برسوں تک سخت قحط رہا اس کے بعد طاعون کی بلا
 آئی اسی بادشاہ کے وقت میں شہر روم بمیہ اور فریت کے نابو میں بہو پچال آئے اور
 نیرو کی بادشاہت میں کینیہ اور لاؤ کیہ میں زلزلہ آیا اور شہر ہیرس اور کلسی زلزلہ سے ویران ہوئے
 پادری اسکاٹ لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں شہر روم میں دو مرتبہ زلزلہ آیا اور یہود سلم میں بھی سخت
 زلزلے پڑے زور و شور سے بجلی اور گرج اور سخت آندھی کے ساتھ آئے یوسفس لکھتے
 ہیں کہ جب دو سپانیان سردار نے ارادہ اٹھایا شہر روم کا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 سب لوگ شہر پلٹنے کی طرف بھاگ گئے اور یہودی ہر طرف سے یہود سلم میں جمع ہوئے
 تھے تاکہ عید فصح کریں باہر کے دشمن ہنوز نہیں آئے تھے کہ آپس میں لڑائی ہو گئی ہزاروں
 آدمی اپنے بھائیوں کے ہاتھوں قتل ہوئے اور رومیوں سے صلح کی کوئی شرط قبول
 نہ کی اور شہر سے کسی کو بھاگنے نہ دیا رومیوں کے آٹھ ہزار لشکر نے انکو گمیر لیا اور لوگوں
 کو قتل کیا اور مسجد میں آگ لگا دی یہودی اس حال کو دیکھ کر بلند آوازوں سے پلائے۔
 ان میں سے دس ہزار قتل ہوئے اور چھ ہزار مسجد میں آگ سے جل گئے رومیوں نے
 بہتوں کو قتل کیا۔ پھر تلوار کو میان میں کر لیا اور گردن میں آگ لگا دی شہر میں ہر جگہ پر آگ
 لگی اور ہر طرف شعلے بلند ہوئے اور یہود سلم میں ٹیلے ٹیلے ہو گئے اور مسجد کا پہاڑ اونچا جنگل
 ہو گیا یہود سلم میں اس کے آس پاس پانچ مہینے کی مدت میں دشمنوں سے اور قحط اور وبا سے
 گیا رہ لاکھ آدمی ضائع ہوئے یوسفس لکھتے ہیں کہ جس طرح سے یہودیوں پر ایسا غدار
 آیا کہ کسی پر نہ آیا ہو گا و لسا ہی انہوں نے گناہ ہی ویسے ہی کئے جو کسی نے نہ کئے ہوں
 گے طیس رومی نے حکم دیا کہ سارا شہر بنیاد سے اکٹھا اجاڑ دے اس کے لوگوں نے مسجد کو
 اور قربانی کے مقام کو اور شہر کی دیواروں کو بنیاد سے گرا دیا اور غوب کھدوایا تاکہ یہودیوں نے
 جو خزانے گاڑ رکھے تھے وہ مل جاویں فقط تین بچ اور قلعے کی دیوار کا ایک حصہ شہر کی

نشانی کے لئے چھوڑ دیا بعد اس کے ایک شخص جس کا نام ترنطیس روفس تھا اُس نے شہر کی جنگ بندی کی
 پادری اسکاٹ انجیل کی اُردو تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ
 یہاں ایک پتھر پتھر پر چھوٹے گا جو گرا یا نہ جائے گا یہ خبر حرف بحرف پوری ہوئی تو یہی گویا یہ نشان
 یہودیوں کے واسطے رہا کہ وہ ان پر رحم ہو گا کچھ پتھر اس مسجد کے جس کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے
 بنایا یہ وہیں چھوٹ گئے تھے یوسف کے لکھنے کے موافق شہر کی دیرانی سے اول اور بعد
 تیرہ لاکھ آدمی ضائع ہوئے اور ستانویں ہزار آدمی قید ہو کر غلاموں کی طرح بیچے گئے وہیوں
 شہر نکلیں کیا اور لوٹ لیا اور یہودیوں کو ملک یہودیہ سے نکال دیا اور وہ سب ملکوں میں
 تشریف ہو گئے ساٹھ برس کے قریب گزرے تھے کہ یہودی پہر جمع ہو کر وہیوں سے
 لڑنے آئے وہ برس تک لڑے اسی ہزار پانچ سو یہودی قتل ہوئے اور بڑی شکست
 کھا کر اپنے ملک سے نکلے گئے اور ان کے پچاس مضبوط قلعہ ڈھا دیے گئے اور شہر جلا دے گئے
 پادری ولیم میو صاحب تاریخ کلیسیا میں لکھتے ہیں کہ جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا
 تب بہت عیسائی یہو سلم بن پھر آئے اگرچہ مسجد اُس میں باقی نہیں رہی تھی تو یہی اُس کو
 پاک مقام جانتے تھے یہ وہ دوسری دیرانی شہر یہو سلم اور مسجد بیت المقدس کی ہے جس کی
 خبر اللہ نے بار بار حضرت اشیا علیہ السلام کے صحیفہ میں دی تھی پہر یہ پہلی دیرانی تخت لفر
 کے ہاتھ ہو چکی تب پہر اس دوسری دیرانی کی خبر کتاب دانیال علیہ السلام کو یونان میں اور حضرت ذکریا کو یسویں
 باب میں اور متی کی انجیل کے چوبیسویں باب میں دی تھی اور عیسائیوں سے فرمایا تھا کہ جب
 یہو سلم پر فوجیں آدین قہر دہان سے بھاگ جانا اس حکم کے موافق جس وقت وپاشیا
 فوجیں لے کر آیا اور اپنی بادشاہت کا بندوبست کر نیکیے لئے پھر روم کی طرف پلٹ گیا
 اور وقت عیسائی لوگ فرصت پا کر شہر ملتے کی طرف چلے گئے بے ایمان یہودیوں کو حضرت
 عیسیٰ اور عیسائیوں کی دشمنی کی نرا میں اللہ نے بت پرستوں کے ہاتھوں قتل کروایا۔

لب التواریخ میں درج ہے کہ دو مشیان نے سلطنت میں طیطس کو شریک کیا جسکے بعد سن اُتاسی عیسوی میں مرگیا پطیطس بھی اپنے جلوس کے تیسرے سال مر گیا اسکا بھائی دو مشیان سن اکاسی میں بادشاہ ہوا۔

طیطس رومی کے بعد سے قسطنطین (۱۸) لب التواریخ میں درج ہے کہ دو مشیان بڑا ہی شریر رومی کے وقت تک کو حالات اور بے مروت اور ظالم تھامں جیاناوی عیسوی میں قتل ہوا پادری ولیم میور لکھتے ہیں کہ اُسکے زمانہ میں بہت عیسائی قتل کئے گئے یا دور دور کے مٹا پوؤن میں قید کئے گئے دو مشیان نے سنا کہ یہود احواری کے دو نواسی ہیں اور شاہ یہ بھی دریافت کیا کہ یہودی لوگ اور بادشاہ کی راہ دیکھ رہے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح کی ایک روحانی بادشاہت ہوگی دو مشیان نے دونوں کو یعنی یہودیوں کو اور عیسائیوں کو بلایا اور عیسائیوں سے پوچھا کہ جس بادشاہ کے آئین کی راہ تم دیکھتے ہو اسکی کیسی بادشاہت ہوگی عیسائیوں نے کہا اُس کی بادشاہت اس دنیا کی سی نہیں بلکہ آسمانی اور روحانی ہے جب اس دنیا کا زمانہ پورا ہوگا وہ جلال میں آویگا یہ سن کر بادشاہ نے اُنکو چوڑ دیا لیکن عیسائیوں کے حق میں وہی سخت حکم جاری رہا اس بلکہ ولیم میور نے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہودی لوگ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا وہ دوسرے مسیح کا انتظار کرتے تھے اور جانتے تھے کہ اُسکی ایک دنیوی بادشاہت ہوگی اس سبب اکثر وقت باغی ہو جاتے تھے اس سے یہودیوں کو رشک اور عداوت پیدا ہوتی تھی۔

لب التواریخ میں درج ہے کہ دو مشیان سے سن چھانوے میں دنیا کو نجات ملی تو بعد نروا بادشاہ ہوا اُس نے تراجم کو اپنا جانشین کیا نروا سولہ مہینے بادشاہت کر کے سن اٹھانوے میں مر گیا پھر تراجم میں ایک سو سترہ میں مر گیا۔

اور بیان رومی کی سلطنت اور بیت المقدس کا تبدیل نام

ولیم میونسٹرنے تاریخ کلیسا میں لکھا ہے کہ میکیل کے یعنی مسجد بیت المقدس کی ویرانی کے زمانہ میں آدریان قصیدے لیکر اسے شہر کی بنیاد ڈالی اور یروشلم کے نام سے نفرت کی اور شہر کا نام رومی زبان میں ایلیا قبطیہ رکھا تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ اس نے اس شہر میں رومیوں اور یونانیوں کی ایک جماعت کو بسایا تاریخ کلیسا میں درج ہے کہ آدریان کی حکومت میں یہودیوں اہل یہود کا بروکب کو مسیح مان لینا بروکب نامی ایک شخص کو مسیح مان لیا اور اس کے تحت میں رومیوں اور رومیوں سے بغاوت سے پہرے لگ کر ملک یہودیہ کے عیسائیوں نے بغاوت میں اوسکا ساتھ نہ دیا اس باعث سے اس نے تمام عیسائیوں کو جو اس کے ہاتھ لگے جڑی بیرتھی سے قتل کیا جب اس مکار نے رومیوں کے ہاتھ پر شکست کمانی ساتھ یہودیوں کے دھوکے میں بہت عیسائی بھی قتل ہوئے پادری اسکاٹ اردو تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس نے دعویٰ کیا کہ میں وہی مسیح ہوں جسکی یہودی راہ دیکھ رہے ہیں کچھ کرامات بھی جادو کے زور سے اوس نے دکلائی اور ہزار ہا آدمی تابع ہو گئے یہاں تک کہ تین اوستاد یہودیوں کے اوس پر ایمان لائے اوس نے رومیوں کی سلطنت پر حملہ کیا جس کے سبب سے کشت و خون ہوا جڑی بڑی بڑی ایسوں کے بعد ایک لڑائی میں بروکب اپنے ساتھ والوں سمیت مارا گیا کپتان ولیم رابرٹسن لکھتے ہیں جو کتاب اہل اسلام کے خلاف لکھی ہے اور وہ لکھتا ہے میں چہپی ہے اٹھین اس سچی بات کا اقرار کیا ہے کہ مسیح کے آنے کی دانیال نبی نے خبر دی تھی اور یہودی روز بروز اُسکی آمد آمد کے منتظر تھے جو اسرائیلیوں کو روم کے پادشاہ کی تابعداری سے آزاد کر کے بے نہایت سر بلند کی بخشی اسکا مطلب یہ ہے کہ یہودی لوگ راہ دیکھتے تھے کہ وہ مسیح یعنی وہ پیغمبر آویں جو حکم رومیوں کے ظلم سے پڑاویں جن کی خبر حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب میں ہے اس خیال میں یہودیوں نے بروکب کو مان لیا تھا اور یہ سمجھے تھے کہ وہ شخص یہی ہے آخر کو جناب محمد علی اندہ علیہ وسلم نے ایمان والوں کو رومیوں کے ظلم سے چھڑا دیا

پادری مریک صاحب نے کشف الکناہین لکھا ہے کہ آوریان نے حکم دیا کہ جو یہودی
یروشلم میں داخل ہوا اسکو مار ڈالو اور یہ لوگ دور سے بھی اس شہر کو دیکھنے نہ پا دیں۔

انتونیس رومی کی سلطنت اور
عیسائیوں کا قتل اور ظلم عظیم۔

پادری ولیم سور لکھتے ہیں کہ مرقس انتونیس نے اپنے سارے ملک میں انیس برس برابر
عیسائیوں کو ستایا مرقس ایک مشہور فلسفی حکیم تھا اور بت پرستی میں اور یہود وہ ریمون میں
بڑا سخت تھا اسکے عمل میں عیسائیوں پر وہ مصیبتیں ٹپرن کہ پہلی مصیبتیں انکے سامنے
لائے تھے تین اور رعایا حاکم دونوں نے ظلم کرکے باندھ ہی آگے یہ حکم تھا کہ عیسائیوں کو تلاش کرنا
نہ چاہیے لیکن اب سرکار کا یہ حکم قطعی ہوا کہ ادن کا کوچ لگاؤ جہاں چسپے ہوں وہاں سے
نکلنا بت پرستوں نے خیال کیا کہ عیسائی عذاب بھگتیں گے تو اپنے دین سے منکر ہو جائیں گے
اس لئے قتل کے حکم سے پہلے انہوں نے عیسائیوں کو شکنجے میں کچھ پایا اور ایسے ایسے
عذاب دیتے تھے کہ دیکھتے ہی مارے ڈر کے اوکی جان فنا ہو جاتی تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے ایک سو تیس برس بعد ازمرنے کے عیسائیوں نے بڑا عذاب اوٹھایا وہاں کے عیسائیوں
نے اپنی آفت کا بیان چبھی میں لکھ کر سب عیسائیوں پاس بھیجا اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ ازمرنے کے بت پرست اسوقت عیسائیوں سے بہت دشمنی رکھتے تھے اور انکو
حاکموں کے سامنے کہیں لیجا فرماتے اور جنگلی دزد کو کہلاتے تھے اُس پر یہی اگر وہ مضبوط ہوتے
تو قتل کا حکم ہوتا تھا پہاڑنے والے ہمانورون کے سامنے بھینکے جاتے تھے یا آگ میں
جلائے جاتے تھے۔

پولی کارب کے ظلم
پولی کارب جو جناب یوحنا حواری کے شاگرد تھے انہوں نے
قتل کئے جانے کو دانت
جب سنا کہ لوگ میری جان کے پیچھے پڑے ہیں انہوں نے

چاہا کہ اسی شہر میں رہوں اور اسد کی مرضی کی راہ دیکھوں لوگوں نے انکی مست کی تب اونہوں
 بیرونجات میں ایک گھر میں پناہ لی اور عبادت میں مشغول ہوئے جاسوسوں نے تجربہ لگائی
 فوجدار کے لوگ جاہو پہنچے پولی کارب اسوقت کو ٹھہری پرستے اگر چاہتے تھے تو چست کی
 راہ سے بہاگ جاتے لیکن اونہوں نے کہا کہ اسد کی مرضی پوری ہو یہ کہہ کر باہر نکلے
 اور گرفتار کرنے والوں کے واسطے ماکولات و مشروبات موجود کر کے درخواست کی کہ
 ایک گھنٹے کی مہلت دو کہ اکیلا جا کر دعا کروں پھر ایسی زاری اور عاجزی سے دعا مانگی
 کہ دو گھنٹے اس میں گزر گئے اور بت پرستوں کا بھی دل نرم ہوا پھر انکو سوار کر کے
 شہر کی طرف لے چلے اور رستے میں فوجدار اپنے باب سمیت ملا اور پوری کارب کو اپنے
 ساتھ سواری پر بٹھرا کر دوستی کی راہ سے کہنے لگا کہ قیصر کو اسے رب کہنے میں اور اس کے
 پوجنے میں کیا گناہ ہے پولی کارب پہلے چپ ہو رہے جب بہت تنگ کیا تو فرمایا
 کہ جس بات کی صلاح کرتے ہو میں نہ کرونگا تب انکو سواری پر سے پھینک دیا اور نکال پائوں
 زخمی ہوا جب صوبہ دار کے سامنے گئے وہ بولا بادشاہ کی قسم کہا اور عیسیٰ کو گالی دی
 تو میں چھوڑ دوں گا تب اونہوں نے جواب دیا کہ چھپاسی برس میں نے عیسیٰ کی خدمت
 کی اور سوائے نیکی کے اُن سے کچھ نہیں پایا اب کس طرح اسکو جو میرا مالک اور نجات دین والا
 ہے گالی دوں صوبہ دار نے انکو زندہ کر جانوروں سے اور آگ سے ڈرایا اور منادی
 کروائی کہ پولی کارب نے اقرار کیا کہ میں عیسائی ہوں یہ سنکر یہودی اور بت پرستوں کی
 بڑی ہٹیٹر چلا اڑی کہ بد دینی کا سکھانا والا یہی عیسائیوں کا باپ دیوتاؤں کا دشمن ہے
 جو اتنے لوگوں کو دیوتاؤں کی پوجا اور عبادت سے بہکا تا ہے اسکو شیروں سے چڑھاؤ جب
 شیر نہ ملے تب سبھوں نے کہا کہ آگ میں جیتاؤ والد و پر سبھوں نے لکڑیاں جمع کیں اور
 یہودیوں نے بھی بڑی مستعدی سے مدد دی لوگوں نے پولی کارب کو ستون سے باندھا

اور مشکین چڑھائیں اور سوت اوس نے اس طور سے دعا مانگی کہ اے رب خدا قادر مطلق
 اے باپ اپنے مبارک بیٹے مسیح کے کہ جسکی معرفت تیری پہچان پہکو حاصل ہوئی اور خدا
 فرشتوں اور ساری خلقت اور انسان اور مقدس ایمان والوں کے آگے جو تیرے
 حضور میں رہتے ہیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے مسیح کے پیالے میں شریک ہونیکے واسطے
 اپنے شہیدوں میں سے مجھ کو لائی ٹھہرایا جب یہ کہ چکا اور انہوں نے آگ میں ڈالا جب
 آگ سے حمام نہ ہوا تب ہر چہون سے اُسے قتل کیا۔ پولی کا رہنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کو اللہ کا بیٹا کہا ہو تو انکا مطلب ہرگز اُس قسم کا بیٹا نہیں تھا جیسے کہ دنیا میں انسانوں کی
 بیٹے ہوتے ہیں بلکہ اُن کا مطلب یہ تھا کہ خداوند عالم سب ارواحوں کا مبداء ہے اس
 حیثیت سے وہ باپ ہے اور ارواح بشریہ بیٹے ہیں جسکی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے
 اقرار کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معرفت اللہ کی پہچان ہم کو ملے یہ کہہ کر اللہ سے
 دعا مانگی اور اسکا شکر کیا کہ اللہ تو نے مجھ کو شہید ہونے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 ساتھ شریک کیا جس سے ثابت ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ
 جانتے تھے۔

شہر یوس اور دیمین | پادری ولیم پور لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سچو چالیس
 عیسائیوں پر ظلم عظیم | برس بعد ملک فرانس کے شہر یوس اور دیمین میں ظلم برپا ہونے لگا
 وہاں کے لوگوں کی عداوت اور غضب از مرندالون کے برابر تھا اور انکے حاکم بھی یہی
 شریک تھے یہاں تک نوبت پہونچی کہ عیسائی لوگ جب باہر نکلتے تھے مارے جاتے تھے
 اور بیگرت کے جاتے تھے اور ان میں جو زیادہ مشہور تھے گرفتار ہو کر حاکموں کے
 پاس کھینچے جاتے تھے اور قید خانہ میں ڈالے جاتے تھے اُس ملک کے صوبہ دار
 نے چاہا کہ جو بت پرستوں نے عیسائیوں پر تہمتیں لگائی ہیں اُن باغیوں کا عیسائیوں

اقرار لیوے اس واسطے اوس نے بری سخت سزا اور عذاب اُن پر کیا ایک غرت دار جو ان
پاگتس نامی عدالت میں حاضر ہوا اور پولاکہ عیسائیوں میں کچھ بری بات نہیں ہے صوبہ دار
نے پوچھا کہ تم عیسائی ہو اوس نے کہا ہاں صوبہ دار نے اوسکو قید کیا پوچھتیس لیونس کا
استغف یعنی پادریوں کا تہ دار نوے برس کی عمر اور ضعف اور بیماری سے کمزور تھا
اُس سے صوبہ دار نے پوچھا کہ عیسائیوں کا خدا کون ہے اوس نے جواب دیا کہ تم اوسکو
بانتے اگر اوسکی پہچان کے لائق نہیں رہتے یہ رشن کر جو عدالت میں تھے سب اوس پر
دوڑے اور قید خانہ میں لے گئے وہ دو دن بعد وہاں مگر قید خانے میں بہو کیا
سے چند آدمی مرے بعضوں نے ڈر کے ایمان چھوڑا اگر انہیں سے کہتے ہیں مضبوط
ہوے بادشاہ کا حکم آیا کہ جو عیسائی دین سے انکار کرے اوسکو چوڑو باقی کی گروں
مارو صوبہ دار نے رہائی کے ارادے سے اوسکو بلایا اور جو ایمان سے منکر ہو گئے تھے
ان میں سے بعضوں نے پہر عیسائی ہونیکا اقرار کیا ان میں بعضے رومی تھے وہ
تلوار سے قتل کئے گئے باقی جانوروں سے پٹروائے گئے ادن میں ایک پہو کی
بلندی نامی تھی اور ایک چوکرائسٹکس پندرہ برس کا تہا بت پرستوں نے انکو سبت ڈانٹا
اور سب نہ ایمن اوسکو دکھلا میں اودنہوں نے ایمان کو نہ چوڑا وہ دو تون جانوروں
سے پٹروائے گئے مردوں کے جسم کے ٹکڑے جو جانیے سے بچ رہے اودنوں نے
عیسائیوں کو دفن کرنیکے لئے نہ دئے اور کہا کہ دیوتوں کے دشمنوں کی چھوٹے
زمین ناپاک ہوگی اوسکو دریابین بہا دیا آخر کواستے عیسائی مارنے سے باقی رہ گئے کہ
لوگ اوسکے قتل سے تنگ گئے اور جو بچ رہے اودنوں نے کچھ فرصت پائی ایک
بستی جو لیونس کے نزدیک تھی وہاں کے لوگ ایک دن بہت دھوم دھام سے
کسی دیوی تہوار کرتے تھے اور دیوی کی صورت رتہ پر چڑھا کر بری ہٹیر کے ساتھ راستے

چلتے تھے اور جس کے سامنے وہ مورت آجاتی تھی اسکو مکتے ٹیک کر پوجا کرتے اور پڑتا تھا
ایک جوان قوم شرف مندر میں نامی نے اسکی پوجنے سے انکار کیا وہ گرفتار ہو کر کچہری میں
حاضر کیا گیا صوبہ دار نے پوچھا اس پال پلین سے تم عیسائیوں معلوم ہوتے ہو جواب دیا کہ میں
عیسائی ہوں اور سچے خدا سے جو آسمان پر حکومت کرتا ہے دعا مانگتا ہوں لیکن بت اور دیوتوں
سے دعا نہیں مانگ سکتا ہوں بلکہ مجھکو اختیار ہوتا تھا وہ تین ٹپک کر زمین میں چڑھ کر تانا سپردہ
قتل کے لایق ٹھہرایا گیا صوبہ دار نے بہت چاہا کہ اس سے عیسائی دین کا انکار کروا کر
بچا دے اور نرمی اور نرمی سے اسکو سمجھایا اسنے کسی طرح نہ مانا تو اس کے سر کاٹنے کا حکم دیا
جب وہ قتل ہونے کو جاتا تھا اسکی ماں نے پکارا کہ اسے بیٹا زندہ نہ اٹھا اپنے
دل میں خیال قائم رکھنا باش اے بیٹا خوش اور مستعد ہو کر اس پرچہ اور چاکم پر نظر رکھ
تمہاری جان آج تم سے نہیں لی جاتی ہے بلکہ اس سے آج اپنا پاؤں گے اے بیٹا اس
مبارک موت سے تم آج بہشت کی زندگی حاصل کرو گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
ایک سو سیقتا اسی سال کے بعد مقرر کیا۔

دس رومی کی سلطنت اسکے بیٹے دس نے بارہ برس تک عیسائیوں کو نہیں تانا بلکہ دس لیت
کے صوبہ دار یا عیسائیوں سے دشمنی رکھتے تھے انکو ستائے لکھا اختیار تانا چنانچہ الیشا
کو چک یعنی ولایت روم میں بہتیرے عیسائی قتل کئے گئے تاریخ کامل میں وہ مشیختا
نامہ و مطیانش اور نردا کا نام ہے اس اور تاجن کا نام طایا فوس لکھا ہے اور کویران کا نام اندریا
فوس اور کومودس کا نام قومودس لکھا ہے لب التواریخ میں درج ہے کہ کومودس سن ایک و
ترافوس عیسوی میں قتل کیا گیا اور سو برس روم کا مالک ہوا۔

مفسر عیسائی و قلاطیڈ مولوی رحمت اللہ صاحب نے اٹلار الحق میں لکھا ہے کہ مفسر عیسائی
ہونے کا دعویٰ کیا جو دوسری صدی عیسوی میں تھا اور پڑا صاحب ریا نعت تھا اور اپنے

اور اپنے وقت میں سب سے بڑھ کر پرہیزگار تھا اوس نے سن ایک سو ستتر کے قریب ایشیائے کوچک میں پیغمبری کا دعویٰ کیا اور کساہین وہی فارقلیط ہون جس کے آنے کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی اور بہت لوگ اوس کے تابع ہو گئے پادری ولیم پیور نے جو تاریخ آردو میں لکھی ہے اور سن اٹھارہ سو اڑتالیس عیسوی میں چھپی ہے اوس کے تیسرے باب کی دوسری قسم میں منتس عیسائی کا حال لکھا ہے کہ بعضوں نے کہا کہ اُس نے دعویٰ کیا تھا کہ میں وہی فارقلیط ہوں جس کی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے چونکہ وہ پرہیزگار اور صاحب ریاضت تھا اس باعث تو لوگوں نے اسکی بات کو مان لیا تھا پس معلوم ہوا کہ دوسری صدی کے عیسائی فارقلیط کے بھی منی سمجھتے تھے کہ اللہ کی طرف سے کوئی انسان ظاہر میں تعلیم کے لئے آویگا اور اوس کو روح القدس کے پوشیدہ آنے کی خبر نہیں سمجھتے تھے تب تو منتس کو مان لیا مگر پریشانیاں فارقلیط کی اُس میں نہ پائیں اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ساری نشانیاں فارقلیط کی موجود ہیں سید منصور علی صاحب دہلوی نے فوہ جاوید میں لکھا ہے کہ آردو تاریخ کلیسیا صفحہ ۲۰ میں لکھا ہے کہ اوس ذریعہ مونس فرما ہے آپ کو فارقلیط ٹھہرایا جسکے ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسری بار آنے سے پیشتر الہام ربانی کے کلمہ کے لئے بہتر ہے ویندار کر رہے تھے ان پادری صاحب نے اقرار کیا کہ اُس زمانہ میں بہت سے ویندار عیسائیوں کو انتظار تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے سے پہلے فارقلیط آویگئے جو اللہ کی طرف سے وحی کو پورا کرینگے یعنی جو باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نہیں بتلائی تھیں وہ اس کی طرف سے بتلا دیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باتیں بھی یاد دلاؤں گی جیسا کہ انجیل یوحنا کے حوالہ میں باب میں وعدہ ہوا ہے اخبار نور افشان لہرہ ہاتہ نمبری بائیس جلد ۳ صفحہ ۴۷ (۴۸) مورخہ ۱۸۵۷ء میں پادری ویری نے لکھا ہے کہ عیسائی

جماعت بن کئی کئی وقتوں میں چند شخصوں نے دعویٰ کیا تھا کہ میں فارغیٹ ہوں جسکی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی اوں میں دو آدمی نہایت مشہور ہیں ایک منسوس دوسرا
نسیراھ -

سورس رومی کا ظلم [پادری ولیم سورس لکھتے ہیں کہ سورس نے رفتہ رفتہ ظلم شروع کیا ملک نوید
جو ایک ملک افریقہ کی اتر طرف روم کے دریا کے کنارے پر ہے جواب ڈنٹس اور جرینہ
کہلاتا ہے وہاں کے ایک شہر کے بعض عیسائی سن ایک سو ستانوے عیسوی میں
صوبہ دار کی کچھری میں پڑے گئے اور ان سے کہا گیا کہ تم پادشاہ کے حضور سے امان پڑو
قطط پادشاہی دیوتوں کو قبول کرو ان میں سے ایک نے جواب دیا کہ ہم نے کسی کا کچھ
قصور نہیں کیا بلکہ جو ظلم تم نے ہم پر کیا اسکے واسطے ہم نے شکر کیا اور ہر بات کے واسطے
ہم سچے رب اور مالک کی شکر گزاری کرتے ہیں صوبہ دار نے کہا ہم سب لوگ پادشاہ کی
سورت کی قسم کھاتے ہیں اور تم کو بھی یہ قسم کھانا ضرور ہے اوس نے جواب دیا ہم پادشاہ
کی سورت کو نہیں مانتے آسمان کا خدا جسکو کسی آدمی نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے اسی
کی ہم بندگی کرتے ہیں پادشاہ ہمارا حاکم ہے جو اس کے حق میں سوہم ادا کرتے ہیں لیکن خدا
جو پادشاہوں کا پادشاہ اور سب ملکوں کا رب اور مالک ہے اس کیلئے کو ہم سجدہ اور پرستش
کرتے ہیں دوسرے دن حاکم نے یہ بھیجا یا اونہوں نے نہ مانا تین دن کی سیاح و تمام ہئی
آخر کو اونہوں نے جواب دیا کہ ہم عیسائی ہیں اور خدا علیہ السلام کا ایمان نہ چھوڑینگے جو تمہاری خوشی
ہو کر و تب اونکے قتل کا حکم ہوا جب وقت قتل ہونے لگا تو گھنٹے ٹیک کر یہ خدا کی شکر گزاری
کر کے مارے گئے تھوڑے برس بعد تین مرد اور دو عورتیں شہر کرناگوین پکڑے گئے اور
سے ایک کے پاس پرتیو نامی دودھ پیتا لڑکا تھا اور دوسری فلتناس نام بچہ سے تھی جو
نے بڑی مضبوطی سے عیسائی ایمان کا اقرار کیا اور قید خانہ میں ڈالے گئے۔ پرتیو اکی مان

عیسا کی سخی لیکن اُسکا بڈا باپ بہت پرست تھا وہ بولا اے میرے بیٹے اپنے باپ کی سفید ڈاڑھی پر رحم کر اپنے باپ پر رحم کر جس نے تجکو بچے پن سے جوانی تک پالا ہے اور تجھ کو تیرے ہمایون سے زیادہ پیار کیا ہے اب سب کے سامنے مجھ کو بے عزت مت کر اپنی مان اور خال کو دیکھو اپنے چھوٹے ٹرکے کو دیکھو اور ادا سکوا اور ہم سب کو ہلاک نہ کرو کہ ہم پر کسی سے شرم کے مارے بول نہ سکیں گے یہ کہہ کر اپنے بیٹے کا ہاتھ چومنا اور اوسکے پاؤں پر گر پڑا لیکن وہ مضبوط رہے جب وہ کچھ سری مین حاضر کئے گئے پہلا دسکا باپ مجھ سے کہو آیا حاکم نے کہا اپنے بڈے باپ پر اپنے چھوٹے بیٹے پر رحم کرو پوجا کر اُسے جواب دیا ہم سے یہ نہیں ہو سکتا حاکم نے کہا تم عیسا کی جو کہا مان مین عیسا کی ہوں سب نے اسی طرح اترا کیا آخر ان پر قتل کا حکم جاری ہوا اور یہ ٹھہرا کہ آنے والے تیرہا پر لوگوں کے تماشے کے لئے جانور دن سے پھر دانے جائیں گے اس درمیان میں فستاں کو جتنے کا در و شروع ہوا فید خانیکے داروغہ نے پوچھا تم یہ در و مشکل سے سہتی ہو جانور کے پہاڑنے کا در و کیونکر سہو گی یا انہم تم پوجا سے انکار کرتی ہو اُس نے جواب دیا کہ جسکے واسطے میں قتل کی جاؤں گی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے کا کیونکر میں اُسکے واسطے در و سہتی ہوں روز مقررہ پر وہ سب پھر دانے گئے جب جانور دن کے پہاڑنے سے بالکل جان بھٹکی تو اس سے تمام کئے گئے۔ لب التواریخ والے پادری صاحب لکھتے ہیں کہ سیویرس کے وقت مین سارے ملک مین شہید و سکے قتل سے لو کے نالے بھے سن دو سو گیارہ عیسوی مین وہ مر گیا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین انگریزی تواریخ سے لکھا ہے کہ عیسا مین دس دفعہ بڑے بڑے قتل عام ہوئے۔

۴۴ مین نیرباد شاہ رومی کے (۱) نیرباد شاہ کے وقت سکھ عیسوی مین اور جب تک وقت کا عیسویوں کا منصور قتل یہ نیرباد شاہ زندہ رہا تب تک قتل عام برابر جاری رہا اور حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینا ان لوگوں کے نزدیک بڑا گناہ تھا۔ تاریخ کامل میں درج ہے کہ اسی
نیرو کے وقت میں بیت المقدس کے بڑے پادریوں میں جو یعقوب نامی تھے اذکوہو دیون نے
قتل کیا۔

دو مہینہ زومی کے زمانہ کا (۲) قتل عام بادشاہ دو مشیان کے وقت ہوا یہ
مسیحیوں کا مشہور قتل بادشاہ بھی نیرو کی طرح عیسائی دین کا دشمن تھا اوس نے
قتل کا حکم دیا اور ایسا قتل عام ہوا جس سے یہ ڈر ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا
دین بالکل دنیا سے مٹ جائے حضرت یوحنا شہر سے نکالے گئے اور قلیوں کھنسیں قتل
ہوئے۔

ترجما بادشاہ کی زمانہ کا (۳) قتل عام حضرت یوحنا کے اس معاملہ کی دیکھنے کے بعد ترجما
مسیحیوں کا قتل بادشاہ کے وقت میں ہوا یہ قتل سن ایک سو ایک عیسوی میں شروع
ہوا اور اٹھارہ برس تک جاری رہا اور کلیمنت جو روم کا اسقف یعنی بڑا پادری تھا اور ثمنون
جو یروشلم کا اسقف تھا اور اکناسشس جو کورینہ کا اسقف تھا یہ سب اوس میں قتل
کئے گئے۔

مرقس انطونیس کے زمانہ کا (۴) قتل عام مرقس انطونیس بادشاہ کے وقت میں ہوا یہ
مسیحیوں کا مشہور قتل قتل سن ایک سو اٹھ عیسوی میں شروع ہوا اور دس برس
تے زیادہ جاری رہا اور پوپ پچم کے لوگ قتل ہوئے اور یہ بادشاہ بڑا بت پرست اور
سخت کافر تھا۔

سورس بادشاہ کے زمانہ کا (۵) قتل عام سورس بادشاہ کے وقت میں ہوا اور یہ قتل سن
مسیحیوں کا مشہور قتل دو سو دو عیسوی میں شروع ہوا اور تزارون آدمی حضرت اوبی
فرانس میں اور کارتج میں قتل ہوئے اور یہ قتل بہت شدت کے ساتھ تھا یہاں تک کہ عیسائی

کو لگان ہوا کہ یہ زمانہ وصال کا زمانہ ہے۔

مسیحین بادشاہ کے زمانہ کا (۶) قتل عام کہ سمن بادشاہ کے وقت میں ہوا یہ قتل سن دو سو مسیحیوں کا مشہور قتل سینتیس مسیحیوں میں شروع ہوا اس قتل میں اکثر علماء مارے گئے کیونکہ اُس بادشاہ کا یہ خیال تھا کہ علماء کے قتل ہو چکنے کے بعد جابلوں کا بھگانا بہت آسان ہوگا۔

ولیشس کی سلطنت میں (۷) قتل عام مسیحیوں میں بڑا نہ سلطنت ولیشس بادشاہ ہوا مسیحیوں کا قتل عام پادری ولیم میور لکھتے ہیں کہ سن دو سو چھیالیس میں ولیشس بادشاہ ہوا اور عیسائیوں کا آرام بند ہو گیا کیونکہ اُس نے چاہا کہ عیسائی دین کو بالکل مٹا دے اور حکم دیا کہ سب لوگ سرکار کا دین اور اُسکی زمین قبول کریں اگر کسی نے انکار کیا تو پہلے اس امید سے کہ وہ پیر جاوے اذیاد بیانی تھی آخر کو جہنم لے پوجا کرنا قبول نہیں کیا اور پادروں خصوصاً اسقفوں پرستی پادریوں پر قتل کا حکم جاری ہوا تا اوسکی تعمیل کے واسطے سب شہروں میں حاکم کے ساتھ پانچ بت پرست مقرر کئے گئے اور اُس پنجایت فرسب عیسائیوں کو اپنی کچہری میں طلب کر کے قید خانے میں ڈال دیا وہاں اون پر بڑی سختی کی جاتی تھی بہت لوگ عیسائی یونین سے پھر گئے جو دنیا کی عزت اور مال کو نجات سے زیادہ سمجھتے تھے اور انہوں نے یاد تو اُن کو پوجایا بغیر پوجنے کے عمدہ داروں سے سازش کر کے اپنا نام عیسائیوں سے خارج اور بت پرستوں کی فہرست میں داخل کروا یا ایسے لوگوں کو ایک چٹھی یا پرچہ ملتا تھا جس میں لکھا ہوتا تھا کہ شخص پوجا کر چکا ہے ہزاروں آدمی ہباگ گئے اور بت لوگ قید ہوئے اور بعضے قتل کئے گئے اسی طرح سے سن دو سو پچاس تک عیسائیوں نے کم یا زیادہ اذیاد پائی اوصحاب کف کا یعنی غار والوں کا قصہ اسی سلطنت سے علاقہ رکھتا ہے فی الحقیقت اس بادشاہ کا نام ہماری عربی کتابوں میں وقیانوس مرقوم ہے

تھاروالون کا قصہ اللہ تعالیٰ نے سورہ کف میں ہمارے پیغمبر صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہے پادری لوگ قرآن شریف کی سند کے مارے کہتے ہیں کہ اس قصہ کی معاذ اللہ کچھ اصل ہی نہیں ہے پادری ولیم سیورس جبکہ حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ اس قصہ کی کچھ اصل حقیقت نہیں ہے لیکن مدت تک مشہور رہا وہ یہ ہے کہ افسس کے سات جوانوں نے دشمن کی بدعت سے بھاگ کر ہپاٹر کے ایک غار میں پناہ لی وہاں ایسے سو گئے کہ وہ سو برس کے قریب تک نہ جاگے پادری صاحب نے پہلے لکھا کہ اس قصہ کی اصل نہیں ہے پھر لکھتے ہیں کہ دیر تک مشہور رہا معلوم ہوا کہ عیسائیوں میں دونوں یہ قصہ مشہور تھا اب قرآن کی سند سے انکار کیا جاتا ہے ابن اثیر جزیری رحمہ نے تاریخ کمال میں لکھا ہے کہ روم کے پادشاہ جوادل سے قسطنطین تک بہن انکی تعداد ٹھیک نہیں معلوم ہوتی کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے جس طرح اُن پادشاہوں میں اختلاف ہے جو حضرت سکندر کے بعد تھے اور ہر پرشے کا جدا بادشاہ تھا وہ لوگ ملوک طوائف کہلاتے تھے البتہ قسطنطین سے ہر مل تک ٹھیک شمار ہے اور ازل کے پادشاہوں میں جو لوگوں نے اختلاف کیا ہے اور ایک نے دوسرے کے برخلاف کہا ہے اسکا تہوڑا سا حال ہم نے وقیانوس اور اہل غار کے حال میں لکھ دیا ہے اسی باعث سے طبری نے ذکر نہیں کیا کہ غار والے کس بادشاہ کے وقت میں تھے ابن اثیر رحمہ نے قیوموس کے اور وقیانوس کے بیچ میں تیس بادشاہ بیان کئے ہیں اور انکا حال بہت کم لکھا ہے۔

دلیان پادشاہ کے زمانہ میں (۸) آٹھواں قتل عام دلیان پادشاہ کے وقت میں

۲۵۰ء میں ہوا اور اس میں ہزاروں آدمی قتل ہوئے پادری

سیورس کا قتل عام

ولیم سیورس لکھتے ہیں کہ سنہ دو سو پچاس میں دلیان پادشاہ ہوا اُس نے دو تین برس بعد یہ حکم جاری کیا کہ عیسائیوں کا عبادت کے لئے جمع ہونا اور اسقف اور قیسوں کا یعنی

بڑے اور جوڑے پادریوں کا اپنی جماعت کے ساتھ جمع ہونا ممنوع کیا گیا استحقاق نے وطن سے نکل کر اپنی اپنی جائے پناہ سے اپنی جماعتوں کو نصیحت اور تعلیم کے خطبے سے پادریوں کے ہسل جانے سے دور دو ملکوں میں پھیل پھوٹی اور بہت لوگ عیسائی ہو کر بت بادشاہ نے حکم جاری کیا کہ اسقف ادوین کو خامو جلد قتل کئے جا دیں باقی غارت داروں کا مال ضبط اور وہ ذلیل کو جاوین اسپیری اگر عیسائی ہیں تو قتل کر دیا ورنہ غارت دار عورتیں بعض طبی مال سکے وطن سے نکال دی جاوین گی باقی سرکاری ملازم اور بچتے عیسائی ہوں غلام بن کر قیدی کئے جاوین گے اور ان کے پاؤں میں زنجیریں ڈالی جاوین گی اور سرکاری مشقت کرینگے کپڑاں کرتا کو کا ایسا اسقف دی شمس کے ظلم کے وقت میں کنارے ہو رہا تھا دریائے کے وقت میں یہ پرازی جماعت میں جاملاتے استنار میں وطن سے نکلا گیا وہ سر استنار میں جس ملک کے صوبہ دار نے اسکو بلا کر کما شاہنشاہ اقدس نے فرمایا ہے کہ تم کو پوجا کرنا ضرور ہو گا اوسے کما میں پوجا نہیں کرتا صوبہ دار نے حکم لکھا کہ سنایا کہ کپڑاں سرکاری دیوتوں کا ٹخن ہے جلد اسکی گردن کاٹی جاوے کپڑاں بولا اللہ کا شکر ہے یہ شہر کے باہر میدان میں لے جا کر ٹہری بیٹھ کے سات اسکو قتل کیا۔

ارلین بادشاہ کے وقت تو ان قتل ارلین بادشاہ کے وقت میں سنہ ۱۵۰۰ میں پوجا ہر عیسوی میں شروع ہوا اور اسکا حکم جاری ہوا لیکن اس میں بیت لوگ قتل نہیں ہوئے کیونکہ بادشاہ قتل کیا گیا۔

دیو کلیستان اور کلیوس بادشاہ کے زمانہ میں پادری وایم سپور لکھتے ہیں کہ سن ۱۵۰۰ میں پوجا ہوئی عیسوی میں پھر ظلم ہونے لگا دیو کلیشیان اور کلیوس بادشاہوں نے حکم دیا کہ فوج میں جتنے کا جلا یا جانا۔

عیسائی ہوں پوجا کریں اس پر بیت سچا ہوں اور عہدہ دار دن نے اپنی نوکری اور عزت اور وہ ایک نے اپنی جان بھی چھوڑ دی آخر کو سنہ ۱۵۰۰ میں استنار جاری ہوا کہ عیسائی

اگر عبادت کے لئے جمع ہو گئے قتل کئے جاویں گے عبادت خانے میں سہارا اور اجاڑ کئے جاویں۔
 عیسائیوں کی کتابیں خصوصاً کلام الہی تلاش کر کے جلائے جاویں غرت دار اور عمدہ دار مغرول
 اور قیدیہ ہون اور باقی لوگ بے غرت اور غلام کئے جاویں عیسائیوں نے بڑے بڑے غلاب
 سے اکثر ولایتوں میں حاکموں نے بادشاہی حکم سے بھی پڑھ کر سختیاں کیں بہت عبادت خانہ
 بہت پرستون نے جلاو لئے یا گراوئے عیسائیوں کی کتابیں خصوصاً اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب
 کی جتنی جلدیں تلاش سے ملین جلائی گئیں جسکے بیان نہین ملین یا جس نے چھپا رکھین
 اور دینے سے انکار کیا سخت عذاب میں پینا اٹھار الحق میں درج ہے کہ سوان قتل سن
 تین سو دو میں ہوا اور زمین پورب سے پچتر تک اس قتل سے بھر گئی اور شہر فریچا سارا ایک ہی
 بار جلاوا گیا کہ اس میں کوئی عیسائی نہ رہا اور دیو کلیشیان نے سترتین سو تین عیسوی میں
 حکم دیا کہ گرجے ڈھاوئے جاویں اور کتابیں جلا دی جائیں لاٹوڑ اپنی تفسیر کی ساتویں جلد
 کے پاسو بائیسویں صفحہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ دیو کلیشیان نے مانچ کے سینے میں اپنے
 بیٹھنے کے انیسویں برس حکم دیا کہ گرجے ڈھاوئے جاویں اور پاک کتابیں جلا دی جاویں
 یوسی ہیں بڑے غم سے کہتا ہے کہ اوس نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ گرجے ڈھاوئے گئے
 اور پاک کتابیں باڑوں میں جلائی گئیں۔

قسط نمبر ۱ کی سلطنت اور ولیم میور لکھتے ہیں کہ دیو کلیشیان نے تین اور قیصر وں کو یعنی
 سیامیوں کی افات میں کمی کلیروں کو کانٹنیٹس وغیرہ تین بادشاہوں کو اپنے ساتھ
 سلطنت میں شریک کر لیا چار بادشاہوں نے ملک آپس میں بانٹ لیا تھا ان بادشاہوں میں
 لٹائی ہوئے لگی جس میں ملک میں قسط نمبر ۱ جو پچتر کا بادشاہ تھا وہاں ظلم کم ہو جا تا تھا اگرچہ
 وہ اوس وقت تک عیسائی تھا لیکن عیسائیوں کی طرف رغبت رکھتا تھا سنہ دو سو پچانو
 عیسوی اور تین سو ستانوے میں اکثر قبیلہ اور بادشاہوں نے یہ حکم جاری کیا کہ سب لوگ

پوجا کرین اور عیسائی عقیدی جو کام کرتے تھے اُن سے زیادہ محنت لی جاتی تھی ایک بار
 اوستا لیس آدمی جو دین کے اقرار سے نہیں ہٹے لکھٹے سب قتل کئے گئے پھر تین سو
 دسویں برس قسطنطین جس نے عیسائی دین قبول کیا تھا تمام سلطنت روم کا بادشاہ ہوا
 پادری طامس اسکاٹ صاحب صحیفہ دانیال علیہ السلام کے باب یازم تک تفسیر
 تحریر فرماتے ہیں کہ عیسائی لوگ مدت تک اپنے ویران کرنے والوں کے پسندے میں
 پہنچے رہے جب قسطنطین عیسائی ہوا تب اس نے اونکو بچایا بعد اسکے وہ قتل
 نہیں کئے گئے بلکہ روم کے پادشاہوں نے اور اونکو نایبون نے اُن پر مہربانی رکھی
 تو یہی بیان سچے دین کے لئے تھوڑی مدد ثابت ہوتی ہے اُس نے گر جاگہ والوں کے
 دنیا کی عزت کے لئے بہت کچھ باتیں دین میں ملا دین اور اُس کو اس بات میں بہت کوشش
 تھی کہ اقزاری عیسائیوں کے چال چلن کو ذلیل کرے اور وہ اس بات کا باعث ہوا کہ بہت
 لوگ خوشامدے اُنکے ساتھ لگے رہتے تھے کیونکہ مکر پادریوں میں اور دنیا داروں
 میں جاری تھا جن کا یہ ارادہ تھا کہ اپنے فائدہ کے لئے پادشاہوں اور امیروں کی خوشا
 کرین اور بیشک جلدی سے گر جاگہ میں خرابی پیدا ہو گئی اور کئی کئی مذہب والے ایک دوسری
 کو باری باری سے ستاتے تھے اور جو سچے مذہب کی سمجھ رکھتے تھے وہ
 سب سے زیادہ دبائے گئے اونکو یہ حکم دیا گیا کہ چھوٹے استادوں سے خرابی کی باتیں
 سیکھیں اور اُن باتوں میں کوشش کریں یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ آخر کے وقت تک
 جاری رہے تو یہی یہ ایک مقررہ وقت کے لئے ہے اور انٹیکس کے وقت میں جو تباہی
 اور خرابی یہودیوں پر پڑی تھی یہ آیتیں اُس وقت پر مطابق نہیں پڑتیں کیونکہ وہ عیسیتیں آخر
 وقت تک نہیں رہیں لیکن وہ خرابیاں جو اقزاری عیسائیوں سے عیسائیوں نے سہی ہیں
 وہ قسطنطین کے وقت سے شروع ہوتی ہیں اور وہ خرابیاں جاری رہیں زیادہ یا کم آج کے

دن تک اور وہ جاری رہیں گی مقررہ وقت تک۔ و تحقیق اس بادشاہ کا عیسائی ہونا بہت غور طلب
 ہے تاہم کچھ حالات اس امر کا کافی ثبوت نہیں ہیں کہ یہ بادشاہ بہت بڑا دنیاوی اور ملکی اور انتظامی مصالح
 کے مقابلہ میں مذہب کی کچھ بھی پروا نہیں رکھتا تھا بلکہ مذہب کو لاشعاً محض خیال کرتا تھا
 اس نے اپنا آبائی مذہب عقیدت کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ مصالح ملکی کے لحاظ سے اس کا عیسائی
 ہو جانا کو ایک طرح عیسائیوں کے لئے مفید ہوا کہ وہ میون کے عام مظالم بند ہو گئے لیکن
 دوسرے طور پر حد سے زیادہ مضر ہوا اس لئے کہ اس نے بت پرستانہ خیالات کو عیسائی مذہب
 میں جبراً داخل کر دیا اور اس قدر جبر یہ مذہب میں تصرفات کئے کہ واقعی عیسائی مذہب کا نام و نشان
 بھی باقی نہیں رہا۔ سب سے پہلا مصنف تثلیث ہی بادشاہ ہے جس نے اس سخت
 وقت میں جبکہ مسیحیوں سے زیادہ ضعیف اور ذلیل کسی مذہب کے لوگ نہ تھے اور وہ اس قدر
 کثرت کے ساتھ قتل کئے جا چکے تھے جسکی کوئی حد نہیں اور انواع و اقسام کے اون پر
 مظالم ہو چکے تھے اور وہ حد سے زیادہ ترسان اور لرزان اور پریشان تھے تمام گرجے
 اور مکے مسخر ہو چکے تھے آسمانی کتابیں جن جن کر یا زارون میں جلائی جا چکی تھیں ایسی
 حالت میں بادشاہ کے التفات سے جس قدر وہ مجبور ہوئے ہونگے۔ ظاہر ہے۔ غرض
 اس بادشاہ نے بہت سے پادریوں کو جمع کر کے تعظیم کے پیرایہ میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ
 کو بھی بالآخر جلا تسلیم کر دیا اور اس طور پر تثلیث الوہیت کا بانی ہوا جس نے تین خداؤں کے وجود
 سے انکار کیا اور سب کو ایک ظلم کیا گیا غرض رومن کتھلیک مذہب کا یہی بادشاہ بانی ہے اور
 اس نے مذہب مسیحی میں اس قسم کے تصرفات کرائے ہیں جسکی وجہ سے مذہب مسیحی اس قدر متغیر ہو گیا کہ
 اصلی مذہب کا پتہ بھی نہیں رہا۔ اسکی خرابیوں سے جس قدر شاخیں مسیحی مذہب کی ہیں سب میں
 تین خدا مانے جاتے ہیں غرض اصول مذہب مسیحی کو اسی بادشاہ نے خراب کیا اور ایسی عجیب
 و غریب باتیں پیدا کیں جن سے مذہب مسیحی بدل گیا۔ خاص رومن کتھلیک کا مذہب تو جو ضرب پرتی

کے خیالات پر مبنی ہے دیگر مذاہب کو محض بت پرستی پر مبنی نہیں ہیں تاہم اصلی مذہب سے بہت دور ہیں بجائے توحید باری کے تثلیث کا عقیدہ وہ سب میں لازمی ہے۔ پس قسطنطنین کے مسیحی ہونے سے تو مسیحی نہ ہونا ہی بہت بہتر تھا کہ مذہب مسیحی تو سلامت رہتا۔ تفسیر ڈوالی رچرڈ منت میں بھی حسب بیان طامس اسکاٹ صاحب لکھا ہے اور آیت سی چہا باب یازدہم صحیفہ وانیال علیہ السلام میں تھوڑی سی مدد سے قسطنطنین کے وقت کو مراد لیا ہے آیت سی پنجم باب صحیفہ مذکور میں جو یہ ارشاد ہے کہ سمجھو اے گرجائیئ گے اسکا یہ مطلب ہے کہ ایمان والوں پر مصیبتیں پڑیں گی یہی اللہ کی طرف سے اونکے ایمان کی آزمائش ہوگی اور مصیبتیں جہیل کروہ گناہوں سے پاک ہو جائیں گے یہاں تک کہ آخری وقت آوے آخری وقت سے مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ ہے جس میں مصیبت زدہ ایمان والوں نے ظالموں کے ظلم سے نجات پائی اور جو کچھ ظلم اور فساد قسطنطنین کے مذہب والوں کا یعنی رومن کا تہلک کے فرقہ کا اور دیگر جہولے عیسائیوں کا باقی ہے اسکو امام مہدی علیہ السلام مٹا دینگے۔





باب (۱۶) آیت (۱۱) اور خداوند کے فرشتے نے اُسے کہا کہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی
اُس کا نام اسمعیل رکھنا۔ کہ خداوند نے تیرا ذکر مٹا لیا۔

باب (۱۷) آیت (۱۲) وہ وحشی آدمی ہو گا۔ اُس کا ہاتھ سب کے ہاتھ اُس کے
برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے ہو و باش کرے گا۔

باب (۱۸) آیت (۲۰) اور اسمعیل کے حق میں مین نے تیری مٹی دیکھ کر مین اُسے برکت دوں گا
اور اُسے برومند کر دوں گا اور اُسے بہت بڑا کر دوں گا اور اُس سے بارہ سردار پیدا
ہونگے اور مین اُسے بڑی قوم بنا دوں گا۔

یہ پنج بابیں سوینٹلی کا ترجمہ ہے۔ آیت یازدہم کا ترجمہ تو زیادہ بحث طلب نہیں ہے البتہ آیت دوازدہم کا
ترجمہ کسی قدر قابل بحث ہے اصل عبرانی آیت یہ ہے (وَهُوَ نَهِيَهُ بِرَأْسِ آدَامَ يَادُ وَكُلُّهُ دِيكُلُ وَكُلُّهُ
كُلُّ (أَحَادِثُ شُكُونِ) اور پادری صاحبون کا ترجمہ عربی عمدتاً تہذیبیہ مین اس آیت کا ترجمہ یہ ہے (اور
وہ لوگوں سے وحشی ہو گا اور اُس کا ہاتھ سب میں ہو گا اور سب کا ہاتھ اُس میں ہو گا اور اُس کے پاس

اُس کے سب بہائی حاضر ہونگے اور سب وہیں سکونت اختیار کریں گے) ابوہاشم نے اس آیت کا یہ ترجمہ اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ (اور وہ لوگوں سے وحشی ہو گا۔ اُس کا ہاتھ سب کے ہاتھ پر ہو گا اور سب کا ہاتھ اُس کے ساتھ ہو گا اپنے تمام بہائیوں پر برہان ہو گا) اور صاحب تفسیر الخصال نے جو ترجمہ نقل کیا ہے وہ یہ ہے (وہ سب امتوں میں بڑا ہو گا اُس کا ہاتھ سب کی ہاتھ پر ہو گا) اور ایک اور ترجمہ نقل کر دہ صاحب تفسیر الخصال یہ ہے (اُس کے ہاتھ سب پر ہونگے اور سب کے ہاتھ نہایت عاجزی کے ساتھ اُس کے سامنے پھیل ہوئے ہونگے) اصل عربی آیت کے مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے سو سیٹی مذکورہ نے (وَهُوَ يُضَاهِیْہُمْ بِرَأْسِہُمْ) کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ (وہ وحشی آدمی ہو گا۔

فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اسی جزر آیت کا ترجمہ (وہو لکون علین الناس) لکھا ہے (یعنی وہ آدمیوں کا سر وار ہو گا) سیف الامت مشتملہ ۳۳۳ ہجری میں ملا احمد اراکانی عالم عربی نے اسی جزر آیت کا ترجمہ (وہ جنگل کا رہنے والا ہو گا) کیا ہے۔ اور اپنے اس ترجمہ کے وجوہ بھی بیان کئے ہیں پس گو ملا احمد اراکانی کے ترجمہ اور سو سیٹی کے ترجمہ اور اکثر متذکرہ دیگر ترجموں میں زیادہ تفاوت نہیں ہے تاہم کسی قدر فرق ہے اس لئے کہ وحشی جنگل کے رہنے والوں ہی تک محدود نہیں ہے۔ لہذا زیادہ قائل اعتماد ملا احمد اراکانی کا ترجمہ ہے۔ اور اس جزر کا ترجمہ (يَا دَّوْلِكُلْ وَيَا دَّوْلِكُلْ) سو سیٹی نے (اُس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اُس کے برخلاف ہونگے) محض غلط کیا ہے اس کے کعبانی میں (ب) کے معنی ساتھ کے ہیں۔ برخلاف کے نہیں ہیں پس ”برخلاف“ کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ واصل سو سیٹی کے ترجموں نے فاضل خانہ جہانی کی تقلید کی ہے جس نے فارسی میں تورات کا ترجمہ کیا تھا اور یہود کے خوش کر نیکیے لئے اوسے محض غلط ترجمہ اس جزر آیت کا بعدیہ سو سیٹی مذکورہ کے ترجمہ کے مانند کر دیا تھا۔ ملا احمد اراکانی نے ”ورا تو کو م“ مترجم تورات کا با محاورہ ترجمہ اس جزر آیت کا نقل کیا ہے (وہ سب پر غالب اور سب اوس کے محتاج ہونگے) گو لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ (ہاتھ اُس کا سب کے ساتھ اور ہاتھ سب کا اُس کے ساتھ) لیکن با محاورہ ترجمہ وہ ضرور قابل اعتبار ہے جو ملا احمد

ایک مشہور عالم اور مترجم کا نقل کیا ہے پادری صاحبون کا ترجمہ عربی عمدین مطبوعہ ۱۸۷۷ء میں
 بھی جزر آیت مذکورہ کا ترجمہ یہ ہے "اوسکا ہاتھ سب میں ہوگا اور سب کا ہاتھ اس میں ہوگا" اگر
 اسی عربی ترجمہ کی بنیاد پر سوسپٹی ہی تقلید کرتی تو یہی چین اختلاف کی ضرورت نہ ہوتی تو جب کہ
 (ب) کے معنی ساتھ کے ہیں اور "خلاف" اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے تو ایسا ترجمہ کس طرح تسلیم کیا جاسکتا
 ہے۔ بھر حال سب سے زیادہ قابل اعتبار ترجمہ وہ ہے جو علامہ احرارانی نے نقل کیا ہے۔ اس آیت
 کے جزر اخیر کے ترجمہ میں اختلاف کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آیت بستم اصل عبرانی یہ ہے۔
 (وَيْسُطْعِلُ شِمْعَتْنِهَا هَيْتَهُ يَذْرُؤُ وَهْفَرُ بَنِي أَوْ تَوْ هَرِ بَنِي أَوْ تَوْ بَصْلُودُ مَوْدُ
 شَيْعَرُ عَاشَرُ لَسْتُمْ لَوْلِيدُ وَنَشْيُ لَوْ غَوْ نِي عَادُ وَلِ) ترجمہ عربی ۱۸۷۷ء میں اس
 آیت کا ترجمہ یہ درج ہے۔ اسمعیل کے باپ میں بیٹے تیرا کننا سنا اسے میں اس میں برکت دوں گا
 اور مہوہ وارا اس کو کروں گا اور بہت بہت اوسکو چھوڑا بڑا دن کا اور بارہ سو ارا اس سے پیدا
 ہونگے اور اس سے ایک بڑی امت کروں گا گو جو ترجمہ اس آیت کا سوسپٹی نے کیا ہے اس کی
 نسبت زیادہ اعتراض نہیں ہے البتہ اس قدر بیان کو دینا اس موقع پر مناسب نہیں ہے مہوود
 مہود کے معنی بہت بڑا ونگا سوسپٹی نے لکھا ہے لیکن اسکے معنی اصلی اس سے زیادہ
 مبالغہ کے ہیں۔ الفاظ مذکورہ بہت جگہ تورات شریف میں آئے ہیں چنانچہ اسی کتاب کے باب
 اول کی آیت (۳۱) میں ہے (طوبُ مَلُودُ) اور ساتویں باب کے آیت (۱۸) میں
 ہے۔ (وَهَمَّا لِمَا كَابُورُ مَلُودُ مَلُودُ) آیت اول الذکر کا سوسپٹی نے یہ ترجمہ کیا ہے
 (دیکھا کہ بہت اچھا ہے) اور آیت آخر الذکر کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ (بانی زمین پر بے نہایت بڑھ گیا)
 پس آیت آخر الذکر کے مطابق جبکہ آیت بستم ہی ہے تب کیوں بیان یہ ترجمہ نہیں کیا گیا اسے
 بے نہایت بڑا ہون کا) فی الواقع "و مَلُودُ مَلُودُ" کے معنی بے حساب کھ ہیں۔ علامہ
 احرارانی نے کتاب سیف الامتیہ میں اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ بڑا ونگا میں اس کو مہود مہود فی الحقیقت

صَلُّوْا مَعُوْذَ الْغَلَاظِ لَفْظِ ہر اس کے معنی بعضوں نے جُدْ جُد یعنی بہت بہت کے لکھ ہیں بعض نے اس کے معانی طیب طیب کے لکھے ہیں بعض نے اس کے معانی اچھے اپنے کے تخریفات ہیں بعض نے اس کے معانی سچ سچ کے اور بعض نے حمد حمد کے اور بعض نے شکر شکر کے لکھ ہیں ۱۲ احمد نے جو کچھ لکھا ہے اسکی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ بعض علما اہل اسلام کا یہ خیال ہی ہے صَلُّوْا مَعُوْذَ السَّمَاۓ خاتم الانبیاء علیہ السلام میں سے ہے۔ غالباً اسی خیال سے اس طور پر بلا احمد نے ترجمہ کیا ہے۔ بہر حال جن علما کا یہ خیال ہے اُنہوں نے نہ اپنے اس خیال کی زیادہ تصریح کی نہ اپنے اس خیال کی کوئی دلیل بیان کی۔ پس اس میں شک نہیں ہے کہ معانی ترجمہ میں کسی قدر زیادہ تصریح کے ساتھ لکھے جانے چاہئے تھے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ آیت یا زہم تو بہت صاف ہے کوئی امر اس میں پیچیدہ نہیں ہے۔ حضرت ہاجرہ کو خدا تعالیٰ کے فرشتے نے اُس وقت میں روکا جبکہ وہ صو رک پر پانی کے چشمہ کے قریب پہنچی تھیں اور فی الواقع حضرت سرور کی سختی سے وہ جاتی تھیں اور انکو سمجھایا کہ یہ ہر حضرت سرور کے پاس لوٹ جائیں اور انکی اطاعت کریں اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی خوشخبری دی کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام اُن کے بطن میں ہیں۔ دراصل یہ نام عبرانی میں دیشما اعل ہے جس کی اصل دیششمع ایل ہے تیششمع کے معنی عبرانی میں (سننا ہے) کے ہیں اور دایل کے معنی اللہ کے ہیں۔ جس کے مجموعی طور پر معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے سننا اس اکمل و افضل کا مرکب قواعد عبرانی کے بموجب دیشما اعل ہوا جو بلحاظ خاص واقعات کے خداوند کریم نے شکر رحم فرمایا تھا اور اسی واقعہ کے لحاظ سے خداوند کریم کے فرشتے نے حضرت ہاجرہ سے کہا تھا کہ یہی نام رکھا جائیگا۔ اس آیت سے ما قبل آیت وہم یہ ہے۔

دیکھ خداوند کے فرشتے نے اُسے کہا کہ میں تیری اولاد کو محبت بڑھاؤں گا کہ وہ کثرت سے گنی جائے۔ غرض یہ خوشخبری ان شکر حضرت ہاجرہ واپس چلی گئیں اور بعد ولادت حضرت کا دیشما اعل نام رکھا۔ آیت دوم کا یہ بھی ترجمہ حسب تصریحات متذکرہ یہ ہے۔

(۱۹) جنگل کا رہنے والا جو کھانا اور وہ سب پر غالب اور سب کو قتل کر چکا ہو وہ پیشینہ یا جو کھانا ساز ہو وہ وراثت کر لیتا۔ (۱۹)

جسکے خزانوں کی خود کو کسی کپ پر پیش کرنا یا بے لست و کیم کی آیات بستم و بیت کیم پروری تائید ہوتی ہو جو حسب ذیل ہیں

(۲۰) ”اور خدا اُس ٹوکے کے ساتھ تھا اور وہ بڑا اور بیابان میں رہا کیا اور تیرا نام ہو گیا“

(۲۱) ”اور وہ قارن کے بیابان میں رہا اور اوسکی مان نے ملک مصر سے ایک عورت اوس سے

بیاتہنے کو لی۔“

جن آیات سے قدارن کے جنگل میں آپ کا پرورش پانا ثابت ہے۔ جو واقعہ مطابق پیشینہ گوئی ہے

اور جس سے ظاہر ہے کہ آپ ایک نہایت بہادر اور قوی شخص تھے اقوام عرب آپ کی نسل میں اور بالاتفاق

مورخان کی تحقیقات کا نتیجہ ہے کہ اقوام عرب کسی غیر قوم سے کبھی مغلوب نہیں ہوئے سسٹر میں

پادشاہ مصر اور کیر خسر و پادشاہ ایران اور سپی اور ترچن رومی کے لشکروں نے عرب کے فتح کرنے کی

بہتیری کوشش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ تو ایسے سے تفصیلی حالات اقوام عرب کی شجاعت کے

معلوم ہو سکتے ہیں بیان اون کا تذکرہ ضرورت سے خارج ہے۔ گو آیت کا یہ جزو کہ (و دسبہ

غالب) ہو گا یعنی اسماعیل کی شجاعت اور اون کے کبھی نہ مغلوب ہونے تاریخی واقعات سے بالکل مطابق ہے

جب قدر زیادہ تاریخی واقعات اقوام عرب کے معلوم کئے جائیں گے اسی قدر زیادہ اس آیت کی تفسیر

اور بہن نشین ہوتی جائیگی۔ غرض اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ پیشینہ گوئی کا یہ جزو بالکل مطابق واقعات ہے

اور اس میں غالباً سیمی اور یہودی بہن تھیں۔ باقی رہا یہ جزو کہ (سب اُسکے محتاج ہو گئے) البتہ

تشریح طلب ہے اس لئے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ایسے نہ تھے کہ سب انکے محتاج ہو گئے

کبھی حضرت اسحاق انکے بھائی اُنکے محتاج نہیں ہوئے اور نہ کوئی ایسا واقعہ کسی مورخ یا مصنف نے

بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے

سامنے نہ تھیں۔ یا حضرت اسحاق کی نسل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے سامنے نہ تھیں۔

ہوئی نہ بھروسہ بائبل سے کوئی امر اسکا تذکرہ معلوم ہوتا ہے نہ کوئی ایسا امر بتاتا ہے جس کا مفہوم کوئی ایسا

ہو جو اسکے حق پر ہو بلکہ یہ امر بخوبی ثابت ہو کہ ہمیشہ سلطنت اور نبوت بنی اسحاق میں رہی تا آنکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ جو بنی اسمعیل میں ظہور فرما ہوئے اور انکو سامنے ضروری بنی اسحاق سرنگون بھی ہوئے

اور انکے محتاج بھی ٹھہرے۔ اور نہ صرف بنی اسحاق بلکہ تمام بنی آدم انکے محتاج قرار پائے۔ جس سے اس جزر آیت کی بیشعین گوئی بھی مطابق واقعات ثابت ہوتی ہے تو یہ شریف میں کیا بلکہ تمام مجموعہ عبد متقی میں اکثر آیات میں ایسا ہوا ہے کہ بزرگ خاندان کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ اور مقصود اس سے اس بزرگ خاندان کی نسل کی افراد میں مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے اور مقصود انکی اولاد ہے جس سے کہ یہ ارشاد ہے کہ اسرائیل نے ہکو نین بھیجا نا۔ حالانکہ اسرائیل بنی عارف باللہ تھے پس مقصود اسرائیل بنی اسرائیل تھے۔ غرض اسی طرح اس آیت میں بھی اسمعیل سے مقصود بنی اسمعیل میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن میں یہ سب صفات ثابت ہیں۔ فی الواقعہ یہ آیت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے متعلق ہے گو بظاہر حضرت اسمعیل علیہ السلام کا تذکرہ ہے مگر حقیقتاً مقصود رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے اس لئے کہ جو اوصاف اس میں حضرت اسمعیل علیہ السلام کے بیان فرمائے ہیں بظاہر ان اوصاف کا ظہور انکے ہوانہ اولیٰ نسل میں اور کسی سے سوا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسمعیل میں تب جو اوصاف آپ سے ظاہر ہوئے وہ حضرت اسمعیل علیہ السلام سے منسوب ہو سکتے تھے پس فی الواقعہ اس آیت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات بیان فرمائے گئے ہیں۔ لیکن چونکہ اس وقت تک آپ کا ظہور تو ہوا انہیں تھا حضرت اسمعیل علیہ السلام کا ظہور ہو چکا تھا اور انہیں کی نسل میں حضرت کا ظہور ہو گیا تھا لہذا اس طور پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرمایا گیا چونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ سب اوصاف بخوبی ثابت ہیں جو اس آیت میں مذکور ہیں لہذا آپ اس آیت سے متعلق بشارت اس آیت میں ہونے میں ذرا شبہ نہیں ہو سکتا باقی رہا جز آیت کہ حضرت اسمعیل اپنے بھائیوں کے سامنے درویش رکھیں گے۔ اسکا مقصود اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ مساوات کے ساتھ بھائیوں کے تعلقات رہیں گے اختلاف

بطون لاشی مضہما جائیگا۔ اسلئے کہ حقیقتاً انسانیت میں سب انسان مساوی ہیں صرف جو کچھ امتیاز ہے وہ انبیاء علیہم السلام میں ہے کہ انکی ارواح میں عام انسانی روحوں کے مانند نہیں ہوتیں نہ انکے نفوس عام انسانی نفوس کے مانند ہوتے ہیں۔ ان میں خاص قسم کے امتیازات ہوتے ہیں بھر حال آیت کا جزا اخیر بھی مطابق واقعات ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام میں اور حضرت اسحاق علیہ السلام میں اختلاف بطون کی وجہ سے کوئی امتیاز نہیں ہوا بلکہ جس طور پر محمد البطن اولاد بھی جاتی ہے۔ اولاد میں جیسے تعلقات سجدہ البطن اولاد میں ہوتے ہیں ویسے ہی تعلقات ان دونوں بیانیوں میں رہے حضرت اسماعیل علیہ السلام طبری بھائی تھے اور حضرت اسحاق علیہ السلام چوٹے بھائی تھے جس طرح بڑے بھائیوں کا چھوٹے بھائی کی انا رکھتے ہیں اسی طور پر حضرت اسحاق علیہ السلام نے اُنکا لحاظ رکھا۔

آیت البسم کے معانی کی نسبت اور مفصل طور پر لکھا جا چکا ہے اسکا مطلب یہی بہت صاف ہے جو ارشاد اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام سے متعلق ہے اور یہی ارشاد حضرت ہاجرہ کو ہوا تھا جبکہ وہ دوبارہ حضرت سرور کی پاس سے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد چلی گئی تین اور بیچ کے بیان میں بھٹکتی پہری تین اور رشک کا باقی ختم ہو گیا تھا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پاس سے تھے اور آپ نے انہیں ایک بھاری کے نیچے لٹا دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے نے آسمان کو حضرت ہاجرہ کو پکارا اور وہ کہا جو آیت یہی ہم سے ظاہر ہے (۱۸) (اوٹھ اور لڑکے کو اوٹھا اور اسے اپنے ہاتھ سے سمبال کر میں اُسے ایک بڑی قوم بناؤنگا)

واقعات جو گذرے اُن سے یہی ثابت ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل شمار سے خارج تھی حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل شمار سے خارج نہیں تھی بارہا اسکا شمار ہوا ہے پہلی دفعہ حضرت اسحاق کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر میں داخل ہوئے دوسری دفعہ جب مصر سے نکلے تیسری دفعہ جب بیت المقدس میں داخل ہوئے ان سب مواقع پر بنی اسرائیل شمار کئے گئے ہیں۔ بنی اسماعیل کہی شمار میں نہیں آئے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور بنی اسماعیل کو ایسی بڑی قوم بنایا جو شمار سے خارج رہی اور جو نسل قیامت تک باقی رہیگی قریت شریف سے یہی ثابت ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارہ فرزند ہوئے اور انہیں

بارہ فرزندوں کی نسل اس وقت تک شمار سے خارج ہے تو ریت شریف کی آیات پر غور کرنے سے
 ان دونوں بہائیوں کے وہی علاج معلوم ہوتے ہیں جو بڑے اور چھوٹے بہائیوں کے ہونے چاہئیں
 حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام جبے اولوالعزم پیغمبر سے شرف فرمایا تو حضرت
 اسماعیل علیہ السلام کی نسل کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء و مرسلین سے ممتاز فرمایا۔
 جس اعزاز و افتخار کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔



کتاب پیدائش

باب (۹) آیت (۸) اسے یہود اور تیرے بہائی تیری مع کرین گے۔ تیرا نامہ تیرے یہ یون کی گردن میں ہوگا۔ تیرے باپ کی اولاد تیرے حضور جُتھکے گی۔

ایضاً (۹) یہود اور شیر بر کا بچپن۔ اس تیرے بیٹے تو شکار پر سے اُٹھ چلا ہے

وہ شیر بر بلکہ پُر اس نے شیر بر کی مانند جھکا آو بیٹتا ہے۔ کون اُسکو چھڑی لگا

ایضاً (۱۰) یہود اور سے ریاست کا عصا جُدا نہ ہوگا۔ اور نہ حاکم اُسکے پاؤں کے درمیانے

جہاں تار ہیگا جب تک کہ سیلا نہ آوے۔ اور قومین اُسکے پاس اکتہ می ہونگی

ایضاً (۱۱) وہ اپنا گدا انکور کے درخت سے ہاں اپنی گدہ ہی کا بچپن صہ انکور کے درخت

سے باندھ ہے گا۔ وہ اپنا لباس می میں اور اپنی پوشاک آپ انکور میں دھو لگا

ایضاً (۱۲) اُسکی آنکھیں می سے لال ہونگی۔ اور اُسکے دانت دودھ سے سفید ہونگے

اوریت شریف کی کتاب پیدائش کے باب چہل و نہم کے آیات ۱۲ تا ۱۸ کا یہ اردو ترجمہ ہے جو پنجاب بائبل

سوسٹی کے ترجمہ شہ ۱۹۵۵ء کی نقل ہے۔ اور سب سے پہلے میں بعض آیات کے ترجمہ کی

صحت تسلیم کرنے میں بہت تامل ہے۔ آیت دہم اصل عبرانی یہ ہے (لویا سوتہ شہ ۱۹۵۵ء)

وَهُوَ قَوْلُ مَرْغَلَا وَوَعْدُكَ يَا بُولِشِينُ وَهُوَ لَوْ بَقِيَتْ عَصِيْمٌ هَسْ كَارْتَجِدَارُ وَبَنِيَابِ بَابِلِ
 سوکشی یہ ہے یہوداہ سے ریاست کا عصا جلد نہوگا اور نہ حاکم اسکے پاؤں کے درمیان سو جانا رہیگا
 جب تک کہ سیلا تاوے اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی یا درسی صاجون نے ۱۱۰ عین جو ترجمہ
 عمیدین کا عربی میں شائع کیا ہے۔ اُس میں اس آیت کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ ہمیشہ رہیگا یہود کا حکم اور
 رسم یعنی حکم اوسکے تحت حتیٰ کہ وہ شخص آجائے جو اسکا والی ہے جسکی طرف قابلِ حین ہوئے گی
 اور ابن سابط نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے (خبردار ہو گز یہوداہ سے تلوار نہیں جلد ہوگی اور ہرگز
 اوسکے قدموں سے عزت نہیں جائیگی یہاں تک کہ "شیلو" آجائے جسکی جانب عوام اناس مائل
 ہو جائیں گے) جس سے ترجموں کے اختلافات ظاہر ہیں ہر ترجمہ اپنے خیالات کے بموجب
 ترجمہ کرتا ہے اصل عبرانی آیت سے ان ترجموں کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قدر
 اصل مقصود بیان سے تفاوت ہے۔ درحقیقت پنجاب بائبل سوسائٹی کا ترجمہ ان ترجموں سے
 تو اچھا ہے لیکن کتاب یسعیاہ کے تینتیسویں باب کی بائیسویں آیت میں یہ عبارت ہے (يَهُوּوَا
 مَحْجُوْقَقْ) اس کا ترجمہ سوسائٹی مذکورہ نے یہ لکھا ہے (خداوند ہمارا شریعت دینے والا ہے۔)
 جس سے ثابت ہے کہ "محوقوق" کے معنی "شریعت دینے والے" کے لکھے ہیں اور اگر اس لفظ
 کے یہی معنی ہیں تو کوئی وجہ یہاں "شریعت دینے والا" لکھنے اور وہاں "حاکم" ترجمہ کرنا کی نہیں ہے
 یا تو وہاں بھی "و شاع" ترجمہ لکھنا چاہیے تھا، "یہاں بھی" حاکم" ترجمہ کرنا چاہیے تھا۔ کتاب استشنا
 کے چوتھے باب کی پانچویں آیت اور پانچویں باب کی اکیسویں آیت اور چھٹے باب کی پہلی آیت میں لفظ "حکم"
 ہے اور سوسائٹی مذکورہ نے "شرعین" آیات اولین میں اور اخیر آیت میں "شرعیتین" ترجمہ کیا ہے
 "شرعین" اور "شرعیتین" دونوں الفاظ کا مفہوم ایک ہی تصور ہے جس سے ظاہر ہے کہ چاروں الفاظ
 مذکورہ میں ایک معنی لکھے گئے ہیں اور جو معانی ان چاروں موقعوں پر لکھے گئے ہیں یقیناً صحیح معانی
 ہی ہیں اور ان آیات میں عبرانی سے اردو میں صحیح ترجمہ لکھا گیا ہے۔ اور آیت متذکرہ میں جو "حاکم"

اس لفظ کا ترجمہ لکھا گیا ہے گو اس آیت کا مجموعہ بطور کیسی ہی کیوں نہ ہو لیکن محقق کا ترجمہ اس میں "راسم" درج ہے اور تیز عبد السلام جو علمائے یہود میں سے ایک عالم تھے اور جو سلطان بایزید خان کے وقت میں مسلمان ہو گئے تھے ان کے ترجمہ میں بھی "محقق" کے معنی "راسم" کے درج ہیں چنانچہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے رسالہ "انوار الحق" میں ہی اس کا ذکر کیا ہے پس "راسم" اور "شاع" کے معنی لغت الفہم میں لہذا بیان اگر "شاع" ترجمہ کیا جاتا تو مناسب ہوتا "دشیلو" کے ترجمہ کی جگہ سوئیٹی ہے۔ سیلا، لکھنا یا ہے ترجمہ کچھ بھی نہیں کیا لیکن عبدین کا عربی ترجمہ بطور "شاع" ہے اور جب کا اور ذکر کیا جا چکا ہے اس میں "دشیلو" کے معنی (الذی هو والیہ) لکھ گئے ہیں یعنی وہ جو اس کا والی ہے اور دوسرا عربی ترجمہ جو پادری صاحبون نے ۱۸۶۷ء میں شائع کیا تھا اس میں "دشیلو" کا ترجمہ "الذی لہ الکلی" درج ہے (یعنی جس کے لئے سب کچھ ہے)

آیت یازد ہم اصل عانی ہے (اور میں ہی بغضِ عیروہ و لسا دقاہ یخو اؤ نو کلبس ین کبوشو و بلہ ہم ینا یجم سو تو) جس کا ترجمہ اردو پنجاب بائبل سوئیٹی یہ ہے "وہ اپنا دلہا انگور کے درخت سے ہان اپنی گدہ کی کاجی خاصہ انگور کے درخت سے باندھے گا وہ اپنا لباس می میں اور اپنی پوشاک ابلیگون و جو دلیگان اور عربی ترجمہ عبدین بطور "شاع" میں یہ ترجمہ درج ہے اور اپنی پلکوں سے اسکے گدہ کے بچے باندھیں گے اور خاصہ انگوری اسکے گدہ سے بچے در حالیکہ ہلا ہوگا شراب سے اس کا لباس اور انگور کے خون سے اس کی پوشاک دہلی ہوئی ہوگی اور ابن باسا نے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے اور اپنی پلکوں سے اسکے گدہ سے بچے باندھیں گے اور اپنے اچھے عمدہ انگور کے بچے اسکے گدہ سے باندھیں گے در حالیکہ ہلا ہوگا شراب سے اس کا کرت اور انگور کے خون سے اس کا لباس جس سے مترجموں کے اختلافات ظاہر ہوتے ہیں کوئی کچھ ترجمہ کرتا ہے اور کوئی کچھ جس کا تصفیہ غیر اصل آیات کے ہونا مشکل ہے بہر حال ان دونوں مترجموں کو بہتر ترجمہ پنجاب بائبل سوئیٹی کا معلوم ہوتا ہے لیکن کتاب یسایہ علیہ السلام کے باب بیست و آیت ہفتم کے بعض الفاظ یہ ہیں (وَعَمِلَ اللَّهُ يَدَيْنِ پَشَاعُو وَبَشِي أَسْرَاعُو) جس کا ترجمہ پنجاب

بائبل سو سیٹی نے یہ کیا ہے دیر نہ بھیجی کے سبب سے خطا کرتے ہیں وہ نشہ و لگاؤ ہیں جس سے ظاہر ہے کہ (بکین) کا ترجمہ (سبب سے) کیا ہے نہ وہین، جیسا کہ آیت یازدہم میں کیا ہے کتاب الاحبار کے باب دو از دہم کی آیت چہارم کے الفاظ یہ ہیں (وَسَلِّطْنٰكَ يَوْمَ وَاوَدَّكَ يَوْمَ تَقْتَلُ بِدَحْيٰ طَاهَا سَاحَا) جس کا سو سیٹی مذکورہ نے یہ ترجمہ کیا ہے (تیس دن وہ ٹھہرے رہے خون سے اپنے پاک کرنے میں) جس سے ظاہر ہے کہ وہ بد معنی کا ترجمہ دو خون سے کیا گیا ہے۔ نہ ”خون میں“ نہ ”و آب میں“ حالانکہ آیت یازدہم باب البحت میں ہے کہ ترجمہ کیا گیا تھا اور ”میں اس کے لحاظ سے یہاں ہی بجائے خون سے“۔ ”و آب میں“ ترجمہ بجا چاہیے تھا۔ اسی کتاب یوحنا کے باب یازدہم کی آیت ششم میں ہے (تَقْتَلُ عَلٰی دَحْيٰ طَاهَا سَاحَا) جس میں بجائے ”دبی“ کے ابتلین ”وعل“ آگیا ہے جسکے معنی (خون سے اپنے پاک کرنے میں) ہیں۔ جس سے ثابت ہے کہ آیت یازدہم کا ترجمہ صحیح نہیں ہے فی الواقع اصل عبرانی کے معنی دو خون انگور کے ہیں جیسا کہ ترجمہ عربی ص ۱۸۷ اور ابن سابط کے ترجمہ میں ہے مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ ترجمان پنجاب بائبل سو سیٹی نے یہ خیال کیا کہ کڑا خون سے نہیں دھلا کر تباہ کر دینے کے سبب سے کڑا دہتا ہے۔ اسی خیال سے انہوں نے ”خون“ کی جگہ ”و آب“ لکھ دیا۔ یا ”خون انگور“ جو اصل الفاظ عبرانی کا ترجمہ ہے اسکا اصلی مفہوم ترجموں نے ”و آب انگور“ خیال کیا۔ اسلئے کہ انگور میں فی الواقع پانی ہی ہوتا ہے خون تو وہاں نہیں وہی پانی خون کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔ لہذا وہ انہوں نے ”و آب انگور“ لکھنا قریب الغم خیال کیا لیکن ترجموں کے ذہن میں شاید اس وقت ہنری اسکاٹ اور طاس اسکاٹ کی تفاسیر کے مضامین نہ ہونگے جنہوں نے یہ لکھا ہے کہ

”ویدہ تعریف“ و شیلہ“ کی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب ہے اور ”انگور کے خون“ سے مراد حضرت عیسیٰ کا خون ہے جو انہوں نے گم گاروں کی نجات کے لئے بہا دیا۔“

اور یہ ترجمہ بیان بجائے ”خون“ کے ”و آب“ کہتے ترجمان عربی عہدین مطبوعہ ۱۸۷۷ء نے

تقریباً ٹھیک ترجمہ کیا ہے اور نیز ابن سابط نے بھی چونکہ اُنکے اصل ترجمہ عربی ہیں اور جس موقع پر
 اُن میں (من) آیا ہے اُنکے موقع سے سمجھا جاسکتا ہے کہ ”سبب سے“، وہاں اُنکا مفہوم ہی
 غرض بیان مذکورہ کا نتیجہ یہ ہے کہ جہاں اس آیت کے ترجمہ میں ”میں ہے“، وہاں ”سبب سے“
 اور جہاں ”آب الگورین“، ہے وہاں ”خون انگور کے سبب سے“، ترجمہ فی الواقع ہونا چاہئے تھا
 موجودہ ترجمہ صحیح نہیں ہو سکتا اور ناسکی کوئی وجہ ہے کہ جن الفاظ کا دوسری آیات میں ترجمہ ”سبب سے“
 اور ”خون“، انہیں مترجموں نے کیا ہو جیسا کہ اوپر ثابت کیا جا چکا ہے۔ ان آیات میں بلا وجہ موجبہ
 ”و میں“، اور ”آب لکھا جائے“ بھر حال چونکہ اکثر مقامات پر جو ترجمہ لفظ مذکورہ کا ہے وہی ترجمہ اس آیت
 میں بھی صحیح تسلیم کیا جاسکتا ہے نہ اس سے مختلف۔ آیت دوازدهم اصل عربی یہ ہے (تَجْلِيٰ
 غَيْثٍ يَّمُودُ لَكُمْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرَّافٌ مِّمَّا لَا بُدَّ) جس کا ترجمہ بایبل سوسائٹی نے یہ لکھا ہے
 (اُنکی آنکھیں مے سے لال ہو گئی اور اس کے دانت دودھ سے سفید ہو گئے) ترجمہ عربی مطبوعہ
 سال ۱۸۷۷ء میں اس آیت کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے (سرخ ہین دونوں آنکھیں غایت درجہ کی سرخی سے
 اور سفید ہین اُسکے دانت جبکی سفیدی دودھ سے بڑھی ہوئی ہے) اور اسی آیت کا ابن سابط نے
 یہ ترجمہ کیا ہے (اور اُنکی آنکھیں شراب سے زائد سرخ ہو گئی اور اُسکے دانت دودھ سے زیادہ سفید
 ہو گئے) غرض یہ دونوں ترجمہ تقریباً متحد ہیں اور پنجاب بایبل سوسائٹی کے ترجمہ سے بالکل مختلف ہیں
 اور غرض طلب ایمر ہو کہ یہ دونوں سواصل عربی آیت کو مطابق ہیں یا پنجاب بایبل سوسائٹی کا ترجمہ آیت کو مطابق نہیں ہے
 پنجاب بایبل سوسائٹی نے اس آیت کا ترجمہ مذکور کیا ہے (اُنکی آنکھیں عیاہ علیہ السلام کے باب نیز وہم کی آیت دوازدهم
 یہ عبارت ہے (اَوْ قَوِّلُوا لَوْشٌ مِّثْقَالَ رَاحِطَةٍ مُّكْشٰتٍ اَوْ قَوِّلُوا) جس کا ترجمہ سوسائٹی نے
 یہ کیا ہے (میں ایسا کرونگا کہ وہم کو دنت کی نسبت سے ہاں انسان اخیر کے سونیکے نسبت سے ہی
 بہت ہی کم یا ہو گئے) عجمی زبان میں دوم ”کے بڑھنے سے“ ہی معنی ہو جاتے ہیں جو عربی میں
 دوم ”میں“ سے اور اردو میں دوسری ”میں“ سے حاصل ہوتے ہیں اس موقع پر آیت مذکورہ میں ایسی جگہ

مستفی اخذ ہونگے جس طور پر کہ کتاب یسعیاہ کی آیت متذکرہ میں معنی اخذ ہوے ہیں یا مثلاً زبور پچاھ ویکم کی آیت ہفتم میں جو یہ ہے (وَقَدْ شَبَّحْنَا آلَ إِبْرٰہِیْمَ) جس کا ترجمہ سوئیٹی نے (برف سے زیادہ سفید ہو جاؤں) لکھا ہے حالانکہ خاص کوئی لفظ اُس میں ایسا نہیں ہے جس کا ترجمہ دو زیادہ ہو سکے لفظی ترجمہ تو اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہو سکتا کہ (برف سے سفید ہو جاؤں) لیکن سوئیٹی مذکورہ نے بلحاظ محاورہ کے اُردو ترجمہ میں لفظ ”دو زیادہ“ ہی لکھا ہے۔ علیٰ ہذا کتاب یسعیاہ علیہ السلام کے باب (۵۲) آیت چہدوم کے الفاظ یہ ہیں (وَمُتَّحَتِ جَالِیْشُ صِرَاطًا) جس کے لفظی معنی تو صرف اسی قدر ہیں کہ راستہ کا چہرہ ہر ایک بشر سے بگڑا گیا، لیکن پنجاب بائبل سوئیٹی نے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے (راستہ کا چہرہ ہر ایک بشر سے زیادہ اور کسی پکیرنی آدم سے زیادہ بگڑا گئی) کوئی لفظ اس آیت میں ہی ایسا نہیں ہے جس کا ترجمہ ”دو زیادہ“ ہو محض بلحاظ محاورہ کے لفظ دو زائد، ترجمہ میں لکھا گیا ہے۔ پس آیت دوازہم میں ہی اس موقع پر بلحاظ محاورہ کی وجہ آیات متذکرہ ”وشراب سے زیادہ سرخ“ اور ”دودھ سے زیادہ سفید“ کے معنی ہیں کوئی وجہ اس کی نہیں ہے کہ ایسی صورت میں اور آیات میں لفظ ”دو زیادہ“ ترجمہ میں لکھا جائے۔ اور یہاں نہ لکھا جائے۔ حالانکہ یہ آیت دوازہم باب نیردیم کتاب یسعیاہ کے بالکل مشابہ ہے جہاں حسب تذکرہ بالا معنی اخذ ہوے ہیں پس اس میں لفظ دو زیادہ ”ترجمہ میں حذف کرنا درست نہیں تھا جبکہ قبل ازین زبور اور اسی صحیفہ کے دیگر آیت سے ثابت کیا جا چکا ہے پادری صاحب اسکاٹ صاحب مفسر تحریر فرماتے ہیں کہ یہ تعریف ”شیلو“ کی ہے اور یہ خطاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے اور معنی یہ ہیں کہ اونکی آنکھیں شراب سے سرخ ہو گئی اور دانت دودھ سے سفید ہو گئے اور ”وشراب اور“ دودھ“ سے بخیل کی برکتیں مراد ہیں جس کی دلیل انہوں نے یہ بیان فرمائی ہے کہ حضرت یسعیاہ علیہ السلام کے صحیفہ میں آخری زمانہ کی بشارتوں میں یہ ارشاد ہے کہ (شراب اور دودھ بغیر قیمت کے خریدو) اور اُس جگہ خدا تعالیٰ کے کلام کی کیتیں مراد ہیں بہر حال آیت دوازہم میں عیدین کے تمام اُن آیات کے خلاف جہاں بطور محاورہ کے ترجمہ میں لفظ ”دو زیادہ“

بائبل سوسائٹی نے لکھا ہے اور فی الواقع ان آیات میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس کا ترجمہ لفظ
 "زیادہ" ہو سکتا ہو جس کی چند نظیریں بیان کی جا چکی ہیں لفظ "زیادہ" کا ایسی حالت میں حذف کرنا کسی
 درست نہیں ہے بلکہ یہ آیت ان آیات کے بالکل مساوی ہے جن میں بلا کسی خاص لفظ کے
 جس کا ترجمہ "زیادہ" لکھا جاتا۔ لفظ "زیادہ" ترجمہ میں درج کیا گیا ہے اور ہر طرح اس میں ہی غلط
 محاورہ و طرز بیان کے ترجمہ میں لفظ "زیادہ" ہونا ضرور ہے اور قدیم مترجموں نے بھی اپنے ترجموں میں لفظ
 لفظ مذکورہ ترجمہ کیا اور انگریزوں نے کبھی ترجمہ صحیح تسلیم کیا جانا ممکن نہیں اور آیت کا مطلب بخیر قابل ہو سکتا ہے ترجمہ محاورہ کے
 بموجب ہو سکتا ہے اور وہ سے دانتوں کا سفید ہونا خلاف محاورہ ہے اگر دانتوں پر دودھ لگا ہی دیا جاوے
 تب بھی دودھ سے دانت سفید نہیں ہو جائیں گے اور نہ دودھ پینے سے دانت سفید ہوتے ہیں
 اور نہ یہ محاورہ ہے کہ دودھ سے دانت سفید ہوتے ہیں البتہ یہ ضرور محاورہ ہے کہ دودھ سے زیادہ
 دانت سفید ہیں یہ اکثر مختلف اہل زبان بولتے ہیں۔ اور یہ ایک قسم کی سفیدی کی تشبیہ ہے فی الواقع
 دودھ بہت سفید ہوتا ہے اور جو لوگ دانتوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں اور ہمیشہ دانتوں کو پاک
 و صاف رکھتے ہیں ان کے دانت ہمیشہ صاف رہتے ہیں اور جو دانت صاف رہتے ہیں وہ اکثر سفید
 رہتے ہیں اور ان میں سفیدی کی ایک قسم کی چمک دکھائی دیتی ہے۔ اسی وجہ سے زیادہ سفید و صاف
 دانتوں کو دودھ کی سفیدی سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اسکے دانت تو دودھ سے بھی
 زیادہ سفید ہیں یہ کوئی نہیں کہتا کہ دودھ سے دانت سفید ہیں بلکہ یہ محض خلاف محاورہ اور آسمانی کتاب میں
 اعلیٰ درجہ کی فصاحت پر مبنی ہیں ان سے زیادہ ا فصیح کلام ہونا ممکن نہیں پس غلط محاورہ آسمانی کتاب
 میں مستعمل ہوتا خلاف عقل ہے لہذا نہ محاورہ مندرجہ آیت مذکورہ غلط ہے بلکہ صرف ترجمہ غلط ہے
 اگر یہ ترجمہ کیا جائے کہ دودھ اس کے دانت سے زیادہ سفید ہونگے، تو نہ غلطی محاورہ باقی
 رہتی ہے اور کوئی اعتراض باقی رہتا ہے۔ اور جبکہ دیگر واقعات اور دیگر آیات سے یہ ثابت کیا جا چکا
 ہے کہ اس موقع پر بلحاظ اسی کے مانند دیگر آیات کے لفظ "زیادہ" ترجمہ میں درج ہونا ضرور ہے تب

بلاوجہ برخلاف ترجمہ دیگر آیات اس آیت کے ترجمہ میں لفظ ”و زیادہ“ متروک کر کے اصل تفسیر کو خلاف محاورہ قرار دینا لینی کوئی وجہ نہیں ہے اور جب بیان ترجمہ میں لفظ ”و زیادہ“ بڑھ ہے گا تو اسکے جز ما قبل میں بھی انہیں وجہ سے لفظ ”و زیادہ“ بڑھانا پڑیگا تب اسکا ترجمہ یہ ہوگا کہ اسکا تکلیف شرب سے زیادہ سرخ ہوگی جسکے بعد ترجمہ قابل اعتراض نہ رہیگا بیان تک تو ان آیات کے ترجمہ سے بحث تھی۔ اب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آیات مذکورہ کا کیا مفہوم ہے جس سے متعلق میری رائے حسب ذیل ہے۔

(۱) یہ کہ اگر ہم جناب بائبل سوسٹی کے ترجمہ کی صحت پر مطلقاً ٹکے چینی نہ کریں تو بھی ان آیات کا مفہوم جو کچھ سچی بیان کرتے ہیں وہ قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔ آیت دہم کا مفہوم یہ ہے کہ نسل یہوداہ سے حکومت اسوقت تک قطع نہ ہوگی کہ ”وشیلو“ کا ظہور ہو۔ پس سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ”وشیلو“ سے مراد کون بنی علیہ السلام ہیں سیحون کا یہ دعویٰ ہے کہ ”وشیلو“ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ پادری نہری اسکاٹ اور پادری طامس اسکاٹ مفسرین بائبل اور پادری ڈیوڈ ٹی مفسر جو جینوا کے واعظ تھے۔ ”وشیلو“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب قرار دیتے ہیں۔ آخر ذکر کردہ صاحب کی تفسیر مطبوعہ طبع تحریس آف لندن جولائی ۱۹۵۷ء میں مشتمل ہوئی ہے اس میں پادری صاحب لکھتے ہیں ایک۔ خاتون کی سلطنت اگر بدلی جائے اور وہی نشان اور وہی قانون جاری رہے تو اس کو سلطنت کا بدلنا نہیں کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی سلطنت سے یہودیوں کو روٹیوں کے ذریعہ سے برباد کیا۔ یہودی آدمیوں کو بھی اور یہودی طوائف کو بھی۔

جس سے ظاہر ہے کہ پادری صاحب آیت دہم کا مفہوم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ قوم یہود کا کی شرعی سلطنت ”وشیلو“ کے ظہور سے قطع ہو جائیگی چنانچہ اسی کی تائید میں پادری صاحب اسکاٹ کے یہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور سے یہودیوں کی پوری بربادی ہوگی یہودیوں نے یہودیوں کو بیت المقدس سے نکال دیا اور انکی شریعت بھی حضرت

عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بدل دی۔

در حقیقت آیت دہم میں ”دیوداہ“ سے مراد نسل یہوداہ ہے۔ اور آیت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ دو شیلو، خارج از نسل یہوداہ ہے اس لئے کہ اگر دو شیلو، کو خارج از نسل یہوداہ نہ مانا جائے تو اس کے ظہور سے نسل یہوداہ سے انقطاع نامکن ہوگا حالانکہ اس آیت کے ذریعہ سے دو شیلو، کا نسل یہوداہ سے انقطاع حکومت کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نسل یہوداہ سے نہیں ہیں تو وہ ”دو شیلو“ قرار پا سکتے ہیں اور اگر نسل یہوداہ میں داخل ہیں تو ان کا ”دو شیلو“ ہونا نامکن محض ہے۔ اس لئے کہ جنوبی نسل یہوداہ سے ہوگا نہ وہ کی طرح ”دو شیلو“ قرار پا سکتا ہے۔ تاہم انقطاع حکومت نسل یہوداہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ قیامت بقاء حکومت نسل یہوداہ ہوگا اور محبوبہ بائبل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام یہوداہ کی نسل میں سے ہیں اور حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل میں بھی حضرت زکریا اور ان کے فرزند حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں حضرت مریم علیہا السلام کے والد ”عمران“ ہیں جو ”اشہم“ کے فرزند ہیں اور ”اشہم“ امون کے فرزند ہیں جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا اسم مبارک ”وحزہ“ تھا جنکی ہمیشہ ”یرہ“ و ”ایشاماع“ تھیں جو حضرت زکریا علیہ السلام سے منسوب ہیں یہ ابوالفضل کی تحقیقات ہے جو انہوں نے اپنی نامی تاریخ میں لکھی ہے بہر حال یہ ایمان بالشرع نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہوداہ کی نسل میں تھے اور نیز یہ ایمان محبوبہ بائبل سے بھی بخوبی ثابت ہے اور جب یہ امر ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نسل یہوداہ میں سے تھے تب آپ کسی طرح ”دو شیلو“ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ آپ کا وجود باعث انقطاع حکومت نسل یہوداہ نہیں ہو سکتا بلکہ آپ کا وجود باعث بقاء حکومت نسل یہوداہ ہے اور آیت دہم کا مقہوم ”دو شیلو“ سے وہ شخص ہے جس کے ظہور کے بعد نسل یہوداہ کی حکومت منقطع ہو۔ انقطاع حکومت نسل یہوداہ سے متعلق ملا احماد اپنی اپنی کتاب

”سيف الامۃ“ میں لکھتے ہیں کہ۔

دنیا کی بادشاہت نسل یہوداہ سے قید بابل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
ظہور سے کئی سو برس پیشتر جاتی رہی تھی جب سے کہ شاہ بابل اسرائیلیوں کو پکڑ لے گیا تھا اور شہر بابل
میں اس کے سب کو رکھا تھا اسکے بعد کسی کوئی بادشاہ نسل یہوداہ میں نہیں ہوا تاہم کسی قدر
حکومت ان میں باقی تھی اپنی قوم کے رؤسا ہوتے رہے جنکی کسی قدر حکومت تھی۔ تاہم کہ حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ آپ کے ظہور کے بعد سے اوکی حکومت مطلقاً منسوخ
ہو گئی۔ فی الواقع کتاب استہتا کے باب بست و ششم سے باب سی و دوم تک دیکھنے سے اکثر حالات
معلوم ہو سکتے ہیں۔ باب بست و ششم کی آیت سی و ششم سے وچشین گوئی معلوم ہو سکتی ہے جس کا
سلب حکومت نتیجہ ہے اور جو کچھ اس آیت میں مذکور ہے سب کچھ ہوا۔ چنانچہ پادری طاہر اسکا
لے ہی لکھا ہے کہ صد فیاد شاہ کو تخت نصر والی بابل معہ یہودیوں کے گرفتار کر کے لے گیا اور مسجد
بیت المقدس کو اوسنے ڈھا دیا۔ ستر برس تک یہودی بابل میں قید رہے اور وہاں بت پرستی کی اور بد
رہائی کبھی بہت سے یہودی بابل ہی میں رہ گئے اور بت پرست ہو گئے اس سے بڑھ کر مصیبت
یہودیوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں آئی اور وہ میوں لے کر انہیں تباہ کیا پورے تفصیل
قصص تواریخ میں دیکھنے چاہئیں اس مختصر میں زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں ہے مگر احمد کا مختصر بیان
بہت تفصیل طلب ہے پس افسوس ہے کہ ذی علم مفسرین بائبل کی رائے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے
اتفاق کے قابل نہیں معلوم ہوتی۔ پادری ڈاؤڈی صاحب کی تفسیر کی جو عبارت اوپر نقل کی گئی ہے۔
اُسی کے مندرجہ اصول کے بموجب حضرت ”عیسیٰ علیہ السلام“ جبکہ نسل یہوداہ میں سے تھے
تب نسل یہوداہ کی حکومت اوسکے ظہور سے تبدیل نہیں ہوئی کیا انقطاع بلکہ بدستور بحال رہی۔ لہذا
یہ بیان غلط ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور سے یہودیوں کی پوری بربادی ہو گئی۔ دراصل
بہت سے یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے جیسا کہ خود انجیل سے اور حواریوں کے

کلام سے ثابت ہے آپ کے نایب نسل یہوداہ میں سے تھے انہوں نے ہر طرف دین جی پھیلا یا
 روم کے لوگوں کے ہاتھ سے وہی یہودی بریاد ہوئے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے اور
 جو یہودی آپ پر ایمان لائے تھے خدا تعالیٰ نے انہیں رومیوں کے ہاتھ سے بچا لیا۔ وہ اکثر شہر (یہاں)
 میں محفوظ رہے البتہ بے ایمان یہودیوں کو رومیوں نے قتل کیا اور شہر سے نکال دیا۔ یہ عام واقعات
 ہیں خاص قسم کے ایسے واقعات نہیں ہیں جو تحقیقات طلب ہوں۔ پس اس میں شک نہیں کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کے مبعوث ہونے سے یہوداہ کی حکومت برقرار رہی آپ اوسکی ترقی اور استحکام کا باعث
 ہوئے اور خود آپ نسل یہوداہ میں ہی تھو لہذا قطعاً آپ شیلو نہیں ہیں اور جب آپ شیلو نہیں ہیں تب معلوم ہونا
 چاہیئے ”دوشیلو“ کون ہیں۔ چونکہ اسی آیت دہم کتاب پیدائش سے ثابت ہے کہ ”دوشیلو“
 کا طور اور نسل یہوداہ سے حکومت کا انقطاع دونوں کا ایک ہی زمانہ ہوگا۔ اور نسل یہوداہ کی حکومت
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ ظہور پر ختم نہیں ہوئی تب ضرور ”دوشیلو“ وہ نبی ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام
 کے ظہور کے بعد ظاہر ہوا اُسکے ہکوانبیا راقیل عیسیٰ علیہ السلام میں ”دوشیلو“ کو ڈھونڈنیکی ضرورت
 نہیں رہی اور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوا دو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نبی
 مبعوث نہیں ہوا جسکے ظہور کے ساتھ ہی بقول ملا احمد رانی متذکرہ بالا نسل یہوداہ سے مطلقاً حکومت
 سلب ہوگئی۔ جسکی تائید بکثرت معتبر تواریخ سے ہوتی ہے لہذا آیت مذکورہ سے یہ ثابت ہے
 کہ ”دوشیلو“ سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کے سوا کوئی نبی ”دوشیلو“
 کے مضمون میں نہیں آسکتا۔ آپ ہی پراس آیت کا جزو اخیر صادق آتا ہے کہ ”دوقین آسکے پاس
 اکٹھی ہوگئی“ آپ ہی ”دوشیلو“ کے معانی کا مصلوق ہیں جو اوپر لکے جا چکے ہیں اور ان امور پر کتب
 سیر و تواریخ شاہد ہیں اور وہ عام حالات ہیں جو بہت مشہور اور بکثرت کتابوں میں مذکور ہیں جن کے تذکرہ کی
 یہاں ضرورت نہیں ہے پس پنجاب بائبل سوسٹی کے موجودہ ترجمہ سے بھی سیحون کو کوئی خاص
 فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اُس سے کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ”دوشیلو“ قرار

پا سکتے ہیں۔

(۲) یہ کہ سوسیٹی مذکورہ کا ترجمہ بدلائل مذکورہ غیر صحیح ثابت کیا جا چکا ہے۔ واقعی صحیح ترجمہ آیت دہم کتاب پیدائش مذکورہ بالا کا یہ ہے۔

دیو داہ سے ریاست کا عصا جڈا نہ ہو گا اور نہ شارع اسکے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہیگا جب کہ شیلونہ آوے جسکی سب قومیں راہ دیکھتی ہیں۔)

گو پنجاب بائبل سوسیٹی نے اس آیت کے جز راخیر کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ (اور نوین اس کے پاس اکٹھی ہو گئی) مگر علامہ ایلانی نے اس جز راخیر کا وہ ترجمہ کیا ہے جو ہم نے ترجمہ متذکرہ بالا میں درج کیا ہے ہمیں نہ پنجاب بائبل سوسیٹی کے ترجمہ سے کوئی خاص نفرت ہے نہ ملا صاحب کے ترجمہ سے ہماری

کوئی خاص نفرت ہے البتہ یہ ضرور خیال پیدا ہوتا ہے کہ ملا صاحب جیسے ذی علم ترجمہ سوسیٹی مذکورہ کو ملنے مشکل تھے اور وہ بلحاظ اپنی ذاتی لیاقت کے ایک نہایت مجتہد ترجمہ ہیں۔ بائبل متذکرہ دونوں

ترجموں کا نتیجہ متحد ہے پس صحیح ترجمہ یہ ہو کر کیا جائے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ آیت کا غنوم یہ ہے کہ دو شیلو، کے ظہور تک براہِ نسل یہوداہ میں پادشاہت اور امامت رہیگی ہمیشہ اس نسل کے لوگ

پادشاہ ہی ہوتے رہیں گے اور انبیا بھی ہوتے رہیں گے۔ مجموعہ عہدین سے یہ علم بخوبی ثابت ہے کہ اس نسل میں پادشاہ ہی ہوتے رہے اور انبیا بھی۔ تو ایچ کے سامنے یاد تفصیلی حالات معلوم ہو سکتے ہیں

غرض قید بابل کے زمانہ تک اس نسل میں بڑے بڑے پادشاہ گذرے ہیں۔ جسکے بعد سے ہجر قومی روسا کے کوئی پادشاہ نہیں گذرا اور حضرت خاتم الانبیا کے ظہور کے بعد سے قومی روسا کا بھی وجود باقی

نہیں رہا اور حسب پیشین گوئی حکومت نسل یہوداہ سے معدوم ہو گئی۔ یہ تو سلطنت اور حکومت کا نتیجہ ہے باقی رہی امامت اسکے ذیل میں سب سے اخیر نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ درحقیقت

ان آیات میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیشین گوئیوں کا ذکر ہے جو آپ نے اخیر وقت میں بیان فرمائی تھیں۔ حضرت کا خطاب ”اسرائیل“ ہے اور ماسوا حضرت یوسف علیہ السلام کے آپ کے

گیارہ فرزند اور بھی تھے جن میں سے ایک یہوداہ بھی تھے آپ کے فرزندوں کی نسل دو بنی اسرائیل کہلاتی ہے اور آیت دہم باب البحث میں حقیقتاً دو پیغمبروں کی پیشین گوئی ہے ایک کی نسل ”یہوداہ“ میں اور دوسری کی خارج از نسل یہوداہ نسل یہوداہ میں جس بنی کی پیشین گوئی ہو وہ قطعاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اسلئے ”محقق“ کا مفہوم ایسا شارع ہے جو نئی شریعت والا ہو۔ گو یہوداہ کی نسل میں حضرت داؤد علیہ السلام گذرے ہیں لیکن وہ ”د شارع“ نہیں تھے انکی زبور سے ثابت ہے کہ نئی شریعت کے وہ بانی نہیں ہوئے صرف دو تین حکم خاص اُنکے وقت میں ہوئے ہیں باقی وہی قدیم شریعت کی پیروی ہوتی رہی لہذا ”محقق“ کا مصلوق حضرت داؤد علیہ السلام نہیں ہو سکتے نہ سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسل یہوداہ میں اور کوئی ”محقق“ کا مصلوق ہو سکتا ہے وہ آپ کے کوئی بنی اس نسل میں ایسا نہیں ہوا جو نئی شریعت کا بانی ہوا ہو اور شارع کہلا سکے گو حضرت ”د موسیٰ علیہ السلام“ ایسے بنی گذرے ہیں جو ”د محقق“ کا مصلوق قرار پا سکتے ہیں اور جن کے شارع ہونے میں ذرہ تامل نہیں ہو سکتا۔ ضرور وہ شریعت موسویہ کے بانی تھے لیکن چونکہ وہ نسل یہوداہ میں سے نہیں تھے بلکہ انکے بھائی دلاوی، کی نسل میں سے تھے اس لئے اس آیت کے مفہوم سے وہ خارج ہیں جس کے بعد سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی شخص یہوداہ کی نسل میں ”د شارع“ نہیں ثابت ہو سکتا بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور شارع تھے اور بندہ یوحنا بنی انہیں نئی شریعت دی گئی وہ ضرور ”د محقق“ کا مصلوق ہیں۔ چنانچہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے جیسا کہ انجیل یوحنا کے باب پنجم آیت ۴۴ تا ۴۷ میں ہے، کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھ پر بھی ایمان لاتے اس لئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے لیکن میں حال میں کہ تم اُسکے نوشتوں کو یقین نہ کرو گے تو میری باتوں کو کیونکر یقین کرو گے۔

جس سے غالباً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مراد یہی آیت ہو۔ آپ کی نسبت کتاب میکاہ علیہ السلام کے پانچویں باب کی دوسری آیت میں نہایت صریحی بشارت ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

برائے بیت لحم قزاقانہ جہنم کہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونیکے لئے چھوٹا ہے۔
تو یہی تجربہ میں سے وہ شخص نکلے گا جسے نبی اکبرؑ جو دوسرا اسرائیل میں حاکم ہوگا، اور اوسکا
نکلنا قدیم (الایام ازل سے ہے)

اور جس میں آپ کو ”حاکم اسرائیل“ بیان کیا گیا ہے۔ اگر اسی طرح اس آیت کے معنی بگڑے ہوئے رہیں
دئے جائیں۔ جیسا کہ سو سبکی نے ترجمہ کیا ہے تب بھی ”حکومت“ سے مراد دنیاوی حکومت میں
محدود نہیں ہو سکتی اسلئے کہ ”حکومت“، تعزیم کے ساتھ مستعمل ہوئی ہے جو ”دینی“ اور ”دنوی“ دونوں پر
حادی ہے اور اوس کے مقصود بیان کی سیکاہ علیہ السلام کے صحیفہ کی آیت مذکورہ سے تصریح ہوتی
ہے اور یہی ثابت ہوتا ہے کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ اس آیت کے جزو اول سے مراد ہیں انہیں
کی اس آیت میں بشارت ہے۔ اور اگر معانی بصحت اخذ کئے جائیں تو حسب تصریح بالا قطعاً ”دو شخص“
سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اور ”دو شیلو“ سے مراد حسب تصریحات متذکرہ بالا حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیشین گوئی انہیں دونوں انبیاء علیہم السلام
کی بشارت پر مبنی تھی۔

(۳) یہ کہ آیت یازدہم کے اگر وہی معانی رکھے جائیں جو پنجاب بائبل سوسٹی نے لکھے ہیں
تو یہی بشارت مذکورہ پر کوئی مخالف اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے کہ یہ آیت ”دو شیلو“ کی تعریف میں ہے
اور جزو اول کا مطلب پادری طامس اسکاٹ اپنی تفسیر میں یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ”یہوداہ کی نسل ملک
کنعان میں اسقدر انگورون کے درخت پادری کر اپنے گدھے اُس میں باندھے گی“ جو آیات پر مبنی
نظر ڈالنے کے بعد غیر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس آیت میں ”دو شیلو“ کی طرف خطاب ہے نہ یہوداہ کی طرف
اور جس طرح آیت دہم میں ”یہوداہ“ سے مراد نسل یہوداہ ہے۔ اسی طرح اس آیت میں ”دو شیلو“ سے مراد امت
”شیلو“ اور واقعات سب سے زیادہ اطمینان بخش مفسرین تواریخ سے ظاہر ہے کہ نسل یہوداہ کو ملک کنعان ملایا۔
”محمدیون“ کو اور انگور کے باغون کے اہل اسلام ایک ہو کر نسل یہوداہ انگورون کو درختون سے فاتحان اسلام نے

گدھے باندھے یا نسل بنو داہ نے جو کچھ ہوا سب تو اپنی مین و بیج ہے۔ یہ تو مشہور ترین واقعات ہیں خود مسیحی مورخوں کی تحقیقات ملاحظہ ہو ہمیں اس موقع پر اسکی زیادہ توضیح کی ضرورت نہیں ہے۔ باقی رہا اس آیت کا جزیرا خیر تب اگر سو سٹی مذکورہ کے مترجمہ معانی لئے جائیں تو یہ مفہوم ہو گا کہ ”و شیلو“ کی امت اپنا لباس مے مین اور اپنی پوشاک اب انگور مین دھوئیں گی لیکن یہ تاریخ سے کوئی ایسا واقعہ ثابت ہوتا ہے نہ کوئی قوم دنیا مین آج تک ایسی گزری ہے جو شراب مین کپڑے دھوئی ہو یا عرق انگور سے دھوئی ہو یہ ترجموں کے ذہن مین وہ لوگ ہونگے جو ایسا کرتے ہوں یا جنہوں نے ایسا کیا ہو۔ بہر حال اگر اس جزو کے مصداق کا پتہ نہ ہی ملے تو بھی اسکا اصل اشارت پر کوئی گھڑا نہیں ہے۔

(۴) یہ کہ اگر تفصیل کے ساتھ یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ یہ ترجمہ غلط ہے۔ اور حسب تصریحات متذکرہ بالا صحیح ترجمہ آیت یا ردوہم کا یہ ہے کہ۔

(وہ اپنا گدھا انگور کے درخت سے ہان اپنی گدھی کا بچہ خاصا انگور کے درخت سے باندھ لیا)
(وہ اپنا لباس مے کے سبب سے اور اپنی پوشاک خون انگور کے سبب سے دھوئیں گی)

درحقیقت ”اسلام مین و شراب“، بحکم الہی خمس قرار پائی جدیداً کہ سورہ مائدہ قرآن مجید سے ثابت ہے اور شریعت اسلامیہ مین شراب اس قدر نجس قرار پائی جسکی وجہ سے کپڑوں کا دھونا لازم ہے پس اس آیت مین شراب کو جو ”د خون انگور“ سے تعبیر فرمایا ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ ”و شیلو“ کی شریعت مین ”د خون گلو“ عام خون کے مساوی نجاست مین شمار کیا جائیگا۔ اور ”د خون انگور“ اور ”آب انگور مین بہت بڑا تفاوت ہے جہاں ”د خون انگور“ ارشاد ہے وہاں ”د خون گلو“ سے مراد شراب ہے نہ خون انگور، عرق انگور شراب نہیں ہے۔ جب تک کہ آب انگور بچے شراب نہیں ہو سکتا تازہ عرق انگور کو شراب نہیں کہہ سکتے۔ البتہ پختہ عرق انگور کو ”شراب“ کہہ سکتے ہیں۔ پس شراب کو ”آب انگور“ سے تعبیر کرنا کو منوجہ صحیح ہو لیکن منوجہ غلط بھی ہے بھر حال اس آیت کے ذریعہ مے و قسم کی نشانیاں بتائی گئی ہیں ایک عقائد سے متعلق ہے دوسری فتوحات سے متعلق ہے اور دوسری

نجاست، ایک بڑی علامت ہے اس لئے کہ شراب کبھی نجس نہیں قرار پائی صرف اسلام ہی میں شراب نجس قرار پائی۔ پس ضرور یہ ایک بہت بڑی علامت ہے جو عقائد اسلامیہ سے متعلق ہے۔ اور دوسری علامت اس سے قبل کی ہے۔ واقعہ رحمتہ اللہ لکتے ہیں کہ جب زمانہ خلافت حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہر بصرہ کے مسیحیوں پر اہل اسلام کی فوج پہنچی وہاں کا حاکم ”دورماس“ مسلمانوں سے ملا۔ اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ پوچھا اور دریافت کیا کہ آپ پر کوئی کتاب نازل ہوئی ہے جب بیان کیا گیا کہ ”قرآن شریف“، نازل ہوا ہے تب اُس نے یہ لحاظ اپنی معلومات کے دریافت کیا کہ شراب کی نسبت فرقان مجید میں کیا حکم ہوا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے تب اُس کا اطمینان ہوا اور درجند امور دریافت کر نیکی بعد وہ مسلمان ہوا جس سے اسی امر کی تائید ہوتی ہے کہ ”وشیو کی تفریعت کی بہت بڑی علامت شراب کا نجس قرار پانا ہے“ مسٹر ہنری اسکاٹ اور مسٹر ہاٹس اسکاٹ مفسران بائبل جو یہ لکھتے ہیں کہ۔

(انگور کے خون سے مراد حضرت عیسیٰ کا خون ہے جو انہوں نے گنہگاروں کی نجاست کے لئے بہا دیا)

اور جنکی یہ تحریر انجیل برناباس کے بالکل خلاف ہے۔ انجیل برناباس میں دج ہے کہ۔

جب یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر نیکی لئے باغ میں آکر گیر لیا وہ تیسرے آسمان پر چار فرشتوں کے ذریعے اٹھائے گئے اور وہ فرشتہ یہ تھے (۱) جبریل (۲) میکائیل (۳) رافائیل (۴) اور ایل (۵) وہ دنیا کے اختراع کرنے والے تھے اور وہ اسکے بدلے میں جو سولی پر کھینچا گیا وہ یہود اتنا خدا ہے اس باغی کی صورت یہودیوں کی نظر میں ایسی بدل دی کہ انہوں نے اُس کو ملاطس کے حوالہ کیا یہ صورت اس طور سے بدل گئی تھی جس سے مریمؑ اور یحییٰؑ نے دھوکا کھایا مگر عیسیٰ علیہ السلام نے بعد اسکے اللہ تعالیٰ سے اذن لئے کہ ان کی ملاقات کر کے ان کو تسلی

دی سچوں کے فرقہ بری ٹیڈنٹس اور فرقہ سیرتین اور فرقہ کرپوکریٹس بالاتفاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
سولی پر چڑھائے جانے سے منکر ہیں۔ مولوی منصور علی صاحب دہلوی نے فرقہ ہائے مذکورہ کے
نام حسب ذیل بیان کئے ہیں (۱) باسلیڈی (۲) سرتی (۳) کارپوک راتی (۴) دوستی - (۵)
گنا سبتی۔

بائبل صاحب لکھتے ہیں کہ بزنا باس کی انجیل کی نسبت جو لوگ کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد لکھی گئی۔ اور انکا قول محض غلط ہے بہت لوگوں کی تحقیقات یہ ہے کہ آپ کے زمانہ سے بہت پہلے
لکھی گئی۔ مذہب سچی کے ابتدائی فرقہ اُسے قدیم مانتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی دیئے
جانے سے منکر ہیں۔ ایڈیٹرز صاحب نے اپنی کتاب کی پہلی جلد کے پہلے باب کے صفحہ ۳۲ میں
ذکر کیا ہے اور وہ پون خیس، گواہی دیتا ہے کہ اوس نے دیکھا ایطرس یوحنا اندراس توماس اور یوحنا
رسالہ اعمال اور بزنا باس کی انجیل جس میں مسیح علیہ السلام کے سولی دیئے جانے کا انکار ہے (ملاحظہ
تالنت نافوئیس کی کتاب کا صفحہ ۷۰) ہسٹر گاؤ فری جوزی علم پادری ہے اور کی تحریر یہ ہے کہ بزنا باس
کی انجیل کو بہت عیسائیوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بہت پہلے مانا ہے مسلمانوں کی
طرف سے مدعی جو کرین پادریوں سے کہتا ہوں کہ انجیل کی ایک جلد ہی لکھی ہوئی ایسی نکال دین جس میں
یہ عبارتیں نہ ہوں (جو بزنا باس کی انجیل میں ہیں) یہ جلد دین یورپ میں بہت رائج ہیں
جس میں مسیحی خلفاء کثرت سے ہیں وہ ان (انجیل بزنا باس) کی جلد دین اب بھی ضرور ہوگی اگر جان بوجہ
غارت نہ کر دی گئی ہوگی تقریباً ایسے ہی اقوال اور غیر متعصب منصف مزاج عیسائیوں کے ہیں اور اس میں
شک نہیں کہ بزنا باس کی انجیل ہی مثل اور انجیل کے باوجود مانی جاتی تھی۔ اور موجودہ انجیل متی و مرقس
دلوکا دیو خانہ کے بیشک خلاف اُسکا اندراج ہے لیکن باوجود اس اختلاف کے زمان حواریوں کو
جوٹا کہا جاتا تھا کہ بزنا باس کو اسلئے کہ وہ دونوں کا سچا ہونا ممکن ہے جبکہ یہود اور انکی صورت بالکل
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہو گئی تھی اور خود حضرت مریم علیہ السلام کو متعلقہ ہوا تب اور حواریوں کا

مغالطہ بالکل ممکن تھا۔ بلحاظ صورت مسیحی کے جو واقعات انہوں نے دیکھے وہ لکھے اور انہیں اس واقعہ کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا جو یہود کی صورت کے تبدیل ہونے اور حضرت مسیح کے آسمان پر اٹھانے سے متعلق تھا۔ فی الواقع وہ واقعہ خود ایک نہایت محفوظ راز تھا جس کا افشا خلافت عالم کے مصالح کے خلاف تھا۔ اصلی واقعہ وہی ہے جو بزنا باس کی انجیل میں درج ہے۔ وہ اس واقعہ سے واقف ہو گیا تھا اور حواری واقف نہیں ہوئے تھے اور واقعات کے دیکھنے کے بعد اگر انہیں اصلی واقعہ معلوم ہی ہوا ہو تو غالباً انہیں یقین نہ آیا ہوگا اس لئے کہ جنہم دید واقعات کے خلاف امور کا یا اور کرنا آسان نہیں ہے اگر یہود کی تبدیل صورت اور حضرت مسیح کے رفع سما کے واقعہ کو یہ حواری بھی دیکھ لیتے تو یہ اوکو مغالطہ نہوتا۔ لیکن وہ واقعہ خدا تعالیٰ کو عالم کرنا منظور نہیں تھا اس لئے محض راز ہی رکھنا منظور تھا اس وجہ سے یہ اس واقعہ کو نہ دیکھ سکے انہوں نے یہود کی صورت مسیح کی سی ہوتی نہیں دیکھی۔ بلکہ ہونی دیکھی اور انہوں نے اسکو مسیح ہی باور کیا اور جو جو واقعات اوپر گزرتے گئے یہ ادنی واقعات کا مسیح ہی پر گزرتے سمجھتے رہے۔ حالانکہ وہ واقعات یہود پر گزرتے تھے نہ مسیح پر مسیح تو تبدیل صورت کے ساتھ ہی آسمان پر اڑتا تھا گئے اور فی الحقیقت بوقت واقعہ بزنا باس کو بھی نہیں معلوم ہوا کہ یہود کی صورت مسیح کی سی ہو گئی اور مسیح کی صورت کا آدمی واقعی مسیح نہیں ہے بلکہ یہود وہ ہے۔ بلکہ اوکو بھی یہ واقعہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے معلوم ہوا جس کا انجیل بزنا باس میں درج ہے کہ انہوں نے خود مسیح علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ اور آپ کے حواریوں کو کیوں دھوکہ دیا کہ ایسی سختی کے ساتھ قتل باور کر لیا تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کا جواب یہ دیا کہ بزنا مجھے پر ایمان لا کر گناہ کتنا ہی چھوٹا اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے سخت سزا دے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ گناہ سے ناراض ہے میری والدہ نے اور حواریوں نے مجھ کو اس دنیا کی محبت کے ساتھ شریک کیا تھا اس حامل خدا نے انکی اس محبت کی سزا دینے کے لئے اس غم میں انکو گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ دوزخ کے عذاب میں نہ ڈالے جائیں

اور یہ حال یہ ہے کہ میں خود دنیا میں بے گناہ ہوں جب بھی لوگوں نے خدا اور خدا کا بیٹا لکے
 پکارا۔ اسے خدا وند میں قیامت کے دن شیطانوں سے ٹھٹھوں میں اڑایا جائے جیسا اس دنیا
 میں یہود کی موت کے سبب سے ٹھٹھوں میں اڑایا جاتا ہوں کہ ہر ایک جانتا ہے کہ میں سولی پر کھینچا
 گیا اور ٹھٹھے اُس زمانہ تک رہیں گے کہ محمد الرسول اللہ مبعوث ہوں وہ دنیا میں آتے ہیں۔ ہر ایک نے
 جو اللہ کی شریعت پر ایمان لایا گا ان غلطیوں سے بچائیں گے۔ یہ ناممکن نہیں ہے کہ اور حواریوں
 سے اس واقعہ کی بابت تذکرہ کیا گیا ہو اگر تذکرہ آتا تو ضرور وہ درج کرتے اور یہ بھی ناممکن نہیں ہے
 کہ کسی کسی سے تذکرہ آیا بھی ہو اور انہوں نے کمین کمین درج بھی کیا ہو۔ مگر جن فرقوں کے خیالات
 کے خلاف تھا انہوں نے تحریف کی ہو۔ بھر حال جبکہ نامی علماء کی تصنیفات سے یہ امر بخوبی ثابت ہے
 کہ برناباس کی انجیل بھی ایک با وقعت انجیل ہے جو ابتدائے زمانہ سے تسلیم ہوتی چلی آتی ہے
 اور بکثرت مسیحیوں کی قدیم خانقاہوں میں اُسکے نسخہ موجود ہیں تب اُسکے اندراج کے خلاف عقیدہ
 درست نہیں ہے۔ اہل اسلام کو تو برناباس کے اس بیان سے اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام سولی پر نہیں چڑھے اور نہ کسی صورت و وسعہ شخص کی ہو گئی اور
 وہی سولی پر چپڑھا۔ آپ تو آسمان پر اوٹھائے گئے۔ جیسا کہ قرآن شریف
 اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے لہذا آیت مذکورہ کے ایسے معانی قرار دینا
 جو خلاف انجیل برناباس ہوں۔ جس حد تک درست ہیں ظاہر ہے۔ اہل اسلام کا تو یہی عقیدہ ہے کہ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالکل یہودیوں کی ضرر رسانی سے محفوظ رہے اور آسمان سے ایک وقت
 معین پر نازل ہو گئے۔ پس برخلاف انجیل برناباس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قتل ہونا انہیں ذی علم
 مفسرین کا خیال ہے۔ اور حقد یہ خیال اس طور پر غلط ہے اسی طرح اس آیت کہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام سے منسوب کرنا اس سے بھی زیادہ غلط ہے خود آیت ماقبل یعنی آیت ۴۴م سے ثابت
 ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جو داہن سے ہیں اور ”شیلو“ کوئی نسل یہود ہے

ہونا ممکن نہیں ہے جیسا کہ قبل ازین تفصیل کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے۔ اگر یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ہوتی ہی تب بھی اس آیت میں جو کچھ ذکر ہے وہ لباس کی می سے اور پوشاک کے خون انگور سے دھونیکا ذکر ہے نہ ”انگور“ سے مراد ہرگز کوئی انسان ہو سکتا ہے نہ کسی طرح ”انگور“ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہو سکتے تھے نہ یہ واقعہ ہی صحیح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل ہوئے اور اہلن کا خون بہا۔ ہرگز کسی قسم کا انگور کوئی ضرور نہیں ہو چکا نہ اونکے خون کی ایک ہونڈ زمین پر پڑی۔ وہ تو آسمان پر اڑھٹھائے گئے یہ مفسران تکوین کی خوش عقیدتی ہے کہ وہ انجیل پر نبیاس کو غلط خیال کرتے ہیں اور اس امر کا اٹھین یقین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل ہوئے اور ان کا خون بہا۔ اور اسی غلط خیال کی بنیاد پر وہ منوں نے یہ عمدہ تفسیر فرمائی ہے۔ اس آیت کا صاف و صریح مفہوم ”خون“ کی نجاست اور نجاست میں شراب کا خون کے مساوی ”و شربو“ کی شریعت میں سمجھا جاتا ہے نہ فی الواقع کسی انسان کے خون کا اس آیت میں تذکرہ ہے نہ ذی علم مفسرین کے خیالات سے اسے کچھ تعلق ہے۔

(۵) یہ کہ آیت دوازدم کا وہ ترجمہ جو بائبل سوسپٹی نے کیا ہے معقول دلائل کے ساتھ غلط ثابت کیا جا چکا ہے اور حسب تصریحات مذکورہ صحیح ترجمہ آیت مذکورہ کا یہ ہے کہ۔
(اوسکی انگلیں میرے زیادہ سرخ ہو گئی اور اوسکے دانت دودھ سے زیادہ سفید ہو گئے)

کتب سیر و تواریخ سے بخوبی ثابت ہے کہ ”حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم“ کی انگلیوں میں ہمیشہ سرخی رہا کرتی تھی اور آپ کے دانت نہایت سفید تھے اور ہمیشہ آپ مسواک کرتے رہتے تھے جس سے دانت نہایت صاف رہتے تھے کتب احادیث سے بھی نہایت یقینی طور پر امور مذکورہ ثابت ہیں۔ مولانا عبدالباقی زرقانی نواہب الدنیہ کی شرح میں لکھتے ہیں اس واقعہ سے متعلق جواب ایک دفعہ آپ بخاریت کے لئے بصرہ تشریف لے گئے تھے اور بازار بصرہ کے قریب ایک درخت کے سایہ میں ٹھہرے تھے جہاں ”سبطور“ مسیحی درویش کا گھیر تھا۔ ”موسمہ“ سے جو غلام

آپ کے ساتھ تھا۔ ”بسطوط“ نے پوچھا کہ آپ کی آنکھوں میں سرخی ہے۔ اوس نے جواب دیا کہ ہمیشہ سرخی ہا کرتی ہے جلد نہیں ہوتی ہے اُس درویش نے کہا کہ یہی آخری پیغمبر ہیں۔ کاش مجھے وہ وقت نصیب ہو جبکہ انہیں ظاہر ہونے کا حکم ہو۔ ”ابوسعید“ نے کتاب ”شرف المصطفیٰ“ میں اس واقعہ سے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ وہ درویش جب یہ نشانیاں معلوم کر چکا تب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کے سر اور قدموں کو اوس نے بوسہ دیا اور کہا کہ میں آپ پر ایمان لایا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہی پیغمبر ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے توریت میں کیا ہے پھر اُس نے آپ کے شانوں پر مہر نبوت دیکھی اور دوس پر بھی بوسہ دیا مولانا جلال الدین سیوطی تاریخ مصر میں لکھتے ہیں جو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الحکم کے فتوح مصر سے نقل ہے جس نے ابان بن صالح سے روایت درج کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حاطب کو ”موقوف“ پادشاہ مصر کے پاس بھیجا جس کے ساتھ حضرت کافران تھا تو اُس پادشاہ نے آخری پیغمبر کی صفات بیان کیں اور میں یہ بھی تھا کہ (اوپر کی آنکھوں میں سرخی ہے جو جلد نہیں ہوتی) حاطب نے جواب دیا کہ بیشک یہی آپ کی نشانی ہے۔ اس سے متعلق اس قسم کی اکثر کتابوں میں اسکا تذکرہ ہے۔ اور جن لوگوں کو کتب سیر و تاریخ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کس قدر کثرت کے ساتھ محققون اور مصنفون اور مورخون اس قسم کے حالات لکھیں ان آیات کو قدیم زمانہ سے لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات سے متعلق سمجھتے تھے اور بخوبی یہودی اور مسیحی علما میں خاتم الانبیا علیہ السلام کی یہ صفات مشہور تھیں کہ اوپر کی آنکھوں میں سرخی ہوگی اور ذات نہایت سفید ہونگے اور غالباً اس آیت کی بنیاد پر یہ صفات مشہور ہوئیں بکثرت کتابوں سے یہ شہرت بھی ثابت ہے اور یہ معنی بھی ثابت ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ صفات بھی ثابت ہیں اس کے خلاف جہاں تک جو کچھ سیاحین نے لکھا ہے تو تکرار و تباہہ اُسی قسم کی تحریرات ہیں جیسے کھڑی علم فرین کی رائیں اور بیان کیجا چکی ہیں جو اس قابل ہی نہیں ہیں کہ اون کا تذکرہ کیا جاوے اور انکی نسبت کچھ لکھا جاوے۔

گفتا سید ہاشم

باب (۱۸) آیت (۱۵) غلامد تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بہاؤ میں

سے میرے مانند ایک نبی برپا کر دے گا تم اس کی طرف کان دہرو۔

دن مانگا اور کہا کہ الیسا نہ ہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی آواز بھیر سنوں۔

دن مانگا اور کہا کہ الیسا نہ ہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی آواز بھیر سنوں۔

اور ایسی شدت کی آگ میں پھر دیکھو تاکہ میں منہ جاون۔

باب (۱۸) آیت (۱۷) اور خدا نے مجھے کہا کہ اُنہوں نے جو کچھ کہا سوا اچھا کہا۔

باب (۱۸) آیت (۱۸) میں اون کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا

اور انیلا کلام اوس کے مُنہ میں ڈالون گا۔ اور جو کچھ میں اُسے فرماؤں گا

وہ سب اُن سے کہے گا۔

باب (۱۸) آیت (۱۹) اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جہنمیں وہ میرا نام لیکے کہے گا ہنسیگا

تو میں اُسکا حساب اُس سے لوں گا۔

یہ پنجاب بائبل سوسائٹی کا ترجمہ ہے۔ ۲۔ ایت پانزدہم اصل عبرانی یہ ہے (نابنی مقرر مجا ما حیثنا

کَا مُوْنِ يَا قِمْ لِحَايَهُوَا اَلْوٰهِنَا اِلَّا وَلْتَسْمَعُوْنَ اور آيات ہجہ ہم و نو زدہ ہم

عِبْرَانِي يٰ هَيٰ هَيٰ (نَبَايِ اِقِيْمُ لَا هِيْمُ مِقْرَبُ اَخِيْهِمْ كَاْمُ خَاوَتَا شَيْئِيْ
 دِ بَارِيْ يَغِيُوْ دِ بِيْر اِلَيْهِمْ اِنْ كُلُّ اَشْرٍ اَصُوْنُوْ وَهَا يَا هَا اِلَيْش
 اَشْرُ لَوْ شِئْتُمْ رَا لِيْ دِ بَارِيْ اَشْرُ يَدِ بَزِشِيْمُ اَنُوْنِيْ اَدِيْشِشْ مِيْعُوْ)

ابو ہاشم نے آیت پانزدہم کا ترجمہ یہ لکھا ہے (امشد تیرا رب ہے قایم کر دیکھا ایک نبی تیرے
 ہمایون میں سے پس تو اس کی اطاعت اور سماعت کر) اور آیات ہجہم اور نوزدہم کا ابو ہاشم نے
 یہ ترجمہ لکھا ہے (غفر رب انکے واسطے ایک نبی مثل تیرے اون کے ہمایون سے قایم کر دیکھا اور میں اپنا
 کلام اُس کے منہ میں کروں گا پس وہ ہر ایک امر کے گا جس پر وہ مامور کیا گیا ہے اور جو کوئی آدمی اس کی
 اطاعت نہ کر دیکھا۔ جو کہ میرے نام کے ساتھ کلام کر دیکھا میں اوس سے بدلہ لوں گا۔)

جس سے ظاہر ہے کہ پنجاب بائبل سوسائٹی کا ترجمہ برا نہیں ہے بلکہ اور ترجموں سے صاف اور واضح
 ہے پس جو کچھ بحث ہے وہ آیات کے مفہوم میں ہے۔ ”یہود“ اس بشارت کو حضرت یوشع
 علیہ السلام کے حق میں خیال کرتے ہیں ”اور سحی“ اسے ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ سے
 متعلق تصور کرتے ہیں۔ اور ”اہل اسلام“ حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق سمجھتے
 ہیں اور یہ امر تصدیق طلب ہے کہ ان تینوں فرقوں میں سے کس کا دعویٰ صحیح ہے آیت پانزدہم
 کے یہ الفاظ (تیرے ہمایون میں سے) اہل یہود اور سحیوں کے بالکل خلاف ہیں اس لئے کہ
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند تھے بڑے فرزند کا اسم مبارک اسمعیل علیہ السلام ہے
 اور چھوٹے فرزند کا اسم شریف ”اسحاق علیہ السلام“ ہے حضرت اسحاق علیہ السلام کے فرزند حضرت
 یعقوب علیہ السلام تھے جن کی نسل میں کل بنی اسرائیل ہیں اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی اور انہیں کی
 نسل میں ہیں اور کتاب استنسا کے باب سہم و چہارم کے آیات دہم و یازدہم و دوازدہم میں بھی صاف
 طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل میں وہی علیہ السلام کے مانند انکے بعد کو بھی نبی قایم نہ ہوگا
 اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے بلا واسطہ اون سے سرگوشی کی۔ اور اکثر آیات تورات شریف میں بھی یہی

بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام کے مانند نبی نہیں ہوگا پس اگر اس بشارت سے مراد کوئی نبی بنی اسرائیل ہو تو آیت پانزدہم میں وہ الفاظ نہ ہوتے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں بلکہ اس جگہ دوسرے میں آئے ہوتا لیکن جب (تیسرے بہائیوں میں سے) اسے تب ضرور اس سے مراد بنی اسرائیل میں سے ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ”بنی اسحاق“ اور بنی اسمعیل باہم بھائی تھے۔ اور جب بنی اسحاق کی طرف یہ خطاب ہے کہ (تیسرے بہائیوں میں سے) تو اس کا مقصد صاف (بنی اسمعیل) ہے نہ کوئی اور پس اسکے بعد اسی بشارت کو بنی اسحاق سے متعلق کرنا آیت کے کفر کی معافی سے انحراف ہے اور جبکہ توریت شریف میں اکثر مقامات پر یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ کوئی نبی بنی اسرائیل میں موسیٰ کے مانند نہ ہوگا تب اس آیت کو بنی اسرائیل سے متعلق کرنا اور تمام آیات کے خلاف ہے۔ سو اسکے جس قدر انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل میں گذرے ان کے حالات تو بخوبی سب کو معلوم ہیں اور وہی علم لوگ بخوبی واقف ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہتہ کوئی نبی بنی اسرائیل میں نہیں گذرا۔ اس لئے کہ کوئی نبی دو شارع، نہیں ہوا کسی نبی نے نئی شریعت جاری کی البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نئی شریعت جاری کی لیکن جو حالات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے اور اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کچھ بھی مناسبت نہیں تھی پس کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثل نہیں قرار پا سکتے اور اس میں ذرہ شک نہیں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسحاق میں بے مثل گذرے ہیں ایسی حالت آیت پانزدہم کو بنی اسحاق سے متعلق قرار دینا بابت غلط ہے پس قطعاً تیسرے ہی بہائیوں میں سے مراد (بنی اسمعیل ہیں) اور بنی اسمعیل میں دو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نبی ہوئے ہیں جو بنی اسمعیل میں بے نظیر اور بے مثال تھے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسحاق میں بے نظیر تھے یہی مانند سے مراد یہی اپنی قوم میں بے نظیر ہے۔ فی الواقع حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات جس قدر ظاہر ہوئے اور آپ پر تجلیات جیسی کچھ ہوئی ہیں اور فغان مجید

تمہاری استدعالی منظور ہی کی وجہ سے آئندہ اس قسم کی علامات کا ظہور نہیں ہوگا۔ اس قدر سمجھ لینے کے بعد آیت ہجد ہم کا مطلب اچھی طرح سمجھ دینا آسکتا ہے کہ اپنا کلام اوس کے منہ میں ڈالو (گا) سے کیا مراد ہے۔ اس لئے کہ ”کلام الہی“ کے نزول کا وہ طریقہ جو موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں تھا بندوں کی استدعا پر موقوف کر دیا گیا۔ اس طریقہ پر تو کلام الہی نہیں نازل ہوگا البتہ ”روحی“ کے ذریعہ سے کلام الہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلقین کیا جائیگا۔ گو اس آیت میں ”روحی“ کا نام نہیں ہے اور نہ کوئی ذریعہ کلام الہی کے نبی تک پہنچنے کا اس آیت میں بیان کیا گیا ہے صرف عام طور پر تلقین کا ذکر فرمایا گیا ہے جس میں ”روحی“ بھی شامل ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے ذریعہ سے کلام الہی نازل ہوا اس لئے جو تلقین آیت میں عمومیت کے ساتھ ہے اس میں وحی جو ذریعہ خاص ہے ضرور داخل سمجھا جائیگا۔ بھر حال چونکہ آیت پانزدہم میں ہی ارشاد تھا کہ (موسیٰ کے مانند) وہ نبی ہوگا اور اس آیت میں بھی یہ ہے کہ (تجربہ سادیک نبی پر پاکر) لگتا تب عام خیالات ضرور ان واقعات کے انتظار کی طرف متوجہ ہوتے جو واقعات کہ جو یہ میں مجمع کے دن و فروع میں آئے تھے یا جس طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی تھی بغیر اسکے کہ وہ سب واقعات ظہور میں آتے آئندہ نبی کو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مانند تسلیم کرنے میں تامل کر لے اس لئے بندوں کے شبہات رفع کرنے کے لئے آیات شانزدہم و ہفدہم میں ان واقعات کے ظہور میں نہ آنے کے وجہ بیان فرما دئے ہیں اور بجائے اس کے دوسرے طریقہ ارشاد فرمایا ہے جو اس آیت میں ہے کہ میں اپنا کلام اُسے تلقین کروں گا کہ بندوں کو آئندہ کوئی شک شبہ نبوت میں نہ ہو نہ موسیٰ علیہ السلام کے مانند ہونے میں کوئی تامل رہے اخیر جزو اس آیت ہجد ہم کا یہ ہے کہ (جو کہ میں اوسے قرآن گا وہ سب اونی سے کہے گا) جس کا مطلب یہ ہے کہ جب قدر کلام الہی اوسے پہنچتا رہے گا اسی قدر وہ وقتاً فوقتاً سب لوگوں کو سناتا رہیگا کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہے گا جو بالکل مطابق واقعات ہے

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے عمر سے ایسے صادق تھے کہ دشمنوں اور مخفیانون کو بھی آپ کی صداقت پر پورا یقین تھا کہ کسی دشمن نے بھی آپ پر کوئی اتہام صداقت کے خلاف نہیں لگایا۔ اور ابتدائے نزول وحی سے جتنا جتنا کلام الہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا آپ وقتاً فوقتاً اسے سب کو سناتے رہے جس سے (فرقان مجید) مدون ہو گیا۔ اس آیت حیدرہم کے بھی ابتدائین وہی ارشاد ہے جو آیت پانزدہم میں ارشاد تھا کہ دین اذکونے اؤن کے بہائون میں سے تہہ سانبی بریکرون گا اس میں (اُنکے لئے) خطاب نبی اسحاق کی طرف ہے اور (اُنکے بہائون میں) سے مراد نبی اسمعیل ہے جس سے ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد جن نبی ہو گا بلکہ نبی اسمعیل میں ہو گا۔ اصل خداوند تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ فرمایا تھا اور جس کا ذکر آیات شانزدہم و سب و یکم باب ہفتم کتاب پیدائش میں ہے اور سکا پورا ایفاء یہ ہے کہ حضرت اسحاق کی نسل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اُنکے ہر فرزند کی نسل میں ایک ایسا نبی مبعوث کیا جو ایک دوسرے کی مانند ہو سکے۔

آیت نوزدہم کا مطلب نہایت صاف ہے کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اُس سے لوں گا (یعنی یا وجود اسکا یہی ہے سب لوگ مطلع کر دئے گئے ہیں کہ ایک نبی نبی اسمعیل میں موسیٰ کی مانند مبعوث ہو گا اور صرف بندہ کی استدعا کے لحاظ سے اس کی نبوت کے اظہار کے وقت وہ واقعات وقوع میں نہیں آئیں گے جو واقعات موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ظاہر ہوئے تھے بلکہ اُسی وحی کے ذریعہ سے کلام تلقین ہو گا اس کے بعد جب جو کچھ وہ خدا تعالیٰ کے نام سے بیان کرے اُسے نہ ماننا صریحاً جناب باری جل وعلی شانہ کے احکام سے صریحاً عدول ہے۔ اور ضرر خطایا عدول قابل مواخذہ ہے۔

کتاب التہاشا



باب (۳۲) آیت (۲۱) اونہوں نے اس کے سبب سے جو خدا نہیں مجھے غیرت دلائی اور
اپنی واہیات باتوں سے مجھے غصہ دلایا۔ سو میں بھی انہیں اُس سے
جو گروہ نہیں غیبت میں ڈالوں گا اور ایک بے عقل قوم سے انہیں
خفا کروں گا۔

یہ پنجاب بائبل سوئیڈی کا ترجمہ ہے جو عربی ترجموں کے ہی مطابق ہے جو اللہ و مسلمانین
طبع ہوئے ہیں اور ابن سابط کے ترجمہ کے ہی مطابق ہے لہذا اس ترجمہ سے اختلاف کی کوئی
وجہ ہے نہ اصل عربی آیت سے مقابلہ کی ضرورت ہے فی الواقع اس آیت کا مضمون ایسا صاف
نہیں ہے جس سے اصل مقصود آسانی کے ساتھ سمجھ میں آجائے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ
مترجموں کے خاص تعزیرات سے یہ آیت محفوظ ہے۔ مگر حال اس آیت کا مطلب یہ ہے
کہ نبی اسریل کی نسبت یا ارشاد ہے کہ اونہوں نے اُس کے سبب سے جو خدا نہیں مجھے غیرت
دلائی اور اپنی واہیات باتوں (یعنی لغو حرکات سے مجھے غصہ دلایا جس سے مراد وہ امور ہیں جن کا
توریت میں ذکر ہے۔ پس بلحاظ نبی اسریل کی بد اعمالی اور شرارت کے یہ ارشاد ہوا ہے کہ میں بھی
انہیں اُس سے جو گروہ نہیں ہے غیرت میں ڈالوں گا جس سے مراد نبی تمہیں، میں اس لئے کہ

بنی اسحاق اس وجہ سے کہ ذی علم تھے سلطنت اور نبوت اونیہ میں تھی اور بنی اسمعیل محض حامل
سپاہی تھے جن کی بنی اسحاق کی نظریں مطلقاً کوئی وقعت نہیں تھی اور وہ اونیہ محض بقوت
سمجھتے تھے۔ پس بلحاظ بنی اسحاق کے خیالات کے یہ ارشاد ہوا ہے کہ ایسا کروں گا جس سے
تم غیرت میں پڑو یعنی بنی اسمعیل کو تم پر وقعت دیدوں گا تمہیں اُن کا محتاج کروں گا تاکہ تمہیں
غیرت آئے۔ آگے اس سے زیادہ صاف الفاظ میں یہ ارشاد ہے کہ ایک بیعیل قوم کو
اونیہ خفا کرونگا۔ یعنی (بنی اسمعیل) سے جو محض بے علم بے عقل ترے دلیور بہادر لوگ تھے
ادنیٰ وقعت سے تمہیں بخندہ کروں گا۔ فی الحقیقت بنی اسمعیل بنی اسحاق کے بنی عم تھے اور یہ
انہیں مختلف وجوہ سے محض بی وقعت سمجھتے تھے ادنیٰ ترقی ادن کا دست نگر بننا ادن کا محتاج
ہونا ان کے لئے سخت رنج و دوا تھا لیکن خداوند کریم نے اُنہیں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی
علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین کو مبعوث کیا جنکی وجہ سے بنی اسمعیل کی حالت ہی بدل گئی
بجائے جہل کے اُنہیں وہ علم عطا فرمایا گیا کہ اس وقت جس قدر علوم موجود ہیں ان میں سے
اکثر کے وہ مجدد اکثر کے مدون ادل وہی ثابت ہوتے ہیں۔ تمامی مورخین انگلستان اٹلی و
گنہ گری لوئیس ڈاکٹر ہیلی۔ سدر لینڈ فرانسیزی سکندر ہیلٹ نے صاف طور پر اس امر کا اعتراف
کیا ہے کہ ہمارے فضل و کمال کا چشمہ عرب ہے اور ہمارے محقق مورخوں کی تحقیقات کا
یہی نتیجہ ہے کہ اب جو دنیا میں علوم رائج ہیں ان میں سے کوئی بھی ایسا علم نہیں ہے جس کے
بانی یا مدون عرب نہ ہوں جسکی نظیر بنی اسرائیل میں نہیں مل سکتی علی ہذا تہذیب اخلاق تدبیر
سیاست مدین علمی عملی و دون قسم کی وہ بے نظیر لیاقت بنی اسمعیل کو حاصل ہوئی جسکی
بنی اسحاق میں کوئی نظیر نہیں ہے البتہ اور تصوف اور توحید ہی میں بنی اسمعیل بالکل بے نظیر
نہیں ثابت ہوئے بلکہ ہمارا اتفاقاً اور خدا شناسی اور خدا پرستی میں بھی بالکل بے مثل ثابت
ہوئے۔ غرض دین و دنیا کی کوئی ایسی خوبی باقی نہیں رہی جو انہیں نہ عطا ہوئی ہو جو کچھ

بنی اسحاق کو ابتدا سے اخیر تک جزائراً ملا مجموعی طور پر اس سے بہت زیادہ سب کچھ انہیں وقت
واحد میں عطا ہوا۔ اور جس طرح ان پر آثار رحمت ظاہر ہوئے بنی اسرائیل پر آثار غضب نمایان
ہوئے۔ جو کچھ انہیں عطا ہوتا گیا ان کو سلب ہوتا گیا۔ تاکہ وہ اپنے بچہ کو اور کو بیچے اور انہوں نے
وہ ترقی حاصل کی جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ اور جو قوم کہ بنی اسحاق کی نظر میں حد سے
زیادہ حقیر اور ذلیل تھی اس قوم کی ایسی ترقیات جن کی ان میں نظیر بھی ملتی مشکل تھی۔ جب قدر ان پر
شاق گذری ہوئی انہیں من الشمس ہے اور ساتھ ہی اسکے ان کا بنی اسمعیل کا دست نگر اور
محتاج بننا ان کے لئے جہلگانہ عذاب عظیم تھا۔ پس گو اس آیت میں بنی اسمعیل کا ذکر ہے لیکن
اس ذکر سے مقصود رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے اس لئے کہ بنی اسمعیل میں سوار رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی شخص پیدا نہیں ہوا جسکے حالات باعث غیرت بنی اسحاق ہوتے یا
باعض پرچہ و مال بنی اسرائیل ہوتے۔ صرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حالات ایسے تھے جن پر
الوہمہ رجا آیت صادق آسکتے ہیں اور صرف آپ ہی بنی اسمعیل کی ردی حالت کے تغیر کا سبب ہیں
اور آپ ہی کی وجہ سے وہ ردی حالت دنیا بھر کی خوبیوں کے ساتھ بدل گئی۔ اور بجائے معائب
کے وہ خوبیاں پیدا ہو گئیں جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ پس فی الحقیقت یہ آیت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی بشارت سے متعلق ہے اس لئے کہ آپ کے سوا بنی اسمعیل میں کوئی ایسی صفات کا
شخص نہیں گذرا۔ اور بنی اسمعیل کے سوا کوئی اور قوم اس آیت کا مفہوم قرار پا سکتی ہے گو بنی اسرائیل کو
بخمت نصرت بھی بہت سہا یا گرفتار کر کے لئے گیا۔ مدت دراز تک بابل میں رکھا۔ رو میوں نے
بنی اسرائیل کو بہت ستایا لیکن وہ دونوں نام آور اور قوی گروہ تھے ناووں پر (گروہ نہ ہونا۔)
صادق آسکتا ہے۔ ناووں پر بے عقلی، صادق آتی ہے۔ اس لئے کہ فی الواقع وہ لوگ عقل
نہیں تھے بلکہ عقائد لوگ تھے سوا اسکے اس آیت میں جدال و قتال اور آفات کا کچھ ذکر نہیں ہے
نیک قسم کا اون سے ضرر پہونچنے کا ذکر ہے صرف (غیرت میں ڈالنے) اور (خفا کر نیک) ذکر ہے

جس کے مفہوم سے وہ آفات خارج ہیں جو بخت نصر اور رومیوں سے پہونچتین۔ فی الواقع بخت نصر اور رومیوں کے آفات وہ واقعات ہیں جن کا ذکر کتاب استشنا کے باب بست و ہشتم سے باب سی و دو تک ہے۔ اور واقعات سے اس آیت کو مطلقاً تعلق نہیں ہے۔ اور اس آیت کا مصداق سوا بنی اسمعیل کے کوئی قوم نہیں ہو سکتی۔



کتاب تہتنا



باب (۳۳) آیت (۲) اور اوس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شیعر سے اُن پر طلوع ہوا
فلان ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے
ساتھ آیا۔ اور اوس کے وہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت اودن کے
لے تھی۔

ایضاً (۳) بان وہ اوس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے اُسکے سارے مقدس
تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہی تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھیں
اور تیری باتیں مانیں گے۔

یہ پنجاب بائبل سو سیٹی کا ترجمہ ہے اصل آیات دویم سویم کتاب استہنا باب ہی دسوم عبرانی میں
(يَهُوَاہُ مَسِينَا بَاوَنَّا سَرَحَ مَسِيحَا لَامُو هُوَ قَدِيمٌ مَعَنَا سَرَانَا وَ اَنَا مَعَهُ
بَوْتُ قُدُوشِي مَيْتَوَا شَ دَنَّا لَامُوَا فِ حَوْبِ عَصِيْمِ كُلِّ قَدُوشَةٍ لَنَا
وَهُمْ نُوَكِّرُ عَلَيْنَا لَيْسَا مَدَبَرُوْنَا) ۱۸۰ عین عربی میں جو ترجمہ عہدین کا پاور ترجمہ
لے طبع کرایا ہے اُس میں آیت دوم کا یہ ترجمہ درج ہے افسر ہے اُس ذات کی جس نے مجھ کو

اور سینا سے اور ظاہر کیا اپنے نو رکوعہ غیر سے اور ظاہر کیا اور سکودہ فاران سے اور آیا مقدس ٹیکری پر
 ایک ایسی شریعت کے ساتھ جو اس کے دلہنے جانب سے اُنکے لئے نور ہے (ابو ہاشم نے
 جو ترجمہ نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ طور سینا سے آیا اور ظاہر ہوا لوگوں پر ساعیر سے
 اور چڑھ گیا فلان پر جبال قلاویٰ کے ساتھ (واہنی جانب طور پر کی ایک ٹیکری تھی) اس آیت کے
 تینوں ترجمہ کی قدر مختلف ہیں جن میں سے دو ترجمہ تو بادی صاجون ہی کے ہیں پس جب ترجمہ
 بالکل متحد نہیں ہیں تب اس کے سوا کیا چارہ ہے کہ اصل عبرانی آیت پر غور کیا جائے اور اس کے
 معانی سمجھے جائیں۔ فی الواقع ترجمہ کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی معلومات درکار ہے تاوقتیکہ
 مترجم اصلی محاورت اور لغات سے بخوبی واقف نہیں ہو اور وہ تو فون زبان میں پوری مہارت
 نہ رکھتا ہو۔ ایک زبان کے خیالات دوسری زبان میں ادا نہیں کر سکتا۔ عموماً آسمانی کتابیں چونکہ
 سب سے زیادہ مشکل ہوتی ہیں اور فصاحت اور لکھی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہیں اسوجہ
 سے ترجمہ بہت ہی زیادہ مشکل ہوتا ہے تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ میں آیت دوم کا ترجمہ یہ لکھا
 ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ سینا سے آیا اور حیر سے اڑھا اور اُن کے واسطے چمک نکلا فاران کے پہاڑ
 سے اور آیا دس ہزار مقدس کے ساتھ اُنکے دلہنے ہاتھ میں آتش شریعت ہے (اگر یہ ترجمہ
 کسی قدر خیاب بائبل سولٹی کے ترجمہ سے ملتا جلتا ہے تاہم مختلف ہے ان سب ترجموں کو
 اصل آیت دوم سے مقابلہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی ترجمہ بائبل کا ترجمہ مقابلہ
 باقی ترجموں کے زیادہ درست ہے کوکما حقہ جیسا عمدہ ترجمہ ہونا چاہیئے نہایت ہی نہیں ہے
 تاہم یہ زیادہ قریب القصد ہے اور نیز یہی ترجموں کا ترجمہ ہے۔ جو ہر طرح باقی دوسری ترجموں پر ترجیح
 ہے یہ دونوں ترجمہ بہت قریب زمانہ کے ہیں اور وہ بہت قدیم زمانہ کا ہے اور اس کے مترجم زیادہ
 نوی علم اور معتبر لوگ تھے۔ پس ان جدید ترجموں پر ہر طرح وہ ترجمہ ترجیح ہے۔ اُنہی کے اعتبار سے
 ت کے معانی پر بحث ہونی چاہیئے اُسی کے لحاظ سے آیات کا مفہوم اور مقصود سمجھنا چاہیئے

مفسرین کا میل نے ان آیات سے متعلق اپنی مختلف رائیں ظاہر کی ہیں بشب ہال کی رائے ”ڈوالی“
”چڑھو منٹ“ نامی تفسیر میں یہ لکھی ہوئی ہے کہ

خدا تعالیٰ نے چمکتے ہوئے آفتاب کی طرح اپنا نور اسرار اسیلیوں پر ڈالا اور اس بات کو
بیابان میں داخل ہونے کے وقت سے شروع کیا اور برابر بڑھتا گیا۔ زمین اووم پر سے جب
وہ گذرے رستہ بہاروں پر طالع رہا اور روشنی کے ساتھ دو بھر کے مانند چمک نکلا جبکہ
اوس نے اسراہیلی بزرگوں کو اپنے فیض سے بڑا حصہ دیا اور اوس نے اپنی قوم کے درخشاں
قوی فرشتوں سے حفاظت کی۔ جن کے روبرو اوس نے اپنی شریعت جلال اور شہادت
طور سے آگ میں اسراہیلیوں کو دی۔

مسطر پال کا قول یہ ہے کہ۔

گویا یہ کہا گیا ہے کہ یہ قوم پسندیدہ ہے جس پر اللہ کی بڑی مہربانی ہے جن کو خدا نے
بیشمار فرشتوں کے گردہ کے ساتھ ظاہر کیا جس کے ساتھ خلکی حضور کی علامتیں تھیں
جب کہ سینا پر آئی اوس نے او کو اپنے جلال کے بادل سے بحفاظت تمام بطور معجزہ کو
عرب کے جنگل اور قارن کے بیابان اور اومیہ کے کناروں سے بحفاظت تمام لے لیا۔

بشب گدر کا قول ہے کہ

آتش شریعت اس لئے کہا کہ آگ میں یہ باتیں فرمائی تھیں۔

غرض علماء مسیحی کی تو انہی قسم کی تفسیر ہیں جن کا تذکرہ محض غیر ضروری ہے۔

فی الواقع ”طور“ وہ پہاڑ ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی۔ اور خداوند تعالیٰ
نے اپنے نکلے سے موسیٰ علیہ السلام کو اعجاز بخشا اور ”ساعیر“ وہ پہاڑ ہے جو ملک شام میں واقع ہے
اور جہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا ظہور ہوا اور قارن، وہ پہاڑ ہے جو ملک شام میں واقع ہے
اور وہیں حضرت حمید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور خداوند تعالیٰ نے اسی پہاڑ پر

حضرت کو انظار نبوت کا حکم دیا جس سے ثابت ہے کہ انہیں تینوں مقامات سے جناب باری کی خاص قسم کی شانوں کا ظہور ہوا۔ اور انہیں تینوں مقامات سے نہایت اولوالعزم انبیا علیہم السلام کی شریعتوں کا اظہار ہوا۔ پس آیت دوم سے مراد یہی تین واقعہ ہیں اور مجاہد ظاہر ہیں کہ ہر ظہر سے متعلق خاص مدارج کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جیسے کہ (سینا سے آیا) اور (سعیر سے اودن پر طلوع ہوا) سے ظاہر ہوتا ہے اور فاران کی پہاڑی سے وہ جلوہ گر ہوا) میں اور الفاظ اول الذکر میں تفاوت ہے۔ (آنا) اور (طلوع ہونا) اور جلوہ گر ہونا) میں بین فرق ہے۔ طلوع ہونے سے ایک بالکل ابتدائی حالت مراد ہوگی جس سے زیادہ (آنا) کا مفہوم ہے اور ان دونوں سے زیادہ جلوہ گر ہونا جو فی الواقع مطابق واقعات ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات اور اوکئی شریعت کی وسعت اور اوکئی امت کے حالات کو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات اور اوکئی شریعت کی وسعت اور اوکئی امت کے حالات کے ساتھ مطابق کیا جائے تو بمقابلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ من کل الوجہ گویا طلوع ہی تھا اور جب اودن و دونوں والو العزم انبیا علیہ السلام کے حالات سے حضرت خاتم الانبیا علیہ السلام کے حالات کا مقابلہ کیا جائے اور آپ کی شریعت کی وسعت اور آپ کی امت کے حالات پر غور کیا جائے تو اس میں ذرا شبہ باقی نہیں رہتا کہ بمقابلہ اوکئی (جواوگری) کا درجہ خاتم الانبیا ہی کی نبوت کا زمانہ ہو سکتا ہے نہ اور کوئی زمانہ گو یہ مضمون بہت تفصیل طلب ہے۔ تفصیل بالکل تاریخی واقعات ہیں اور جنہیں ہر شخص کتب تاریخ سے دیکھ سکتا ہے لہذا بخوف طوالت یہاں تفصیلی واقعات لکھنے میں تامل ہے بشبہ ہال کی رائے محض سیدلیل اور خلاف واقعات ہے اس لئے کہ انہوں نے اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس آیت میں علاوہ "سینا کی پہاڑی" حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی مراد ہیں لیکن یہ ایسا خیال نہ تھا جو بلا دلیل تسلیم کیا جاسکتا گو "سینا" کے واقعات تو خود تواریت سے معلوم ہو سکتے ہیں دو سعیر کی نسبت انہیں وہ واقعات

ظاہر کرنے چاہیے تھے جو بمقام سعید ظہور میں آئے تھے جنہیں وہ اس آیت کے اس اشارہ کا مفہوم قرار دیتے ہیں۔ علیٰ ہذا ”فاران“ کے واقعات انہیں ثابت کرنے چاہیے تھے جو دیہو لگا کا مفہوم ہو سکتے تھے تو ریت شریف سے تو بخوبی ثابت ہے کہ سب سے زیادہ ظہور قدرت باری جل و علیٰ شانہ ملک مصر میں ہوا تھا اور ”سینا“ ہی پر تحلیلات عظیم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہوئیں وہیں انہیں نبوت عطا ہوئی معجزات عطا ہوئے جس کی نظیر انکی باقی عمر میں نہیں ہے نہ سعیر پر کوئی ایسا واقعہ پیش آیا نہ فالان پر جو ”سینا“ کے واقعات کے عشر عشر بھی ہو۔ محض معمولی نصایح نہ ”طلوع“ کا مفہوم ہو سکتے ہیں (نہ جلوہ گری) کا اور فی الواقع ان ہر سہ مقامات سے متعلق اس آیت میں واقعات اعظم اور وہیں نہ معمولی واقعات اور ضروری کہ انتہائی واقعات کوہ ”فاران“ کے اور انتہائی واقعات کوہ سعیر کے ثابت ہوں لیکن خود تو ریت شریف سے معاملہ بالکس ثابت ہوتا ہے کہ وہ انتہائی امور کا ظہور موسیٰ علیہ السلام کے لئے ”کوہ سینا“ ہی پر ہوا ہے جو کچھ وہاں ہوا ہے اور کہیں اس کے مساوی بھی نہیں ہوا۔ تب بشب ہال کا استدلال کو نکر صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر چند منٹ کے لئے خواہ مخواہ اس استدلال کو مان بھی لیا جائے تو آیت سوم سے اُسکی تردید ہوتی ہے اس لئے کہ آیت سوم کا ترجمہ ایسی تفسیر میں یہ درج ہے ”ہاں اُس نے محبت کی قوموں سے“ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سوا قوم اسرائیل کے اور اقوام نہیں ہیں یہی سبلی تب یقیناً سب قوموں سے محبت کرنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں قرار پا سکتے ضرور ہے کہ سب قوموں سے محبت کر نیوالا کوئی اور ہوا اس لئے کہ یہ تو صرف اسرائیلوں ہی سے محبت کر نیوالے تھے پس کوئی صورت ایسی نہیں تھی جو شب ہال کی رائے سے اتفاق کرتیکا موقع ہو۔ اس میں ذرہ شک نہیں کہ اس آیت میں تین اولوالعزم انبیاء علیہ السلام جلا گانہ مراد ہیں کسی ایک نبی سے متعلق یہ آیت نہیں ہے خواہ مخواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق کیا جاتا ہے اس وجہ سے یہ دو تین پہلے ہوتی ہیں۔ تا وقتیکہ کوہ سعیر کے ایسے عظیم الشان

واقعات نہ ثابت کئے جائیں جو (طلوع) کا مفہوم پورا کرنے کے لئے کافی ہوں۔ اور فاران کا ایسے واقعات نہ ثابت کئے جائیں جو (جلوہ گری) کی شان کے مناسب ہوں اس وقت تک لبث ہال کی راسکو کوئی تسلیم نہیں کر سکتا اور حالات سے ہرگز یہ امید نہیں ہو سکتی کہ کچھ بھی حضرت موسیٰ سے متعلق کوہ معبر یا کوہ فالان پر ایسا ثابت کیا جاسکتا ہے جو کوہ سینا کے واقعات کے برابر یا اس کو برتر ہو۔ بلکہ قرابت شریعت سے اس کے برعکس ثابت ہے کہ کوہ دوسینا، سے بڑھ کر نہ کہین موسیٰ علیہ السلام پر تجلیات ہوئیں نہ ایسے امور ان عظیم طور پر آئے جیسے کہ وہ ان ظہور پذیر ہو لہذا اس سے برخلاف لبث ہال کی راس کے یہ ثابت ہے کہ کوہ معبر، اور کوہ فاران، سے اس آیت میں ہرگز حضرت موسیٰ علیہ السلام مذکور نہیں ہیں۔ بلکہ ان سے مراد دیگر انبیاء علیہم السلام ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور خود اس باب کی آیت اول یہ ہے (یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی) جس کے بعد وہ آیت دویم ہے جس پر اس وقت تک بحث کی گئی ہے پس اس آیت اولین سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کوئی نعمت غیر مترقبہ عنایت فرمائی اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات تو نہ راز مخفی تھے نہ وہ کوئی ایسی شے تھے جیسا کہ آیت سے معلوم ہوتا ہے نہ صرف وہ ایسی شے تھے جو ہر زمانہ میں ہمیشہ کے لئے مفید ہوتے بلکہ بہت بڑی برکت وہ ہے جو آئندہ اور اولو العزم انبیاء علیہم السلام کی بشارت تھی اور چونکہ ان میں سے ایک خاتم الانبیاء علیہ السلام کی بشارت تھی جب تک حکومت ختم نہ کیا تک قائم رہے گی اور ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد مبعوث ہونیوالے تھے پس یہ بشارت ضرور ایسی برکت تھی جو انہیں قیامت تک گمراہی سے محفوظ رکھ سکتی تھی۔ لہذا اس آیت سے بھی ظاہر ہے کہ آیت دوم میں کوئی معمولی بات نہیں بیان کی جائیگی بلکہ نہایت غیر معمولی اور نہایت مفید بیان کیا جائے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات تو بنی اسرائیل کو عام طور پر معلوم ہی تھے

وہ اون کے لئے بالکل معمولی بات تھی اون کا تذکرہ صرف اون کا ذہن اشتغال آئندہ کی طرف منتقل ہونے کے لئے کیا گیا تھا تاکہ اچھی طرح نبی مکرمؐ کی کچھ عین آجائے کہ جس طرح ہمارے موجودہ زمانہ میں واقعات پیش آتے ہیں اسی طرح آئندہ زمانہ میں عیاد اور فاران میں انہیں واقعات سینا کے مانند واقعات ظہور میں آئیں گے اور مجدد فیاض جل و علی شانہ کوہ معیر سے طلوع فرمائے گا اور کوہ فاران پر پہلے طور پر جلوہ گر ہوگا اور وہ ان آئندہ اعظم ترین واقعات سے مطلع رہیں تاکہ انہیں کوئی شک نہ پیدا ہو اور دنیا اور آخرت سب کچھ نہ کہوٹھیں۔ پس ”حقیقت بخشش کا لفظ ایسے ہی کسی بے حد مفید امر پر صادق آسکتا ہے نہ محض تحصیل حاصل اس کا مفہوم ہو سکتا ہے جیسا کہ ذی علم مفسرین نے خیال کیا ہے باقی جو کچھ لیشب ہال نے اخیر جز آیت سے متعلق تفسیر فرمائی ہے اس کی غلطی ترجمہ پر وہ ترجمہ ہی اصل آیت کا نہیں ہو سکتا جو انہوں نے خیال کیا ہے اور جو اس تفسیر میں درج فرمایا ہے بلکہ ترجمہ جز اخیر کا بموجب عہدین مترجمہ عربی مطبوعہ ۱۳۷۷ء ہے جو ادھر نقل کیا جا چکا ہے اور جس کے مقابلہ سے اصل ترجمہ ہی اس مفسر کا غلط ثابت ہوتا ہے پس تفسیر ایسی حالت میں غلط قرار پائیگی۔ علیٰ ہذا لیشب کہہ رکھا کہ قول ہی اسی غلطی ترجمہ پر مبنی ہے۔ اس لئے کہ ترجمہ کے الفاظ یہ ہیں ”ایک ایسی شریعت کے ساتھ جو اسکے داہنی جانب سے اُنکے لئے تو رہے جس آیت کے کسی لفظ کا ”آتش شریعت“ ترجمہ ہو سکتا ہے نہ آتش شریعت سے کوئی بحث ہے نہ آتش شریعت کی تشریح اور تفسیر کو اصل آیت سے کچھ تعلق ہے باقی رہے اس جز آیت کے مطالب وہ بہت صاف ہیں عبارت (جو اس کی داہنی جانب سے) اسکے مساوی ہے کہ کہا جاوے (جو اس کی راستی سے) دست راست سے عموماً راستی کو تشبیہ دیا یا کرتی ہے اور نیز جانب راست یا سیدھی طرف سے ہی مراد راستی ہوا کرتی ہے اور بعض اوقات عظمت اور برتری مراد ہوتی ہے پس ”فاران“ سے جس شریعت کا ظہور ہوگا وہ شریعت اعظم ترین شریعت یا بہتر ترین شریعت یا بہتر راست ہوگی اور یہ امر ہی مطابق واقعہ ہے کہ ”شریعت محمدیہ“ بلحاظ توحید و تمجید و تسمیہ باری جل و علی

اور بلحاظ عبادات و اخلاق و قانون سیاستی و تمدنی ہر طرح سب شرایع سابقہ سے بدرجہا بہتر ہے اور خود جناب باری جل علی شانہ نے اس امت کو (خلیفۃ) بہترین اہم ارشاد فرمایا ہے اور "شرعیۃ اسلامیہ" محض راستی اور حق پر مبنی ہے۔ اور اوسکے لئے نور ہے، یہی ہی نہایت صاف ہے امت کے لئے شرعیۃ نور ہے۔ عام طور پر "شرعیۃ اسلامیہ" کو "امت خیر الامم" نور محض سمجھتی ہے۔ گو شرعیۃ کا نور ہونا بہت تفصیل طلب امر ہے لیکن اہل اسلام سے تو یہ امر اس وجہ سے پوشیدہ نہیں ہے کہ اوکی مذہبی کتابوں میں اسکی بخوبی تصریح موجود ہے اور غیر مذاہب کے لوگوں کو اسکے سمجھنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے تاہم سقد رخصت طور پر بیان کر دینا کافی ہے کہ روشنی ہی رہبر ہوا کرتی ہے جو کچھ دن کی روشنی میں ہو سکتا ہے اندھیری رات میں نہیں ہو سکتا۔ پس شرعیۃ اسلامیہ کی وہ روشنی ہے جس نے ہزاروں لاکھوں اشخاص کو اصلی مقام تک پہنچا دیا۔ اس امت کے علما اور اولیاء اللہ تعالیٰ کی تعداد اوکی سوانح عمریوں کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ "شرعیۃ اسلامیہ" کیسا نور ہے جس نے علما اور اولیاء اللہ تعالیٰ کی تعداد کس قدر بڑھا دی ہے جسکی جہو ط آدم علیہ السلام کے بعد سے اس شرعیۃ کے ظہور تک کے زمانہ میں نفیر ملتی ممکن نہیں بلکہ یقیناً اتنے زمانہ کے اولیاء اللہ کی صحیح تعداد کو اس وقت تک کے امت محمدی کے اولیاء اللہ کی تعداد سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا اتنی ہی مدت میں اولیاء اللہ کی تعداد میں کس قدر بڑھائی ہوئی ہے اور ابھی اور آئندہ بہت زمانہ باقی ہے۔

آیت سوم کا ترجمہ تفسیر ڈوالی رچرڈ سنٹ میں حسب ذیل لکھا ہوا ہے۔

ہاں اوس نے محبت کی قوموں سے سارے اوسکے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ

جسکے ہین تیرے قوموں پر اوٹھاتے ہیں تیری باتوں میں سے)

ہنری اسکاٹ نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے لیکن توڑا سا اختلاف بھی کیا ہے جو یہ ہے کہ بجائے فقرہ اخیر (اٹھاتے ہیں تیری باتوں میں سے) یہ لکھا ہے کہ ہر ایک اون میں کا اوٹھالے گا تیری باتوں میں سے

اور ان دونوں مفسروں کا ترجمہ پنجاب بائبل سوسٹی کے خلاف ہے۔ پنجاب بائبل سوسٹی نے ابتدائی الفاظ آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ (ہاں اُس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے) جس کے خلاف دونوں مفسران مذکور نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ (ہاں اوس نے محبت کی قوموں سے) بلکہ ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۳۱۷ھ اور ترجمہ ابن سائبان سے نہیں اس جز آیت کے اُس ترجمہ کی تائید ہوتی ہے جو مفسران مذکور نے کیا ہے اور خود بائبل سوسٹی نے دوسرے مقامات پر ان الفاظ کا ترجمہ آیت سویم کے ترجمہ کے خلاف کیا ہے ملاحظہ ہو کتاب پیدائش کے باب چہل و نہم کی آیات وہم کا جز اخیر یہ (وَلَوْ لَقِیْھُمْ عَمِیْمٌ) جس کا ترجمہ بائبل سوسٹی نے یہ کیا ہے (اور تو میں اوس کے پاس اگٹی ہوگی) اور اسی جز و اول آیت سویم کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ جس لفظ کا ترجمہ ”قومین“ آیت مذکور میں کیا تھا اسی لفظ کا ترجمہ اس آیت میں ”قوم“ کیا ہے اور کوئی وجہ مل سکتی نہیں ہے کہ ایک ہی لفظ کے ایک آیت میں مجمع کے معنی ہوں اور دوسری آیت میں اوس کا مفہوم مفرد ہو۔ پس ”قوم“ غلط ہے قومین“ صحیح ہے۔ اور یہ غلطی ہی اتفاقی نہیں ہے بلکہ کسی خاص غرض سے ”قومین“ کی جگہ ”قوم“ واحد ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو غالباً یہی غرض ہوگی کہ آیت دوم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی تک محدود کر کے کسی سب سے بہر حال چونکہ چار مترجموں کو اس پر اتفاق ہو کہ ترجمہ ”قومین“ درست ہے نہ ”قوم“ اور آیت سہمیں چاروں مترجمین کے ترجمہ کی تائید ہوتی ہے لہذا اُمین کا ترجمہ اس جز سے متعلق صحیح ہے پنجاب بائبل سوسٹی کا ترجمہ اس سے متعلق غلط ہے اس قدر مزیم کے بعد باقی ترجمہ پنجاب بائبل سوسٹی کا اس آیت سے متعلق غیر صحیح نہیں ہے۔ نہ اوسکی بابت ہمیں کچھ لکنا ضرور ہے۔ غرض صحیح ترجمہ آیت سویم کا یہ ہوگا۔

(ہاں اونس نے محبت قوموں سے اُس کے سارے مقدس تیرے ماتہ میں ہیں اور وہ تیرے قدیموں کے نزدیک بیٹھے ہیں اور تیری باتیں مانیں گے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ”شارع“ جس کا ظہور فاران سے ہو گا سب قوموں سے محبت کریں گے۔

اور اوص کے امت کے مقدس اوسکے ہاتھ میں رہیں گے۔ اور اوسکے قدموں سے جدا نہ ہونگے اور اوسکے احکام کی تعمیل کرینگے اور دل سے اوسکی باتیں یا نین گے جو درحقیقت مطابق واقعات ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب قوموں سے محبت رکھتے تھے یہودی نصرانی صنم پرستان عرب آتش پرست کوئی کسی قوم کسی مذہب کا کیون نہ ہو اسلام قبول کرینگے بعد آپ سب مسلمانوں سے مساوات کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور اسلام قبول کرنے سے قبل بھی بحیثیت بندہ خدا ہونیکے آپ شخص کی بھلائی چاہتے تھے آپ کی محبت آپ کی شفقت آپ کی غنایت عام تھی کسی خاص قوم یا کسی خاص فرقہ کے ساتھ مخصوص نہیں تھی۔ اور مقدسین بیت المقدس بالکل آپ کے زمان بردار تھے اور بالکل آپ کے ہاتھ میں تھے۔ اور صحابہ کرام کو اسقدر آپ سے محبت تھی کہ کسی طرح وہ آپ کے قدموں سے جدا نہیں ہو سکتے تھے اور کسی طرح وہ جدا کی گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ اور آپ کے احکام کی تعمیل جس صداقت اور مستعدی کے ساتھ ہوئی ہے اور آج تک ہو رہی ہے انہیں اللہ شمس ہے یہ حالات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات سے مطابق نہیں ہیں اسلئے کہ شواہد ایک قوم نبی اسرائیل کے اور کوئی قوم آپ کی شریعت کے تابع ہوئی نہ آپ کو کل اقوام سے محبت کر نکا موقع ملا نبی اسرائیل کو سوا کوئی اور قوم آپ کی مورد غنایت ہوئی نہ نبی اسرائیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تعلقات حالات تذکرہ کے مطابق ہیں جس سے بخوبی مفسرین یا سبیل کے خیالات کی تردید ہوتی ہے اور اس میں ذرا شک نہیں کہ آیت دویمین دوانبیا علیہم السلام کے مبعوث ہونیکے بشارت ہے اور یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی اسرائیل کو اپنے اخیر زمانہ میں آئندہ واقعات سے اچھی طرح مطلع کروایا تاکہ وہ ان آفات سے محفوظ رہیں جب کانا واقفیت میں انکا شکار ہونا ممکن تھا فقط

بِتَاخِرِ

اشتہار چھاپنی مطبع مفید عالم اکبر

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع میں ہر قسم و ہر زبان کی کتابیں آرو و ہندی
فارسی - عربی - نہایت خوشخط صحیح و عمدہ جلد از ان نرخ پر عمدہ سیاہی
مصالح سے لیتو میں طبع ہوتی ہیں۔ عدالتوں و محکمہ نید و بستی اور
جنگلی وغیرہ کے جملہ کات عدالت ہی چھپتے ہیں یہ نامی مطبع تینتیس برس سے
اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمان داری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے
اور اسکی شہرت و نیک نامی روز افزون ہے اور اس مطبع میں کتب بہ نسبت
اور مطابع کے بہت خوشخط و صاف و عمدہ چھاپنی جاتی ہیں جن صاحبوں کو
بکچہ چھپوانا ہو انکو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے
تمونہ کے لئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابیں کافی و دافی ہیں فقط

المشاہدہ

محمد قادر علی خان صوفی مالک و مستم مطبع مفید عالم اکبر

